Volume VII
No. 19

SP-VII-19-76 (E)
250

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, September 3, 1976

CONTENTS

	Pages
Message from the National Assembly *Re*: Adoption of the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1976—*Read out* ..	345
Motion *Re*: Situation arising out of disproportionate supply of sugar by Federal Government to different provinces—*Talked out*	345—353
Motions *Re*: Consideration of the National Finance Commission Report and the agreements entered into by the Federal Government of Pakistan with Indian Government after 14th May, 1976—*Deferred*	353
The Flour Milling Control and Development Bill, 1976—*Considered* ..	353—414
Privilege Motion *Re*: Misreporting of Senate Proceeding by TV—*TV Warned*	414—415
The Flour Milling Control and Development Bill, 1976—*Passed*	415—416

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, KARACHI
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI : 1977

Price : *Paisa* 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Friday, September 3, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at nine of the clock in the morning, Mr. Deputy Chairman (Mr. Tahir Mohammad Khan) was in the Chair.

(Recitation from the Holy Qur'an)

MESSAGE FROM THE NATIONAL ASSEMBLY *RE*: ADOPTION OF THE SUPPRESSION OF TERRORIST ACTIVITIES (SPECIAL COURTS) (AMENDMENT) BILL, 1976

Mr. Deputy Chairman: There is a message from the Secretary National Assembly to the Secretary Senate, which reads:

> "In pursuance of rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1976] on the first of September, 1976. A copy of the Bill is transmitted herewith."

Motion No. 2 to be moved by Khawaja Mohammad Safdar.

MOTION *RE*: SITUATION ARISING OUT OF DISPROPORTIONATE SUPPLY OF SUGAR BY FEDERAL GOVERNMENT TO DIFFERENT PROVINCES

Khawaja Mohammad Safdar (Leader of the Opposition: Sir, I beg to move:

> "That the situation arising out of disproportionate supply of sugar by the Federal Government to the different provinces be taken into consideration".

Mr. Deputy Chairman: The motion moved is:

> "That the situation arising out of disproportionate supply of sugar by the Federal Government to the different provinces be taken into consideration".

Shaikh Mohammad Rashid (Minister for Food and Agriculture, under-developed Areas and Land Reforms) : I have no objection against discussion.

Mr. Deputy Chairman : It is not opposed.

خواجہ محمد صفدر (قائد حزب اختلاف) : جناب چیئرمین ! میری اس تحریک کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ۔۔۔۔

شیخ محمد رشید (وزیر خوراک و زراعت، کم ترقی یافتہ علاقہ جات و اصلاحات اراضی) : جناب چیئرمین ! میں آپکی وساطت سے معزز دوست سے یہ گذارش کروں گا کہ میرا وہاں اسمبلی میں بھی کام ہے - آپ یہ کسی مناسب وقت پر پیش کر دیں اب اس وقت ذرا اختصار کے ساتھ فرما لیں تو میں ان کا ممنون ہوں گا -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! وزیر محترم نے جو ارشاد فرمایا ہے میں ان کی وقت کو سامنے رکھ کر گذارش کروں گا - جناب چیئرمین ! میری تحریک کے الفاظ کا مفہوم اور مدعا یہ ہے کہ مرکز کی جانب سے پاکستان کے چاروں صوبوں میں غیر مساوی چینی کی تقسیم سے پیدا شدہ صورت حال پر بحث کی جائے - جناب چیئرمین ! خصوصیت سے جو صورتحال پنجاب کی ہے جو کہ میرا حلقہ نیابت ہے اس میں بہتر ہے اور گزشتہ دو سال میں راشن ڈپوؤں سے عام آدمی کو چینی کا جو کوٹہ ملتا رہا اس میں ۲۵ فیصد کمی کر دی گئی - اور جہانتک میری اطلاع ہے وہ کمی سال رواں میں اپریل یا مئی میں ہٹائی گئی اور کوٹہ پورا ہو گیا - یہ حالت تو شہروں کی تھی لیکن دیہات میں چینی نایاب ہے -

جناب چیئرمین ! آپ جانتے ہیں کہ چینی انسان کی ایک بنیادی ضرورت ہے - اور اس کو پورا کرنے کے لئے انسان ہر ممکن کوشش کرتا ہے - قطع نظر اس کے پنجاب کے دیہاتوں میں چینی میسر نہیں تھی اور دیہاتی عوام اس ذائقہ سے کم و بیش محروم ہیں اور ایک بڑی الجھن میں ہیں کہ شہری کے لئے یہ ہے کہ۔۔۔۔

Shaikh Mohammad Rashid : Point of order, Sir, the learned Member should confine himself to his motion "situation arising out of disproportionate supply of sugar by the Federal Government to the different Provinces". It is only this. The supply to rural areas is not under discussion. The motion is why there is difference between the quota of Punjab and other Provinces. He should confine himself to that.

Mr. Deputy Chairman : I hope Khawaja Sahib will confine to the subject. He was giving a sweeping reference.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اس تحریک پر بحث کرتے ہوئے مجھے پہلے محترم وزیر صاحب کو یہ یقین دلانا ہے اور باور کرانا ہے کہ واقعی مختلف صوبوں میں چینی کی غیر مساوی تقسیم ہو رہی ہے - اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس غیر مساوی

تقسیم سے مختلف صوبوں میں کیا حالات پیدا ہوتے ہیں - اگر اس تقدم اور تاخیر کا خیال رکھا جائے تو میرے خیال میں زیادہ وقت نہیں ہوتی اور محترم وزیر صاحب کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہوتی - بہر حال جو محترم وزیر صاحب چاہتے ہیں اسے پہلے لے آتا ہوں -

جناب چیئرمین ! میں نے اپنے تجربے اور مشاہدے سے گزشتہ سال معلوم ہوا کہ پنجاب میں لوگوں کو چینی میسر آنے کے سلسلے میں خاصی دقت ہے اور مجھے یہ بات اپنے احباب سے معلوم ہوئی کہ دوسرے صوبوں میں ایسی صورتحال نہیں ہے - تو میں نے اپنے مشاہدے اور اس خبر کی تصدیق کے لئے سینیٹ میں ایک سوال بھی پیش کیا جو ۱۹- نومبر ۱۹۷۵ء کو اس ایوان میں پڑھ کر سنایا گیا اور اس کا جواب محترم وزیر صاحب نے دیا اصل سوال اور اس کا جواب میرے پاس موجود ہے - میں نے یہ سوال کیا تھا :

Will the Minister for Production, Industries, Environment and Urban Affairs be pleased to state the total quantity of vegetable ghee and sugar allocated and supplied to each of the four provinces separately during the year 1974-75, and during the months of July, August and September 1975 ?

اس کا جواب دیتے ہوئے باقی چیزوں کو چھوڑ دیتا ہوں محترم وزیر صاحب نے ۱۹ نومبر ۱۹۷۵ء کو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا - وزیر صاحب نوٹ فرمائیں تو بہتر ہوگا - پنجاب کو دو لاکھ ۴۲ ہزار ۷ سو ۴۴ ٹن چینی مہیا کی گئی - صوبہ سندھ کو ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۳ سو ۱۵ ٹن صوبہ سرحد کو ۷۶ ہزار ۳ سو ۷۹ ٹن - صوبہ بلوچستان کو ۱۸ ہزار ۶ سو ۴۰ ٹن - تو اس اطلاع کو میں نے مزید اپنی تسلی کرنے کے لئے چاروں صوبوں کی مردم شماری کے مطابق جو اس وقت آبادی تھی اس کو آبادی پر پھیلایا - اس کا نتیجہ یہ نکلا ۱۹۷۴ - ۷۵ء میں پنجاب میں ۱۴ پونڈ ۳ اونس سالانہ فی کس چینی مہیا کی گئی صوبہ سندھ میں ۲۶ پونڈ ۲ اونس فی کس سالانہ چینی مہیا کی گئی - صوبہ سرحد میں ۱۹ پونڈ ۳ اونس فی کس سالانہ چینی مہیا کی گئی - صوبہ بلوچستان ۱۷ پونڈ فی کس سالانہ چینی مہیا کی گئی - اس لحاظ سے پنجاب چاروں صوبوں میں پھسڈی نکلا تیسرے نمبر پر بلوچستان جس کو ۱۷ پونڈ فی کس اور پنجاب کو ۱۴ پونڈ ۳ اونس آئی - ان اعداد و شمار کے پیش نظر میں نے یہ تحریک نومبر یا دسمبر میں پیش کر دی تھی یہ تقریباً نومبر، دسمبر کے ابتداء میں سینٹ سیکریٹریٹ میں پیش کی گئی تھی جو بعض وجوہ کی بناء پر ایوان میں پیش نہ ہو سکی - اس عرصے میں سال ۱۹۷۵ - ۷۶ء ختم ہو گیا - میں نے پھر ایک سوال اس دوران میں کہ مختلف صوبوں کو کس حد تک کتنی تعداد میں مرکز نے چینی مہیا کی تھی چنانچہ اس سیشن کے دوران ابتدء میں یہ سوال پیش ہوا اور میرے سوال کا جواب اس شکل میں دینا جناب محترم وزیر نے پسند نہ کیا اور خود ہی تجویز کیا کہ اگر تم اس طرح کی اطلاع چاہو تو مل سکتی ہے - تو میں نے سوال کو اس طرح ڈھال دیا اس کے جواب میں محترم وزیر صاحب نے جو اعداد و شمار اس ایوان میں پیش کئے وہ اس طرح ہیں -

[Khawaja Mohammad Safdar]

پیرا (الف) میں مختلف صوبے جو خود چینی پیدا کرتے ھیں - (ب) (ج) (د) پیرا گراف میں انہوں نے بتایا جن صوبوں نے چینی پیدا کی اور ان سے مرکز نے لے لی اور کتنی چینی دوسرے مصارف میں استعمال کی - مثال کے طور پر بلوچستان میں چینی نہیں ہوتی تین صوبوں میں چینی پیدا ہوتی ہے چوتھے میں نہیں ہوتی - خدا کرے وہاں بھی کارخانے لگ جائیں - اس وقت تک نہیں ہوتی - اس لئے ان تینوں صوبوں سے لے کر بلوچستان کو مہیا کی جاتی ہے اس طرح ڈیفنس کی ضروریات - قبائلی علاقوں اور آزادکشمیر کو دی جاتی ہے - ان کو مہیا کرنے کے بعد ہر صوبے کو جو سپلائی کی گئی ہے وہ میں عرض کئے دیتا ہوں - ۱۹۷۵ - ۷۶ء کے دوران میں پنجاب کو ۲ لاکھ ۹۴ ہزار ۳ سو ٹن - سندھ ایک لاکھ ۹۶ ہزار ٹن - سرحد ۸۷ ہزار ۲ سو ٹن - بلوچستان ۲۲ ہزار ایک سو ٹن جب اس کو میں نے آبادی کے تناسب سے پھیلایا اس کا نتیجہ یہ نکلا - پنجاب ۱۷ پونڈ ۴ اونس فی کس سالانہ، سندھ ۳۰ پونڈ ۱۲ اونس فی کس سالانہ، صوبہ سرحد ۲۳ پونڈ فی کس سالانہ اور بلوچستان ۱۱ پونڈ ۱۴ اونس فی کس سالانہ - تو اس کے نتیجے میں جو مرتبہ یا رتبہ ۱۹۷۴ - ۷۵ء میں پنجاب کو ملا تھا کہ سب سے آخر میں آیا تھا - وہ بلوچستان کو ملا اور پنجاب کو تیسری پوزیشن ملی -

جناب مسعود احمد خان : خواجہ صاحب نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں - اس کی نسبت سے بلوچستان میں ۱۷ پونڈ فی کس بتایا - لیکن ۲۲ ہزار ٹن کے حساب سے ۱۱ پونڈ بتا رہے ہیں اور یہ آبادی کے لحاظ سے تمام بتایا گیا ہے کیا وہاں کی آبادی ایک سال میں دگنی ہو گئی ہے ؟

خواجہ محمد صفدر : آپکو جب موقع ملے تو میری جمع تفریق کی غلطی نکال دینا - مجھ سے غلطی ہو سکتی ہے - I am fallible مجھ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے - اگر جمع تفریق میں ایک آدھ اونس کی غلطی ہو گئی ہے تو کوئی ایسی بات نہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : مقرر تھوڑی بہت غلطی کر لیتا ہے تاکہ وہ اپنے پوائنٹس کو پھیلا سکے -

Mr. Masud Ahmad Khan: It is the honourable Member who is misleading the entire House. We have every right to raise point of order.

Mr. Deputy Chairman: Naturally. I never said you don't. But the question is that the Minister is sitting and, I think, he will reply.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! جناب نے اس کے متعلق کوئی رولنگ دی ہے یا نہیں ؟ میں اس کے متعلق عرض کروں کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ہی نہیں - اگر میں نے غلط بات کی ہے تو وہ اپنی باری پر اس کا جواب دے دیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : محترم وزیر صاحب اس کا جواب دے دیں گے -

خواجہ محمد صفدر : وہ خود بھی دے سکتے ہیں -

After all he is an honourable member of the House.

اس سے کم از کم یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ پنجاب کو دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں چینی کم مہیا کی گئی - ان دونوں سالوں کے اعداد و شمار میرے پاس موجود ہیں - جو میں نے سرکاری طور پر محترم وزیر صاحب سے اس ایوان کے ذریعے حاصل کئے ہیں - جناب چیئرمین چینی کے کم مہیا کرنے کی صورت حال کو ہم discuss کرنا چاہتے ہیں اور وہ سچوئیشن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہاں چینی کے لئے لوگ مارے مارے پھرتے ہیں - اور اگر کسی کے یہاں شادی بیاہ ہو جائے کیونکہ دنیاداری میں آخر ہوتے ہیں تو اس بیچارے کو خواہ وہ دیہاتی ہے یا شہری، اپنی درخواست لے کر پہلے تو کسی رکن اسمبلی خواہ وہ قومی اسمبلی کا رکن ہو یا صوبائی اسمبلی کا، کی تلاش میں نکلنا پڑتا ہے - ان سے تصدیق کروانے کے بعد محکمہ خوراک کے دفتر کا طواف کرنا پڑتا ہے اور چار آٹھ دس دن کی خرابی کے بعد جتنے دن وہ گھومتا پھرتا رہتا ہے اتنے سیر چینی میسر نہیں آتی، جناب چیئرمین ! میں اپنی ذاتی معلومات کی بناء پر عرض کرتا ہوں کہ پنجاب میں شادی بیاہ کے لئے ڈی ایف سی کو آٹھ سیر سے دس سیر تک چینی دینے کا اختیار ہے وہ اختیار عام طور پر آٹھ سیر تک استعمال کرتے ہیں آپ غور فرمائیے آٹھ سیر چینی جس شخص کو بیاہ کے لئے ملتی ہے وہ کیا کرتا ہوگا ممتاز صاحب نے ابھی کہا ہے کہ بیس سیر ہو گئی ہے جناب میں جن دو سالوں کی بات کر رہا ہوں اس وقت تک محدود رہوں تو آٹھ دس سیر ہی چینی کی مقدار تھی -

جناب ڈپٹی چیئرمین : شادی کا آپ نے حوالہ دیا، شاید وہ اپنے ذاتی تجربے کی بناء کہہ رہے ہوں -

خواجہ محمد صفدر : وہ سارے چاول تو خود ہی کھا گئے ہیں ہمیں تو پوچھا تک نہیں ہے ہم کیا جانیں کہ ان کی شادی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے ہمیں کوئی چاول وغیرہ کھلاتے تب تو ہمیں معلوم ہوتا کہ شادی ہوئی ہے بہرحال ہم اس حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ محترم وزیر مملکت نے نئی شادی کی ہے کیونکہ ہمیں تو معلوم نہیں ہے کہ کوئی ایسی بات ہوئی ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : شنیدہ کہ بود مانند دیدہ -

خواجہ محمد صفدر : بجا فرمایا - تو جناب چیئرمین ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اپریل کی پچیس تاریخ کو صورتحال اس قسم کی تھی کہ پنجاب کی اسٹبلشمنٹ کو دوسرے صوبوں کی اسٹبلشمنٹ کے مقابلے میں کوٹہ کم ملتا تھا - پاکستان ٹائمز جو ٹرسٹ کا ایک معتبر اخبار ہے اس نے اپنی پچیس اپریل ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں حکومت سے اپیل کی کہ پنجاب

[Khawaja Mohammad Safdar]

کی اسٹیبلشمنٹ کا کوٹہ بھی دوسرے صوبوں کی اسٹیبلشمنٹ کے برابر کر دیا جائے - اس اپیل کا کیا اثر ہوا یہ تو محترم وزیر صاحب ہی بتا سکتے ہیں، میں اس کے متعلق زیادہ معلومات فراہم نہیں کر سکا - جناب چیئرمین ! اس صورتحال کے پیش نظر پچھلے سال جب پنجاب کا کوٹہ ۲۵ فیصد کم کیا گیا ہیں یہ بتایا گیا تھا کہ پاکستان میں چینی کی پیداوار کم ہوئی ہے - گنا کم پیدا ہوا ہے - جناب والا ! سرکاری اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پاکستان میں گنے کی کل پیداوار کا ۷۲ فیصد حصہ پنجاب میں پیدا ہوتا ہے اور ۷۲ فیصد گنا پیدا کرنے والے صوبے کی ضرورت کو معقول حد تک اگر پورا نہیں کیا جاتا تو ظاہر ہے کہ عوام کی دلشکنی ہوگی اور وہ طرح طرح کی باتیں کرنے پر مجبور ہوں گے اس لئے میں یہ گذارش کروں گا، میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا محترم وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ مصروف ہیں تو میں یہ گذارش کروں گا اور نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ ازراہ کرم وزیر صاحب وہ وجوہات بتائیں جن کی بناء پر پنجاب کو دوسرے صوبوں کے مقابلے میں چینی کم دی جاتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ پنجاب میں وہ کونسا متبادل انتظام ہے جسکے ذریعے یہ حکومت توقع کرتی ہے کہ لوگ اپنی چینی کی ضروریات کو اس متبادل انتظام سے پورا کر سکیں گے اگر شکر اور گڑ ہے تو وہ سارے صوبے بناتے ہیں بلکہ صوبہ سرحد کا گڑ نہایت مشہور تھا - کسی زمانے میں میرے دوست مجھے وہ بھیجا کرتے تھے - بہت لذیز ہوتا تھا - اس میں بادام پستہ اور مختلف اشیاء ملی ہوئی تھیں اس قسم کا گڑ میں نے پنجاب کے کسی علاقے میں بنتے نہیں دیکھا اگر محترم وزیر صاحب چاہتے ہیں کہ اس سے پنجاب کی ضروریات پوری ہوں تو پھر دوسرے صوبے بھی اس طرح اپنی ضروریات پوری کر سکتے ہیں میرا تو یہ تقاضا ہے کہ ایک جیسا سلوک کیجیئے - اس سے تلخی نہیں بڑھتی آپس میں پیار و محبت کے رشتے کو ضعف نہیں پہنچتا ان ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی گذارشات کو ختم کرتا ہوں اور محترم وزیر صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ ازراہ کرم اگر کوئی معقول وجہ ہو تو بتا دیں اگر نہ بتانا چاہیں تو میں مجبور نہیں کر سکتا لیکن کم از کم وہ ہمیں یہ بتا دیں کہ پنجاب میں بسنے والے لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہاں سے کوئی دوست بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں ؟ کوئی نہیں - میں وزیر صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ارشاد فرمائیں -

شیخ محمد رشید : جناب چیئرمین ! میں پہلے معزز دوست کے اس ارشاد کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ نہ بتانا چاہیں تو میں مجبور نہیں کر سکتا - میرے خیال میں یہ نا انصافی ہے میں نے آپ کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ کو کھلی آزادی ہے کہ آپ اس پر بحث کریں اور ہم حکومت کی جانب سے جواب دہ ہیں -

خواجہ محمد صفدر : بہت سی خفیہ چیزیں ہوتی ہیں -

شیخ محمد رشید : اگر کوئی خفیہ چیز ہوتی تو میں پہلے ہی عرض کر دیتا یہ سیدھی سی بات ہے کہ کوئی صوبہ جتنی چینی مہیا کرتا ہے اس سے سوائے اس بات کے کہ ڈیفینسٹ کے لئے لی جائے باقی تمام چینی ان کے مصرف میں آتی ہے - جناب والا ! میرے دوست نے سترہ پونڈ اور تیس پونڈ فی کس نکالے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعداد و شمار انہوں نے غلط فہمی کی بنا پر نکالیں ہیں کیونکہ یہ چینی صرف شہروں میں تقسیم کی جاتی ہے -

خواجہ محمد صفدر : معاف کیجیئے گا - دیہاتی کوٹہ بھی ہے -

شیخ محمد رشید : میں عرض کرتا ہوں کہ دیہات میں ان کی ضروریات کے مطابق کوٹہ مقرر کیا جاتا ہے اور میرے دوست نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ پنجاب کے دیہات میں گڑ اور شکر زیادہ بنتی ہے اگر انہیں دو روپے سیر گڑ مل جائے تو وہ چار روپے سیر چینی کیوں خریدیں گے - جہاں تک کوٹہ کا تعلق ہے میں صرف اتنی گذارش کروں گا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ کم کیا گیا ہے کمی صرف اپریل اور نومبر ۱۹۷۵ء کے درمیان میں کی گئی تھی اور یکم دسمبر ۱۹۷۵ء کو پھر وہ کوٹہ پورا کر دیا گیا اور یکم اگست ۱۹۷۶ء کو اس میں مزید اضافہ کر دیا گیا اب میں ۱۹۷۲ - ۷۳ء میں جو پنجاب کا کوٹہ تھا اس کے متعلق عرض کرتا ہوں بڑے شہروں میں بارہ چھٹانک اور چھوٹے شہروں میں چھ چھٹانک فی کس تھا اور دیہات میں دو چھٹانک تھا - اب بڑے شہروں میں ایک سیر اور چھوٹے شہروں میں بارہ چھٹانک اور چار چھٹانک دیہاتوں میں تھا - سندھ میں پہلے کوٹہ بارہ چھٹانک بڑے شہروں میں اور آٹھ چھٹانک چھوٹے شہروں میں تھا - اب گویا چار چھٹانک بڑھایا گیا ہے - وہاں بھی چھ چھٹانک بڑھایا گیا ہے - پہلے وہاں دیہاتی علاقے میں آٹھ چھٹانک کوٹہ تھا اب پانچ چھٹانک کردیا گیا ہے تین چھٹانک کم کردیا گیا ہے باقی این ڈبلیو ایف پی اور بلوچستان میں وہی کوٹہ ہے جو ان کا پہلے مقرر تھا اسلئے یہاں پنجاب کے کوٹے میں اضافہ ہوا ہے - اسلئے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے - کہ وہ کیوں اسمیں کم ہے - اسکے متعلق میں گذارش کر چکا ہوں - مثلاً پنجاب کے متعلق پوچھنا چاہیں تو میں عرض کروں گا کہ ۳۰۱۹۰۰۰ ٹن پنجاب میں پروڈیوس ہے - جس میں سے ۲۸۲۰۰۰ ٹن ان کے لئے ریزرو کیا گیا ہے اور ۳۷،۰۰۰ ٹن ڈیفینسٹ یونٹس کے لئے کچھ اس میں گرددر کوٹہ بھی ہے - اور پھر انڈسٹریل یونٹ وغیرہ بھی موجود ہے - اور اس کے لئے ڈیفنس - اور باقی چیزوں کے لئے صرف ان سے ۳۷ ہزار ٹن لیا گیا تو گذارش یہ ہے کہ جہاں تک ان کا باقی صوبوں کا تعلق ہے - ان سے بھی ڈیفینسٹ یونٹس کے لئے لیا گیا - یہ نہیں کہ صرف پنجاب سے باقی صوبوں سے بھی اسی طریقہ سے وہ دیا گیا - مثلاً سندھ سے ۲۳ ہزار ٹن لیا گیا اور آین ڈبلیو ایف پی سے ۱۸۵۰۰ ٹن لیا گیا - اس لئے کہ وہ ڈیفینسٹ یونٹس میں ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تینوں صوبوں سے لے کر جو کہ شوگر پروڈیوسنگ پراونسیز ان سے لے کر بلوچستان کے جو شہری ہیں جو ہمارے دوست ہیں - ٹرائیبل ایریاز میں آزاد کشمیر اور یہ

[Shaikh Mohammad Rashid]

تمام جو جو دوست ہیں ان کے لئے لیکر باقی ان کے پاس چھوڑ دیا جاتا ہے - تو جہاں تک اس بات کا تعلق ہے حکومت اس طرف کتنی توجہ دے رہی ہے - میں اس میں صرف یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے ۲۵ کارخانے موجود تھے تیرہ کارخانے یہاں اور لگ رہے ہیں ۲۵ کارخانوں میں سے تین کارخانے اس حکومت کے دور میں لگے ہیں اور بائیس پہلے سے تھے اور تیرہ جو مزید کارخانے لگ رہے ہیں ان میں سے چھ کارخانے صرف پنجاب میں لگیں گے اور باقی دوسرے صوبوں میں لگیں گے تو اس لئے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کی کمی کو پورا کیا جائے - اس سال ۶،۳۰،۷۵۲ ٹن پیداوار ہوئی ہے اور ان مزید کارخانوں کے لگنے سے ایک ملین یعنی دس لاکھ ٹن پیداوار ہو جائے گی اور حکومت اس طریقے سے پوری توجہ دے رہی ہے کہ جو کمی شوگر کی ہے وہ اپنے ریسورسیز کے مطابق پوری کرنے کی کوشش کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں کسی سے کوئی بے انصافی نہیں ہو رہی ہے - یہ نہیں ہو رہا ہے کہ پنجاب کی چینی لے کر سندھ کو دے دی جائے اور سندھ کی چینی لے کر آزاد کشمیر کو دے دی جائے - ڈیفیسٹ یونٹس کو بہرحال دونوں صوبوں سے لیکر دی جا رہی ہے اور یہ انصاف کا تقاضہ ہے - پنجاب میں چونکہ زیادہ لوگوں نے گڑ اور کھانڈ سری سے ایڈجسٹمنٹ کر لی ہوئی ہے انہوں نے ری کنسائل کیا ہوا ہے -

(مداخلت)

شیخ محمد رشید : جس گڑ کا حوالہ میرے دوست نے دیا ہے - وہ خال خال پنجاب میں ہر جگہ بنتا ہے وہ جو بادام اور پستے والا گڑ ہے وہ اس کا غلط حوالہ دے رہے ہیں - میں اس کی بات نہیں کرتا میں تمام گڑ اور کھانڈ سری کی بات کرتا ہوں، آپ جانتے ہیں جیسے کہ حالات ہیں - باقی میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوست کو شاید اس معاملے میں اطمینان ہو جائے کہ کسی صوبے سے کوئی اور کسی طور بھی بے انصافی نہیں ہو رہی - جہاں تک کمرشل کوٹے کا تعلق ہے - وہ بھی بڑھا دیا گیا ہے ۱۹۷۴-۷۵ میں پنجاب کا ۳۵ ہزار ٹن اور سندھ ۳۱ ہزار ٹن این ڈبلیو ایف پی کا ۱۲ ہزار اور ۳ ہزار اس میں کر دیا - ۱۹۷۵-۷۶ میں پنجاب کا بڑھا کر ۴۰ ہزار ٹن کر دیا ہے کمرشل ضروریات کے لئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں اصل صورت تو یہ ہے کہ جو صوبہ جتنا بھی پروڈیوس کرتا ہے - اس سے ڈیفیسٹ یونٹ کے لئے لیکر باقی بالکل اس کے پاس رہنے دیا جاتا ہے - اس کی تقسیم وہ جیسے چاہیں اپنے طور پر کر سکتے ہیں اور صوبوں کی سفارشات پر فیڈرل گورنمنٹ کوٹہ مقرر کرتی ہے - تو میری ان معروضات سے مجھے یقین ہے کہ میرے دوست کو تسلی ہو جانی چاہیئے کہ پنجاب سے کوئی بے انصافی نہیں ہو رہی ہے -

خواجہ محمد صفدر : نہیں صاحب مجھے تسلی نہیں ہوئی بے انصافی ہو رہی ہے صاف بات ہے -

Mr. Deputy Chairman : The motion is talked over. There are the motions at S. No. 3 and 4 by Khawaja Mohammad Safdar.

MOTIONS *RE* : CONSIDERATION OF THE NATIONAL FINANCE COMMISSION REPORT AND THE AGREEMENTS ENTERED INTO BY THE FEDERAL GOVERNMENT OF PAKISTAN WITH INDIAN GOVERNMENT AFTER 14TH MAY, 1976.

Mr. Deputy Chairman : I think, Ministers concerned are not here so, these are deferred. There is no other Private Members' Business except items No. 3 and 4, so we take up item No. 5. Yes.

THE FLOUR MILLING CONTROL AND DEVELOPMENT BILL, 1976.

Ch. Mumtaz Ahmad (Minister of State for Agrarian Management) : Sir, I beg to move :

"That the Bill to regulate the operation and development of flour milling [The Flour Milling Control and Development Bill, 1976], as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That the Bill to regulate the operation and development of flour milling [The Flour Milling Control and Development Bill, 1976], as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : There is an amendment by you, Khawaja Sahib.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That the Bill be referred to the Standing Committee concerned."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : There is no need of any debate. I will put it to the House.

The question before the House is :

"That the Bill be referred to the Standing Committee concerned."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected. Now you can explain the principles of the Bill.

چوھدری ممتاز احمد (وزیر مملکت برائے زرعی انتظام) : جناب چیئرمین صاحب ! یہ فلور ملنگ کا جو بل ھے یہ بھی اسی طرز کا بل ھے جیسا کہ رائس اور کاٹن جننگ کا بل ھمارے آنریبل ہاوس نے پاس کیا ھے - جناب والا ! گندم ھمارے ملک کی سب سے بڑی اور بنیادی خوراک ھے - یہ تمام ملک میں بوئی جاتی ھے - جناب والا ! جہاں تک گندم کی پیداوار کا سوال ھے - حکومت نے پچھلے سالوں میں مسلسل کوششیں کی ھیں کہ گندم کی پیداوار کو بڑھایا جائے اور پیداوار اتنی بڑھ جائے کہ ھم نہ صرف خود کفیل ھو جائیں، بلکہ یہ ھمارے پاس سرپلس ھو جائے تاکہ ھم اس کو برآمد بھی کر سکیں - جناب والا ! حکومت کی کوششوں کو گندم کی قیمت بڑھانے میں بڑا دخل ھے - اور ھم نے گندم کی قیمت پچھلے دو سالوں میں معقول حد تک بڑھا دی ۳۷ روپے فی من کے حساب سے - اور اس کے علاوہ کروڑوں روپوں کی کھاد درآمد کر کے کاشتکاروں کو دی کھاد کی قیمت کم کی، قرضہ جات دیئے، ٹریکٹر منگوائے گئے اور ٹیوب ویلوں پر بھی سبسیڈی دی گئی - ان چیزوں کا گندم کی پیداوار پر خاطر خواہ اثر پڑا اور اس کی وجہ سے اس سال پیداوار خاصی بڑھ گئی اور ھم خود کفالت کی منزل کے بالکل قریب آ گئے ھیں - اور یہی کوششیں جاری ھیں اور موسمی اثرات سے بچے رھے تو انشاء اللہ آئیندہ سالوں میں ھم نہ صرف گندم میں خود کفیل ھو جائیں گے بلکہ اس کو برآمد کرنے کے بھی قابل ھو جائیں گے اور جو کروڑوں اور اربوں روپے کی ھم گندم کی درآمد پر خرچ کرتے تھے وہ ھم ترقیاتی کاموں پر خرچ کرنے کے قابل ھو جائیں گے میں سمجھتا ھوں کہ گندم ھماری سب سے بڑی اور بنیادی ضرورت ھے اور اس کو اسٹور کرنے کے لئے بھی مزید اسٹوریج بنائے جا رھے ھیں تاکہ جیسے جیسے پیداوار بڑھے ھمارے اسٹوریج بھی اس کا ساتھ دیتے رھیں - جناب والا ! حکومت نے یہ اشور کیا ھوا ھے - کہ کاشتکار جتنی بھی گندم پیدا کریں گے ھم ان کو پوری قیمت ۳۷ روپے فی من کے حساب سے ادا کریں گے اور جب تک رضاکارانہ طور پر گندم آفر ھوتی رھے گی ھم خرید کرتے رھیں گے - جناب والا ! اس گندم کو جو ھم خریدتے ھیں - تو اس کا آٹا بنا کر لوگوں کو دینا پڑتا ھے - جتنی فلور ملیں اس آرڈیننس کے تحت لی ھیں ان میں، یہ ساری گندم جو ھم خرید کرتے ھیں، پیس کر لوگوں کو سپلائی کرتے ھیں تقریباً ایک سال میں بیس بائیس لاکھ ٹن گندم آف ٹیک ھوتی ھے - مختلف صوبوں میں لوگ اس کا آٹا پیس کر کھاتے ھیں - اس لئے ھم نے جتنی فلور ملیں لی ھیں جو ٦ رولر کی ھیں یا ٦ سے زیادہ کی ھیں ان میں ھم گندم پیس کر عوام کو سستا اور کیپیسٹی کے مطابق آٹا فراھم کرتے ھیں اور باقی جو چھوٹی چھوٹی ملیں تھیں وہ ھم نے نہیں لی ھیں کیونکہ باقی جو گندم ھے وہ پرائیویٹ طور پر کارخانے کے مالک پیس کر مارکیٹ میں لے جاتے ھیں اور اس طرح ایک صحت مند مقابلہ جاری رھے گا -

جناب والا ! گورنمنٹ کروڑوں روپے اپنے پاس سے سبسیڈائز کر کے، آٹا پیس کر، ڈپوؤں کی معرفت عوام میں تقسیم کرتی ھے تاکہ عوام کو اپنی بنیادی ضرورت کے مطابق ملتا رھے کیونکہ ھماری حکومت نے اور ھماری پارٹی نے اپنے منشور میں یہ کہا تھا کہ ھم

"روٹی، کپڑا اور مکان" جو ھے وہ ھم دیں گے - یہ روٹی ایک بنیادی ضرورت ھے لوگوں کی اس لئے ھم یہ لوگوں کو وافر مقدار میں دیں گے -

جناب والا ! اس سلسلے میں ھم نے روٹی پلانٹ قائم کئے ھیں اس وقت ملک میں گندم وافر مقدار میں موجود ھے مارکیٹ میں حکومت کے پاس گندم ھے - روٹی کی کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ھے - میں دعوے سے کہہ سکتا ھوں کہ اس وقت دنیا میں سب سے سستی روٹی یہاں بک رھی ھے - سرکاری پلانٹوں پر ان کی فروخت ھوتی ھے عام کھلے بازاروں میں بھی روٹی خرید سکتے ھیں -

جناب والا ! یہ جو آٹا ملیں لینے کا تعلق ھے اس کی بنیادی وجہ یہ ھے کہ یہاں سے گندم پیس کر لوگوں کو ملتی تھی اور یہی ملیں مال پریکٹسنگ کا ذریعہ بنی ھوئی تھیں وہ آٹا پیسنے میں بہت زیادہ خرابیاں کرتے تھے جہاں تک کہ وہ پانی لگا دیتے تھے گندم کے آٹے میں ہلکی قسم کی چیزیں مثلاً باجرہ یا جوار ملا دیتے تھے - اس میں دوسری سوکھی روٹیاں ملا دیتے تھے - اس سے آٹا خراب بنتا تھا اور ساری قوم کی صحت تباہ ھو رہی تھی، لوگوں کو یہ شکایتیں تھیں کہ مل اونر جو ھیں قومی بنکوں سے کروڑوں روپے لے کر ملیں بناتے ھیں اور قومی مفادات کا اور عوامی مفادات کا بالکل خیال نہیں کرتے تھے اور بجلی وغیرہ میں بھی ھیر پھیر کرتے تھے اور انکم ٹیکس میں بھی ھیر پھیر کرتے تھے - جناب والا ! یہ بہت ضروری ھو گیا تھا کہ ایک ایسی چیز "آٹا" جو ساری قوم کھاتی ھے اس میں ملاوٹ جیسی خرابی کو دور کیا جائے اس بل کے اسٹیٹمنٹ آف اوبجیکٹ میں یہ کہا گیا ھے کہ اس ملاوٹ کو روکنے کے لئے یہ اقدام کیا گیا ھے جناب والا ! ھو سکتا ھے کہ کچھ اپوزیشن کے ممبران یہ کہیں کہ اب آٹا شاید خراب نہ ھو - جناب والا ! میں عرض کرتا ھوں کہ حکومت نے جب یہ ملیں ٹیک اوور کی ھیں ...

Khawaja Mohammad Safdar: No, no.

چوھدری ممتاز احمد : انہوں نے جو آٹے کی کوالٹی سپلائی کی تھی یہ اچھی نہیں تھی - جناب والا ! ھم نے جو آٹے کے پلانٹ لگائے ھیں اور اس سلسلے میں ھم نے یہ فیصلہ کیا ھے کہ محکمہ خوراک کے آدمی اس میں نہ رکھے جائیں اس کے مینیجر جو ھیں وہ پروفیشنل اور سمجھ دار ھوں اور اس ٹریڈ میں اور مینجمنٹ میں تجربہ رکھتے ھوں - تاکہ اس کام کو صحیح طریقے پر چلایا جا سکے اور چلائیں گے -

جناب والا ! قائد عوام نے یہ ھدایت کی ھے جو ملیں سرکاری تحویل میں لی ھیں ان کی سخت نگرانی کی جانی چاھیئے - جناب والا ! ان کی اس ھدایت کے مطابق خفیہ چھاپے مارے گئے ھیں پروگرام کے مطابق دو دو چار ملیں چیک کی ھیں جو بد عنوانیوں کے مرتکب پائے گئے ھیں ان کو سسپنڈ کر دیا ھے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی -

[Ch. Mumtaz Ahmad]

جناب والا ! میں یہ ہاوس کو یقین دلاتا ھوں کہ آٹے کے معاملے میں ھم بہت جاگ رہے ھیں یہ ایک ایسی چیز ھے جس سے ساری قوم کی صحت کا تعلق ھے اس لئے آٹا کو جہاں تک بنانے کا تعلق ھے اس میں کسی قسم کی بد عنوانی برداشت نہیں کی جائے گی اور اس قسم کی بدعنوانی کرنے والے مل منیجر جو ھیں ان کو برداشت نہیں کیا جائے گا - اس لئے میں ہاوس سے استدعا کرتا ھوں کہ اس پر کافی بحث ھو گئی ھے اس بل کے اصولوں پر - اس لئے اسے جلد از جلد پاس کیا جائے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں جاننا چاھتا ھوں کہ کتنے ممبران صاحبان اس میں حصہ لیں گے - شیر محمد، خصوصیت سے بل کے اصول جو تھے ان پر بحث ھو چکی ھے - مسعود احمد -

جناب مسعود احمد : میں جناب ! زیادہ وقت نہیں لوں گا - جناب والا ! جو موجودہ بل زیر بحث ھے ھمارے سامنے یہ آٹا پیسنے کے طریق کار، نگرانی اور ترقی کے متعلق ھے - جناب والا ! میں تو اتنا عرض کرنا چاھتا ھوں کہ پاکستان کے بڑے شہروں میں جہاں آٹا محکمہ خوراک کے ذریعے تقسیم ھوا کرتا تھا اور یہ بات ہر شہری کے علم میں ھے - کہ ڈپو کا آٹا کھانے کے لئے شہری پسند نہیں کرتے تھے - جناب چیئرمین ! یہ کس بات کی دلیل ھے کہ ڈپوؤں پر جو آٹا پروکیور کرنے کے بعد تقسیم کیا جاتا تھا اور آٹا یہاں سے سپلائی ھوتا تھا میں نہیں سمجھتا کہ پنجاب کے کسی دیہات میں یا سندھ کے کسی دیہات میں دوسرے صوبوں کے متعلق میں نہیں جانتا، ہر شخص نے اپنی اپنی بساط کے مطابق سٹور بنائے ھوئے ھوتے ھیں - بالکل اگر یہی صورت سامنے آئے تو اسٹوریج میں گندم جو خراب ھو جاتی ھے وہ ناقص گندم ملوں کو سپلائی کی جاتی ھے اس لئے آٹا خراب ھوتا تھا میں نہیں سمجھتا کہ ۸۵ لاکھ ٹن گندم جس ملک میں ھو، اس کی بیشتر کوالٹی ناقص ھو سکتی ھے گندم خراب نہیں تھی - اب جناب والا ! کیا وجہ ھے کہ یہ ناقص آٹا کھانے کو ملتا تھا - کیونکہ آپ نے پچھلے دنوں اخبارات میں بھی پڑھا ھوگا کہ ایک سہگل اسٹنٹ جس میں ٦ کروڑ روپے کی گندم کا سکنڈل ھوا ھے اس ملک میں تو یہ جاننا چاھتا ھوں - جناب والا ! کیا فلور مل والوں نے جن کو اچھی کوالٹی کی گندم دی جائے اس کے نتیجے میں گندم کا اچھا آٹا ڈپوؤں کو کیوں نہیں دیتے یہ کہاں سے فرق آ گیا یہی آٹا ڈپوؤں پر تقسیم کیا جاتا تھا کیونکہ وہ ناقص آٹا ھوتا تھا، میرے کہنے کا مطلب یہ ھے جناب والا ! انہوں نے کہا ھے کہ ان ملوں سے فائن آٹے سے میدہ اور سوجی نکال لی جاتی ھے اور پچھلے چار پانچ سالوں کی جو ڈیمیج گندم ھے وہ سپلائی ھوتی ھے - اب جناب والا ! میں عرض کرتا ھوں کہ حکومت نے یہ کہا ھے کہ وہ گندم کو تیل چھڑک کر آگ لگا دیں - ان کو استعمال میں نہ لایا جائے انہوں نے ملک کے شہریوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کی -

میں جناب اس بل کی کسی شق سے مخالفت نہیں رکھتا - مگر میں جناب وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ گندم کی پروکیورمنٹ کا جو موجودہ انتظام ھے اس کو بہتر

بنانے کی ضرورت ہے - یہ بڑی اچھی بات ہے کہ محکمہ خوراک کے عملے کو اب کسی صورت میں بھی ملوں سے منسلک نہیں کیا جائے گا - ان سے کام نہیں لیا جائے گا - عام دیہاتوں میں آپکو علم ہے کہ ہمارے ملک میں گندم بڑی سرپلس ہوئی ہے - اس کی قیمت خرید حکومت نے ۳۷ روپے مقرر کی ہے - لیکن میں عرض کرتا ہوں عام دیہاتوں میں فی من ۲ - ۳ روپے کم ہی دئے جاتے ہیں - محکمہ خوراک والے خریدتے ہیں بعض لوگوں کو ادائیگی موقع پر نہیں کرتے - پیشتر مقامات سے ایسی شکائتیں ملی ہیں - اب جناب ہماری ملوں سے اچھا آٹا بنے گا - اب بات یہ ہے کہ کسانوں کو جو جائز قیمت دینے کا اعادہ کیا ہے حکومت نے دینے کا - جناب والا ! جب تک شارٹیج کا بندوبست نہیں ہوگا تو جیسا کہ اس سال ہم نے دیکھا کہ آسمانی آفات ابنارمل فلڈ اور بارشوں کی وجہ سے ہمارے ملک میں جو نقصانات ہوئے تو احتمال ہے کہ گندم کی شارٹیج کا بندوبست نا کافی ہونے کی وجہ سے کس حد تک نقصان پہنچا ہوگا اور اس کا پھر ہمارے آٹا کی کوالٹی پر اثر پڑے گا تو ان تجاویز کے ساتھ جو میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں پیش کرنا چاہتا تھا میں چاہوں گا کہ وزیر موصوف اس معروضات کی روشنی میں بہتر طریقے سے عمل کریں اور جو غریب کاشتکار ہے اس کو اس کی جائز، حکومت کی طرف سے، مقرر شدہ قیمت دیں اور اس نئے بل کے تحت کاشتکاروں کو کافی سہولتیں ملیں گی - شکریہ -

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب شیر محمد خان -

جناب شیر محمد خان : جناب والا ! اس وقت ہاوس میں فلور مل کنٹرول ڈیولپمنٹ بل زیر بحث ہے اور میں اس بل کی حمایت کرتا ہوں اور چند ایک گذارشات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ ان ملوں کو اپنے کنٹرول میں لے کر عوامی حکومت نے سب سے اچھا اور مستحسن اقدام کیا ہے جناب والا ! جس طرح پچھلے دو بلوں میں ہاوس کو بتایا گیا ہے اور سارے دوستوں نے اس بات سے اتفاق کیا ہے اور ہمارے محترم دوست جناب خواجہ صاحب نے بھی یہ کہا تھا کہ اس بل کا مقصد یقیناً احسن ہے اور لیکن کے بعد انہوں نے اپنے دلائل دئے تو یہ ایک احسن مقصد ہے جس کے تحت یہ تینوں بل اس ایوان میں لائے گئے ہیں اور ان میں سے دو پاس ہو چکے ہیں اور ایک یہ بھی انشاء اللہ پاس ہو جائے گا -

جناب والا ! پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے اور اس کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے تو اس ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی نے عوام کو اپنا منشور دیا تھا اور اس میں تین چیزوں کا خاص طور پر وعدہ کیا گیا تھا روٹی، کپڑا اور مکان کا وعدہ کیا گیا تھا اور اب پاکستان پیپلز پارٹی اپنے اس وعدے کی تکمیل تک پہنچنے میں اپنے قائد کی ولولہ انگیز قیادت میں جدوجہد کر رہی تھی تو اس کے راستے میں کئی قسم کے لوگ حائل تھے جو نہیں چاہتے کہ اس ملک کے مکینوں کو روٹی ملے اور ملک کے باشندے کپڑے سے اپنا ستر محفوظ کر سکیں اور ملک کے باشندے گھروں میں رہ سکیں ایسے طبقے

[Mr. Sher Mohammad Khan]

کے لوگوں نے اپنے اپنے انداز میں اور اپنے اپنے کام میں اس کی بھر پور مخالفت کی جس کو تقریر کرنا تھی اس نے تقریر میں مخالفت کی اور جس نے ایسے حالات پیدا کرنے تھے اس نے حالات پیدا کئے اور جس نے لوگوں کو گمراہ کرنا تھا اس نے گمراہ کیا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے روٹی کا وعدہ کیا تھا تو اس کا کیا حشر کر دیا ۔ جناب والا ہم خود دیکھ رہے ہیں کہ پیپلز پارٹی کی حکومت آنے کے بعد مل والوں نے آٹے کا حشر یہ کر دیا تھا کہ اس کی روٹی تنور میں نہیں لگتی تھی اور روٹی تنور میں لگانے کے بعد نیچے سے اس قسم کا عمل ہوتا تھا کہ وہ نیچے گر جاتی تھی اور وہ پکتی نہیں تھی گاؤں کی خواتین اور تنور پر روٹی پکانے والے گالیاں کن کو دیتے تھے وہ مل والوں کو نہیں دیتے تھے اور نہ ڈپو والوں کو دیتے تھے جہاں آٹا تقسیم ہوتا ہے گالیاں تو پیپلز پارٹی کو مل رہی تھیں اور لعن طعن جناب ذوالفقار علی بھٹو پر ہو رہا تھا تو اس بنیاد پر یہ اقدام کیا گیا اور فلور ملوں کو اپنے کنٹرول میں لے کر اچھا اور مستحسن اقدام کیا ہے اور پیپلز پارٹی نے اپنا سب سے بڑا وعدہ روٹی کا پورا کر دیا ہے کیونکہ جتنی دیر تک انسان کے پیٹ میں روٹی نہ ہو وہ زندہ نہیں رہ سکتا اور اس کی طرف سب سے اچھا قدم اٹھایا گیا ہے ۔

کل میرے دوست قاضی صاحب نے چاول کو بھی روٹی میں شامل کیا تھا تو ہم نے جناب قاضی صاحب سے کہا تھا کہ چاول بھی روٹی ہے لیکن یہ عام لوگوں کی روٹی نہیں ہے وہ پلاؤ ہے اور وہ پیسے والوں لوگوں کی روٹی ہے ہمارے لئے نہیں ہے اور اس ملک کے عام لوگوں کا رزق گندم ہے اور وہ فلور ملوں سے آٹا لیتے تھے اور فلور ملوں والے جس طرح اس گندم کی پسائی کیا کرتے تھے اس سے ناقص قسم کا آٹا ملا کرتا تھا اور ہمارے دوست سنیٹر مسعود صاحب نے اپنی تقریر میں وضاحت کی ہے مل والوں کے پیش نظر کیا کیا چیز تھی مل والوں کے پیش نظر عام لوگوں کا استحصال کر کے دولت کمانا تھا ان کا مطمع نظر صرف دولت تھا اور لوگوں کے ساتھ یا ملک و قوم کے ساتھ ان کو کسی قسم کی ہمدردی نہیں تھی اور عوامی حکومت کا اقدام ان کے بالکل الٹ ہے حکومت کے پیش نظر پیسہ کمانا نہیں ہے بلکہ حکومت کے پیش نظر عام لوگوں اور ملک کے تمام افراد کو صحیح صورت میں خالص روٹی پہنچانا ہے جس کا انسان کی صحت کے ساتھ تعلق ہے اور حکومت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملک کی خدمت ہو عوام کی خدمت ہو اور اس میں اسپیشل غریب عوام کی خدمت ہو جس کا گندم کے سوا کوئی راشن نہیں ہے ۔ جناب والا ! اس بنیاد پر ان کو کنٹرول میں لیا گیا ہے اور حکومت نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور یہ باور کرنے میں یقیناً ہمیں تسلی ہے کہ اب اس میں دھونس اور دھاندلی فلور ملوں میں نہیں چلے گی اور فلور ملوں سے اچھی قسم کا آٹا ملے گا اور اس کی تقسیم اچھی طرح ہوگی ۔

جناب والا ! اس ضمن میں کل بل پر بحث کرتے ہوئے جناب خواجہ صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ اگر کسی کی انگلی پر پھوڑا ہے تو اس کا علاج کرنا چاہیئے اور اگر پھنسی ہے تو اس

کا علاج کرنا چاھیئے جناب والا ! اس ضمن میں جناب قائم علی شاہ صاحب نے اس کا جواب دے دیا تھا میں صرف اس طرف اشارہ کرنا چاھتا تھا کیونکہ نہ میرا اس سے تعلق ھے اور میں اس موضوع پر اپنے آپ کو confine کروں گا کہ یہ چیز پھوڑے کے مترادف نہیں ھو سکتی کیونکہ ڈاکٹر کے پاس جاو تو وہ اس کا معائنہ کرتا ھے کہ یہ پھوڑا ھے یا پھنسی ھے یا کوئی اور چیز ھے تو جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ایک کامیاب فزیشن کی حیثیت سے معائنہ کیا تو معلوم ھوا کہ یہ پھوڑا نہیں ھے بلکہ یہ تو ناسور ھے ملک کے بدن پر اور قوم کے بدن پر اور ناسور کا علاج انجکشن سے نہیں ھو سکتا مرھم پٹی سے نہیں ھو سکتا گولی اور کیپسول سے نہیں ھو سکتا بلکہ اس کے لئے آپریشن کرنا پڑتا ھے اور انگلی میں اگر ناسور ھے تو انگلی کو کاٹنا پڑتا ھے اور اگر بازو میں ھے تو بازو کو کاٹنا پڑتا ھے اور اگر سارے بدن میں سرائیت کر جائے تو بدن زندہ نہیں رہ سکتا تو یہ چیز ایک پھوڑے کی شکل میں نہیں تھی بلکہ ایک ناسور تھا ملک کے بدن پر اور اس قوم کے بدن پر جو کہ اسے چاٹ رہا تھا اور ان چیزوں نے ملک کی پوری معیشت اور ملک و قوم کی پوری زندگی کو ھمارے لئے ایک تباہ کن مسئلہ بنایا ھوا تھا ۔

جناب والا ! جناب قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے ایک کامیاب ڈاکٹر کی حیثیت سے اس کا معائنہ کیا اور ایک کامیاب سرجن کی حیثیت سے اس ناسور کا آپریشن کیا ۔ ھمیں یقین ھے کہ اس آپریشن کے بعد فوڈ ملنگ، کپاس کی فیکٹریوں اور چاول چھڑنے کے فیکٹریوں میں یہ ناسور نہیں رھے گا ۔ یہی چیزیں ھیں جن کا تعلق عام فرد سے ھے ۔ ملک کی زندگی اور قوم کی زندگی سے ھے ۔ لہذا اب یہ ناسور ختم ھو جائیگا ۔

جناب والا ! اس بنیاد پر میں اپنی تقریر مختصر کرتے ھوئے اس بل سے موافقت رکھتا ھوں اور اس کی تائید کرتا ھوں ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ۔ حاجی نعمت اللہ خان ۔

Haji Niamatullah Khan: Mr. Chairman, Sir, a lot of discussion has been made over these take-overs of the agro processing units. In support of this Bill, I will say only a few words.

The object of this Bill is to regulate the operation and development of the flour milling industry. The nationalisation of these agro processing units was done with a view to eliminate the malpractices of adulteration done by the mill owners and to procure and supply to the vast population of this country.

Mr. Chairman, Sir, wheat is the basic necessity of life in this country and with poor wheat and poor atta the health of the nation will deteriorate from day to day with the result that there will be a lot of diseases spreading through the adulteration of this basic commodity. There were a lot of complaints regarding adulteration of atta all over the country. Sufficient warnings were given to the mill owners along with the owners of the ginning factories and the

[Haji Niamatullah Khan]

rice husking machine owners to produce commodities up to the standard quality but in vain. The People's Government in order to uphold its promises to procure pure foodstuffs to the nation had no alternative but to nationalise all these units in order to procure and supply pure foodstuffs.

By this nationalisation, Mr. Chairman, Sir, Government will have control over purchase of wheat which it will mill itself and then supply the same to the consumers and to the community. In this way no adulteration is expected because Government is itself purchasing wheat, it is itself milling it and it is itself supplying it. So, there is no loophole for the adulterators.

Besides this there are a lot of benefits. I will explain a few benefits of this. Since Government itself mills the wheat, the middleman is not hoarding the wheat, because he won't get back a high price for his wheat, or the middleman is not hoarding wheat, because the Government itself is purchasing wheat. The result is that the price of wheat has gone down. I will just give a few examples. I was offering my wheat to the A.C., Lucky Marwat Tehsil, and he said he was not now purchasing wheat because he had completed the quota. So, it means there is a lot of wheat. Now, there will be no hardship and there will be no smuggling, and by doing so the price of wheat will be stabilised and lowered. This will be the benefit. I am also sure that by doing so the nation will get pure atta and the health of the nation and health of the community will be maintained in proper order.

I will say only a few words in the end, and that will be to request the Minister of State to see that the Corporation is comprised of persons of very high calibre and of very honest people, so that they could have control over the officers appointed in the units with a view to make this Act successful and to make nationalisation successful in this respect. I end my submissions with these remarks.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. Qazi Faizul Haq.

قاضی فیض الحق : جناب چیئرمین ! میں نے کل بھی اسی موضوع پر رائس ملنگ کے بل پر تقریر کی تھی - آج اصل میں روٹی کا بل ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کل آٹے کی بات کی تھی آج چاول کی ہے -

قاضی فیض الحق : جناب چیئرمین ! شہزاد گل خاں صاحب نے کہا تھا کہ وہ روٹی اور آٹے کے ساتھ منسلک ہے اور آج بھی اسی سلسلے میں موضوع زیر بحث ہے - ہمارے منشور میں بھی روٹی نمبر ایک پر رکھی گئی ہے - وہ اس لئے کہ اس قوم کی صحت کا انحصار اصلی خوراک پر ہے - اگر ملاوٹ شدہ خوراک میسر آئے تو قوم میں ایک مایوسی پیدا ہوتی ہے اور صحت گر جاتی ہے - اینرجیٹک لوگ آپ کے پاس نہیں رہتے اور جن کے کسی قوم کی زندگی پر بڑے دور رس نتائج رہتے ہیں - میرا خیال یہ ہے کہ جیسا کہ بدقسمتی سے ۱۹۷۱ء کا واقعہ ہمارے ملک میں ہوا اور ہمارا ایک بازو ہم سے کٹ گیا - پاکستانی

فوجوں کو ہتھیار ڈالنے پڑے - وہ بھی ملاوٹ شدہ خوراک کے اثرات تھے ورنہ اسلام کی تاریخ میں جب لوگوں کو صحیح غذا ملتی تھی - اصلی گھی ملتا تھا ان کی صحتیں ٹھیک تھیں تو یہی مسلمان دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک فتح و نصرت کے پرچم لہراتا تھا - اسلام کی تاریخ میں ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا کہ باطل کے سامنے ہتھیار ڈالنا پڑا ہو - میں کہتا ہوں کہ یہ بہت اچھی بات ہے اور یہ ایک مستحن اور انقلابی اقدام ہے جس کے قوم کی مجموعی زندگی پر - قوم کی یک جہتی اور سلامتی پر خوشگوار اثرات پڑیں گے اور قوم کے ساتھ پیپلز پارٹی کے کئے ہوئے وعدے کے سلسلے میں یہ ایک تعمیری قدم ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ ان ملوں کو قومیانے کے بعد ایک دم اور فوری طور پر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا - انشاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ ابھی تو مینجمنٹ ہوئی ہے - اور صرف فرق یہ پڑا ہے اور میں منسٹر آف اسٹیٹ سے چند گزارشات کروں گا اور وہ خاص طور پر میرے پوائنٹس کو نوٹ کریں کہ جو ان ملوں میں سپروائزری سٹاف مقرر کیا جائے گا - اس میں احتیاط کی جائے - کیونکہ بیوروکریسی کا اس ملک میں کیا کردار رہا ہے - وہ آپ نے پچھلے چار پانچ سالوں میں نوٹ کرلیا ہوگا - کہ انہوں نے کن کن تحریکوں سے عوامی حکومت کی اصلاحات میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کی اور مل اونر جو ملاوٹ کرتے تھے جو ہورڈنگ کرتے ہیں جو بلیک مارکیٹنگ کرتے تھے اور سفید گندم باہر بھیجتے تھے اور کرم زدہ خراب گندم عوام کو دی جاتی تھی ان کا اس بیوروکریسی سے گٹھ جوڑ تھا - میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں - کہ بلوچستان میں ایک گھی مل ہے وہ مل بلوچستان ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی زیر نگرانی قائم ہوا ہے . . .

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ پھر ٹریک سے اتر گئے -

قاضی فیض الحق : میں اس گھی مل کی مثال دے رہا ہوں اس کا ناقص گھی دوکانوں پر ہے - اور بیچارے لوگ - ڈالڈا - تلو - مالٹا کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں - اس لئے ان فلور ملوں کی نگرانی کی جائے اور آٹے کو خاص طور پر نگرانی میں رکھا جائے - کہا جاتا ہے کہ اب کچھ دنوں سے اچھا آٹا سپلائی کیا جا رہا ہے - میرا مقصد یہ ہے کہ اسکو چلانے والی بیسک چیز ہے - کیا وہ ان اصلاحات سے متفق ہیں - نہیں ہیں - وہ لوگ جن کے رشتہ دار ملوں میں تھے ان ملوں کو قومیانے کے بعد ان کو ان ملوں پر مقرر کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ بڑا عجیب قسم کا ہوگا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو اب کارپوریشن کو دے دیا ہے -

چوہدری ممتاز احمد : نہیں ابھی نہیں دیا گیا -

قاضی فیض الحق : انہوں نے وہاں ایسے اقدام کئے ہیں کہ جب وزیر اعظم وہاں تشریف لے گئے تھے - وہاں ایک آدمی ایک درخواست لے کر آیا - اس میں اس نے لکھا تھا کہ اس نے ابھی مل قائم کرنا تھا - اور یہ پانچ شیلر والا تھا اور یہ اس میں نہیں آتا تھا لیکن اس شخص کی بلوچستان ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے کسی افسر سے رنجش تھی - اس کی یہ تمام مشنری پیکڈ پڑی تھی انہوں نے جاکر اس کے گھر میں سے اس تمام مشنری کو نیشنلائز کر دی یعنی ابھی وہ مشنری انسٹال نہیں کی گئی تھی - میں آپ کو اس کی تفصیل دے دونگا - اس سلسلے میں آپ پتہ کرالیں - ان اصلاحات کرنے سے ان کو تو خوشی نہیں ہو سکتی - عوام اس امید میں تھے کہ ان کو صحیح انصاف ملے گا اور ہر چیز ملاوٹ سے پاک ملے گی - یہ اقدام بڑے الارمنگ ہیں - وہ لوگ تو اس میں ہیراسمنٹ پھیلا رہے ہیں - کہ دیکھو یہ لوگ گھر میں جاکر مشینوں کو قومیا رہے ہیں - میں نے بلوچستان ڈیولپمنٹ اتھارٹی کو لکھا تھا - اور ان افسران کے خلاف میں نے ایک درخواست سبمٹ کی تھی -

جناب ڈپٹی چیئرمین :آپ ان کو سبمٹ نہ کیا کریں بلکہ ریفر کیا کرتے ہیں -

قاضی فیض الحق : ان سے رسید بھی لیا اگر وہ اُس کو دبا کر رکھ لیں تو اس کا کیا علاج ہوگا - یہ تھی چند خامیاں جن کی نشاندہی کر دی ہے تو ان چیزوں کو نوٹ کر لیں گرین گوڈاون جن کا ذکر کیا گیا ہے ان کا تعلق ان سے بہت زیادہ ہے اور صحیح گندم کو سپلائی کرنے کا معاملے کو دیکھا ہے - اور اس سال گندم وافر مقدار میں ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ سیلاب اور بارشیں غیر متوقع ہوئی ہیں - گندم کے گودام نہ ہونے کی وجہ سے یہ قومی نقصان ہو رہا ہے میرے خیال میں سب سے پہلے اس بنیادی مسئلے تو لینا چاہیئے - گوڈاون کا ایک جامع منصوبہ وسیع پیمانہ پر شروع کیا جائے - تاکہ وہ نتائج حاصل کئے جا سکیں جو اس بل سے مراد ہیں - میں یہ گذارش کروں گا کہ صوبہ بلوچستان میں پانچ رولر والی ملوں کو exempt کیا ہے لیکن اس کے باوجود وہاں پانچ رولر والی چکیاں بھی لے لی گئی ہیں - کیونکہ چکیوں کے ٹیک اوور کرنے سے گورنمنٹ کی مراد یہ نہیں تھیں جو کچھ وہاں کیا گیا ہے - اس لئے اس چیز کو بھی چیک کیا جائے - تاکہ بے انصافی نہ ہو - کیونکہ وہی سلوک بلوچستان سے بھی کیا جائے جو دوسرے صوبوں کے ساتھ کیا گیا ہے - کیونکہ اس میں کوئی جسٹیفیکیشن نہیں ہے کہ آپ چکیوں کو بھی ٹیک اوور کر لیں - جہاں دیہاتی لوگ اپنی ضروریات کے مطابق چکیوں پر گندم پیسا کرتے ہیں اس لئے وزیر محترم اس بات کا بھی خیال رکھیں - اس لئے عوامی نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی ہر صوبے میں بنائیں تاکہ وہ ان کارپوریشنوں میں جا کر نوکر شاہی کے کنٹرول کو کم کر سکیں اور ان کو watch کر سکیں - یہ نہ ہو کہ ہم تو یہاں پر خوش آمدید کہہ رہے ہیں کہ عوامی حکومت صحیح اقدام کر رہی ہے اور اپنے منشور کے مطابق اصلاحات کر رہی ہے اور ہم ان انتظامات کو ان کے ہاتھ میں دے رہے ہیں جو عوامی حکومت کے خلاف ہیں تو میری تجویز ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہر صوبے میں پارٹی کے عوامی نمائندے جو دیانتدار ہوں اور جن پر کوئی

شک و شبہ نہ ھو اور خدمت کے لئے تیار ھوں ان پر مشتمل کمیٹیاں بنائی جائیں تاکہ وہ نگرانی کر سکیں - شکریہ -

Mr. Deputy Chairman: Mr. Afzal Khan Khoso do you want to speak?

Mr. Afzal Khan Khoso: Yes,Sir, I would like to speak for about five minutes.

Mr. Deputy Chairman: Yes.

Mr. Afzal Khan Khoso: Mr. Chairman, Sir, the basic aims and objects of this Bill are to remove impurities and malpractices. As far as these arms and objects are concerned I think this whole House will have only one opinion and that is that the entire nation is indebted to the Quaid-i-Awam and the Prime Minister for providing such facilities. These are not only the facilities, these are the basic rights of the people of Pakistan that they should have pure atta, pure flour and there is no difference of opinion I am sure on this count.

The only problem, Sir, that I feel there may be and of which there are possibilities as indicated by the whole House, is with regard to the running of these units because as Qazi Sahib has mentioned that in Baluchistan it is the Baluchistan Development Authority and in other provinces it is not the Central Government but it is the provincial governments who are going to manager these for the time being as I understand from this Bill. So, we will have the same provincial set up of those Food Inspectors and others who were already there. What I want to emphasise about is that very strict measures ought to be taken. As my friend Qazi Sahib has suggested there should be some Advisory Board or Committees or for that matter Vigilance Committees who should see to it—they may have no power or authority—but they should be able to point out in a reasonable way if there are malpractices and once they point out it should be incumbent upon tht Government that they should take very strict measures so that these malpractices do not recur and we are able to utilise these facilities in a beneficial manner.

Another thing I would suggest is that while recruiting the personnel this should be a must that people with questionable character should not be inducted into the Services. This is very important and if this thing happens I think this will also help in the proper running of the units. In case there are some pulls and pressures at the lower level and certain people are appointed who are not worthy of this job—they are not properly qualified or they are involved in certain offences previously involving moral turpitude then, Sir, I am afraid, there will be lot of hindrances. As far as the basic aims and objects of this Bill are concerned they have been widely acclaimed by the whole nation. We all here and I myself personally fully support the Bill.

Mr. Deputy Chairman: Yes, Miss Asifa Farooqi.

مس آصفہ فاروقی : جناب چیئرمین ! پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے منشور میں جو دعوے کئے تھے ان کو پورا کرنے کے لئے ھماری حکومت بلا خوف و خطر مصمم ارادہ کئے ھوئے ھے اور اپنے دعووں کو پورا کرنے کا تہیہ کئے ھوئے ھے - مزید برآں عام آدمی کی فلاح و بہبود کے لئے ایک پاکستانی کے ھاتھوں

[Miss Asifa Farooqi].

دوسرے پاکستانی کو اس کے استحصال کا شکار ہونے سے بچانے کے لئے ہماری حکومت جو اقدامات کر رہی ہے آج کا یہ بل بھی اسی کی طرف ایک جرات مندانہ اور تاریخی قدم ہے - اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد ہم اپنے شہری کو ناخالص اور ملاوٹ شدہ آٹے کی بجائے خالص اور ملاوٹ سے پاک آٹا مہیا کر سکیں گے اور اس کی کوالٹی بھی اچھی ہو گی اور جو مڈل مین اپنی منافع خوری کے لئے قیمتوں میں اتار چڑھاو کرتے رہتے تھے ان کا بھی خاتمہ ہو سکے گا اور ذخیرہ اندوزوں کا بھی محاسبہ ہو سکے گا اور جو لوگ ذخیرہ اندوزی کرتے تھے ان کو بھی حکومت اچھی طرح سے جانتی ہے اور اس طرح ان کو ختم کر سکے گی تاکہ عام شہری فلور ملوں سے اچھی کوالٹی کا آٹا حاصل کر سکے اور یہ اسی طرح ممکن تھا کہ حکومت خود ان فلور ملوں کو کنٹرول کرتی اور پھر صحت مند معاشرے کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ عوام کو خالص غذا ملے اگر عوام کو خالص غذا نہیں ملتی تو وہ کیسے صحت مند کہلا سکیں گے ہم لوگ دوائیوں کے متعلق تو احتجاج کیا کرتے تھے کہ ان میں ملاوٹ ہوتی ہے اور کوالٹی اچھی نہیں ہوتی مگر جو ناخالص آٹا عوام کو ملتا تھا اس کی جانب توجہ نہیں دی تھی - یہ ہماری حکومت کا بہت اچھا قدم ہے اور یہ ایک تاریخی بل ہے انہیں الفاظ کے ساتھ میں اپنی گذارشات ختم کرتی ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : سینیٹر خواجہ محمد صفدر - میرے خیال میں آپ بڑے پہلووں پر غور کر لیں - باقی پوائنٹس پر آپ ترامیم کے دوران بھی بحث کر سکیں گے -

خواجہ محمد صفدر (قائد حزب اختلاف) : جناب چیئرمین ! زیر بحث بل بھی انہی بلوں میں سے تیسرا ہے جو کہ حال ہی میں بعض صنعتوں کو قومیانے کی غرض سے آرڈیننس کی شکل میں نافذ کئے گئے تھے - جناب چیئرمین ! اسکے اغراض و مقاصد اور آج محترم سینیٹر صاحبان کی تقاریر سے ایک بات نہایت ہی واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اس بل کا سب سے بڑا مقصد عوام کو خالص آٹا مہیا کرنا ہے اگر مقصد یہ ہے تو پھر ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ۱۶، ۱۷ جولائی سے قبل اس آٹے وغیرہ کو مہیا کرنیکا کیا انتظام تھا، گندم کہاں سے آتی تھی کون پسواتا تھا ان سب باتوں کو سامنے رکھنا پڑیگا تب جاکر ہم کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں گے اور موجودہ حکومت کے موجودہ اقدام سے، جو خرابیاں ۱۷ جولائی ۱۹۷۶ء تک اس کاروبار میں راہ پا چکی ہوئی تھیں انکا سدباب ہو سکیگا انکا تدارک ہو سکیگا انکا علاج ہو سکیگا - جناب چیئرمین دونوں وزراء صاحبان بھاگ گئے ہیں ایک چھوٹے وزیر صاحب تھے وہ بھی بھاگ گئے میں اپنی تقریر کس کو سنا رہا ہوں - میری تقریر کا جناب کون جواب دیگا ؟ وزیر صاحب کدھر گئے جنہوں نے وائنڈ اپ کرنا ہے -

راو عبدالستار (قائد ایوان) : وہ یہیں ہیں - شاید اپنے اسٹاف سے مشورہ کر رہے ہیں -

خواجہ محمد صفدر: میری نظر اچانک ان کی سیٹ پر پڑی تو دیکھا کہ وہ سیٹ خالی ہے - جناب چیئرمین جہاں تک میرا علم ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ نظام کے نفاذ سے قبل راشن ڈپوؤں کے ذریعے جو آٹا عوام کو مہیا کیا جاتا تھا، حکومت کا محکمہ خوراک گندم خریدتا تھا اور مخصوص ملوں کے ساتھ جن کے ساتھ کہ حکومت کا معاہدہ ان کے ذریعے وہ گندم پسوائی جاتی تھی محکمہ خوراک کی مستقل نگرانی میں، ان کی آنکھوں کے سامنے - مل اونر نہ گندم خریدتے تھے نہ وہ گندم کے مالک تھے، گندم کے مالک ہر مرحلے پر حکومت تھی اور حکومت کے کارندے نگرانی کے طور پر مل پر ہر وقت موجود رہتے تھے - مل مالکان نے صرف آٹا پیسنے کی اجرت وصول کرنا ہوتی تھی اس معاہدے کے مطابق جو معاہدہ اس نے حکومت کے ساتھ کیا ہوتا تھا - اب اگر وہاں گندم خراب دی گئی ہے تو یہ مل مالکان کا قصور نہیں ہے - حکومت کا قصور ہے، وزیر موصوف اب تشریف لے آئے ہیں میں ان کی موجودگی میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ جب سے یہ حکومت بلکہ اس سے پہلی حکومتیں بھی گندم کی خریداری کرتی تھیں، جسے پرووپژن کا نظام کہتے ہیں، نافذ کیا ہے، ہر سال ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بوریوں گندم مناسب گودام نہ ہونے کی وجہ سے، ان کی مناسب حفاظت نہ ہونے کی وجہ سے، ان کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہوتی رہی ہے لیکن اس وقت حکومت نے ایک بوری گندم انسانی خوراک کے ناقابل نہیں ٹھہرائی اور حکومت نے یہ حکم کبھی نہیں دیا کہ اس ایک بوری گندم کو آگ لگائی جائے یا اس کو دریا میں پھینک دیا جائے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میرے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ گندم خواہ ساری کی ساری خراب ہو جائے، خواہ نصف خراب ہو جائے خواہ چوتھا حصہ خراب ہو جائے یا ۱۰ بوری خراب ہو جائے یا ۱۰ ہزار بوری خراب ہو جائے وہ سب کی سب گورنمنٹ کے سٹاک سے کسی وقت بھی رائٹ آف نہیں ہوتی ہے اس کو اس سٹاک سے نہیں نکالا گیا ہے اور وہی گندم اچھی قسم کی گندم کے ساتھ ملا کر مل مالکان کو دی گئی ہے کہ اس کا آٹا پیسو - حکومت کے بڑے بڑے آفیسرز، سیکریٹری اور ڈائریکٹرز کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گندم خراب ہے جو ملوں کو دی جا رہی ہے - اس کے باوجود وہ پسوائی کرواتے رہے - جہانتک اس بات کا تعلق ہے کہ مل اونر کو پتہ تھا میں عرض کرتا ہوں کہ وہ تو پسوائی کرنے والے تھے وہ اس کی اجرت لیتے تھے، وہ تو لیتے تھے -

جناب والا! میرے دوستوں نے ابھی اس ایوان میں نہایت واضح الفاظ میں اس بات کی طرف محترم وزیر مملکت کی توجہ دلائی ہے کہ گندم خراب ہو رہی ہے - مناسب گوداموں کا انتظام نہیں ہے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ آج ہی خراب نہیں ہو رہی بلکہ ہر موسم میں خراب ہوتی رہتی ہے - ابھی اگلے روز جناب چیئرمین! یہ خبر متواتر مقامی اخباروں میں ۲، ۴ روز سے شائع ہوتی رہی ہے - کہ آزاد کشمیر کے لئے گندم کا ذخیرہ جو راولپنڈی کے ریلوے سٹیشن پر پڑا ہوا تھا وہ حکومت کے اعمال کی نا اہلی کی وجہ سے، غفلت کی وجہ سے متواتر بارشوں میں باہر بھیگ رہا ہے وہ خراب ہو گیا ہے ہزار ہا بوری کا مسئلہ تھا، لاکھوں من گندم کا مسئلہ تھا اسی طرح رواں موسم میں ہر سٹیشن پر، اگر آپکو کبھی ریلوے پر سفر کرنے کا

[Khawaja Mohammad Safdar].

اتفاق ہوا ہو، تو آپکو پتہ ہوگا، کھلے آسمان کے نیچے گندم کی بوریاں پڑی ہیں اور کسی کسی جگہ ترپال پڑی ہوئی ہے لیکن پانی نیچے سے ان کے اندر جا رہا ہے - وہ گندم کہاں گئی، اس گندم کے کسی ایک دانے کو بھی یہ کہہ کر کہ یہ خراب ہو گیا ہے، انسانی خوراک کے یہ قابل نہیں رہا ہے، اسے تباہ نہیں کیا گیا، اسے ڈسٹرائے نہیں کیا گیا، اس کو برباد کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے - میرے علم میں یہ بات نہیں ہے اور کوئی شخص یہ دعوے نہیں کر سکتا کہ حکومت کی طرف سے ایسا کوئی اقدام ابتک کیا گیا ہو - جبکہ اس سال، میں کوئی پرانی بات نہیں کرتا، گزشتہ دو مہینوں کی بات ہے کہ لاکھوں من گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہوئی خراب اور برباد ہو گئی ہے - مجھے اس کا افسوس ہے کیونکہ یہ قومی نقصان ہوا ہے - لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ خراب گندم آتی کہاں سے تھی، یہ گورنمنٹ کے سٹور سے آتی تھی، گورنمنٹ کے گوداموں سے آتی تھی لیکن میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ مل اونر بڑے پاک باز تھے میں یہ دعوے نہیں کرتا اگر خراب گندم حکومت مہیا کرتی تھی تو وہ بھی اپنی طرف سے پانچ سات سیر چوکھر قسم کی کوئی چیز ضرور ملاتے ہوں گے اور وہ بھی محکمہ خوراک کے افسران سے ملکر، ویسے نہیں یہ ہو سکتا ہے - کیونکہ ہر وقت ان کی نگرانی مل پر ہوتی ہے جتنے گھنٹے وہاں پر کام ہوتا تھا وہ اس کی نگرانی کرتے تھے - اور گوداموں کا تالا وہ خود لگاتے تھے، محکمہ خوراک کے افسران خود یہ گندم ان کے حوالے کرتے تھے -

جناب چیئرمین، اول تو بنیادی طور پر جس بات کا یہاں رونا رویا گیا ہے وہ غلط ہے کہ ہم عوام کے بڑے ہمدرد ہیں، اس کا اظہار اس ایوان میں کیا گیا ہے اگر ملاوٹ ہوتی تھی تو گورنمنٹ خود اس کی ذمہوار تھی، گورنمنٹ اس کی ذمہوار تھی، البتہ دوسرے بھی اس میں شریک ہو جاتے تھے جب ایک کام ہو رہا ہو اور حکومت خود جس کا ارتکاب کر رہی ہو تو ظاہر ہے کہ دوسروں کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی کہ یہ کام تو پہلے ہی ہو رہا ہے اگر ہم بھی بہتی گنگا میں نہا لیں تو کون سی بری بات ہے -

جناب چیئرمین ! محترم وزیر صاحب نے اپنی تقریر دل پذیر کے دوران یہ بات تسلیم کی ہے کہ جو مینیجر صاحبان انہوں نے مقرر کئے ہیں ان میں سے ایک کو معطل کرنا پڑا ہے - جناب والا ! میں گذارش کرتا ہوں کہ آج اس اقدام کو یعنی ان ملوں کو گورنمنٹ کی تحویل میں آئے ہوئے، ابھی ڈیڑھ مہینے کا عرصہ بھی پورا نہیں ہوا اگر یہ آنکھیں کھولیں، تو میں کہتا ہوں کہ ان سب کو معطل ہی نہیں شاید ڈسمس کرنا پڑتا کیونکہ یہ بات عوام کے مشاہدے میں ہے کہ جو اب بھی آٹا راشن ڈپوؤں پر مل رہا ہے وہ اسی طرح ناقص ہے جیسے پہلے تھا - جو لوگ آج بھی زیادہ پیسے خرچ کر سکتے ہیں اور صاحب ثروت ہیں وہ راشن ڈپوؤں سے آٹا نہیں خریدتے، اور نہ وہ اسے پسند کرتے ہیں - اس لئے محترم وزیر صاحب کا یہ ارشاد کہ ہم خالص آٹا مہیا کریں گے، قوم کی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے، ان کی

صحت کا خیال رکھتے ہوئے ان کے علاوہ دوسرے احباب نے بھی قوم کی صحت کے متعلق بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے لیکن گذشتہ ۵ سالوں میں قوم کی صحت کس نے خراب کی کیا اس وقت پیپلز پارٹی کی حکومت نہیں تھی کیا موجودہ ارباب اختیار اقتدار پر نہیں تھے اس وقت اگر ملوں نے خراب آٹا پیسا اور گورنمنٹ نے ان کو چیک نہیں کیا تو یہ انہوں نے اپنے فرائض کو ادا نہ کر کے ایک جرم کیا - اگر یہ بات ان کے علم میں نہیں تھی تو بھی انہوں نے جرم کیا حکومت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جب اس کی حکومت میں، ملک میں کوئی جرم ہو رہا ہو تو اس کا علم نہ ہو، اگر علم تھا تو اس کا سد باب کیا جانا چاہیئے تھا اب انہوں نے سد باب یہ کیا کہ پہلے "الف" یہ کام کیا کرتا تھا تو اب یہ برائی خود گورنمنٹ کرے گی یہ ان کا سد باب ہے - پہلے دو فریق مل کر یہ برائی کرتے تھے، مل اونر اور حکومت کے عمال، تو آج حکومت کے عمال اکیلے ہی کریں گے - دوسرا اس برائی میں کوئی شریک نہیں ہوگا، اس میں حصہ دار نہیں ہوگا - جس کا خود انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ آٹے کی ملیں کوئی ہزار دو ہزار نہیں ہے جو قبضے میں لی گئی ہیں بلکہ چند ایک ہیں صرف چند ایک ہیں میرے خیال میں چار چھ راولپنڈی میں ہیں، ۴ یا ۶ لاهور میں ہیں اور ۲ یا ۴ ملتان میں ہوں گی - تقریباً دو درجن بنتی ہیں اگر یہ صحیح تعداد نہیں ہے تو مجھے بتا دیں کیونکہ میرے پاس صحیح اعداد و شمار نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ دو درجن سے زیادہ ہوں تو بہر حال میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملاوٹ خود حکومت کرتی رہی ہے اور آج بھی خود کر رہی ہے ایک اور بات ہے جس کا ذکر اس ایوان میں ابھی ابھی کہا گیا ہے وہ بھی آپ ملاوٹ کہہ لیجئے یا آٹا کی گراوٹ کہہ لیجئے - اس ضمن میں کہا گیا ہے کہ آٹا سے میدہ اور سوجی نکال لی جاتی ہے بد دیانتی سے خیانت سے، ٹھیک ہے ضرور ایسا ہوگا کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے لاهور کی غالباً ۴ ملوں کو سرکاری طور پر یہ اجازت ہے کہ وہ اپنی ذاتی طور پر خرید کردہ گندم میں سے آٹا پیس کر اس میں سے سوجی اور میدہ علیحدہ کر سکتے ہیں ایک خاص نسبت سے ، ایک خاص تناسب سے، اسی طرح جہاں تک مجھے معلوم ہے دو ملیں راولپنڈی میں ہیں -

[اس موقع پر جناب صدارت کنندہ آفیسر (جناب احمد وحید اختر) نے صدارت فرمائی]

خواجہ محمد صفدر : جناب اجازت ہے ؟

جناب صدارت کنندہ آفیسر : جی -

خواجہ محمد صفدر : میری اطلاع کے مطابق وہ پلانٹ جو کہ میدہ اور سوجی ملوں سے نکالتے ہیں وہ باقی تمام ملوں کے سیل کر دئیے ہوئے ہیں، محکمہ خوراک نے یہ سیل کر دئیے ہیں - یعنی دوسری ملیں نکال نہیں سکتی - اگر یہ کہا جائے کہ وہ نکالتی ہیں تو ذمہداری کس کی ہے یہ حکومت کے عمال کی ہے جب ایجنٹ کی ذمہداری بلا واسطہ ہے تو مالک کی ذمہ داری بالواسطہ ہو جاتی ہے - اسلئے اگر میدہ اور سوجی تناسب سے زیادہ ملیں نکالتی رہتی تھیں اور آٹا کا معیار گر رہا تھا یا گر چکا تھا تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ ذمہداری ان

[Khawaja Mohammad Safdar]

لوگوں کی ہے جو کہ اس کی نگرانی کیلئے تعینات تھے - جناب والا ! عوام کی بہبودی کے پیش نظر بار بار اس ایوان میں کہا گیا ہے کہ ہم نے یہ اقدام کیا ہے لیکن شاید میرے دوستوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ عوام کی خدمت کس طور پر حکومت نے موجودہ اقدام کے بعد کرنا شروع کی ہے - جناب چیئرمین ! میدہ اور سوجی جن کا میں نے ذکر کیا ہے کہ وہ لاہور کی چار ملوں کو یہ اختیار تھا یا اجازت تھی - حکومت کی طرف سے کہ وہ میدہ اور سوجی نکالیں - یعنی راولپنڈی کی دو ملوں کو - میں، جناب والا ! عرض کرتا ہوں کہ ان کے میدے کی بوری کا وزن ۲ من ۲۰ سیر تھا ۱۶ تاریخ کو اس کی بازار میں قیمت، اکبری منڈی، لاہور میں، ۱۴۰ روپے فی بوری تھی اور سوجی، جس کی بوری کا وزن ۲ من تھا اس کا اسی تاریخ کو بھاو ۱۲۴ روپے فی بوری تھا - حکومت نے ان ملوں کو اپنے قبضے میں لینے کے بعد میدہ کی جس بوری کا وزن ڈھائی من تھا اور قیمت ۱۴۰ روپیہ تھی اس کی قیمت پنجاب میں ۱۶۵ روپے مقرر کی اور وہ بھی ایکس مل کی - اگر مل شہر سے کچھ دور ہے تو اس پر دو روپے کرایہ اور بڑھ جائے گا اور سوجی کی بوری کا وزن گورنمنٹ نے بڑھا دیا ہے - وہ دو من ۱۵ سیر کر دیا ہے لیکن اس کی قیمت ۱۵۸ کر دی ہے - یعنی میدہ کی بوری کی قیمت ۲۵ روپے بڑھی اور سوجی کی بوری میں ۱۵ سیر کے اضافے سے ۳۴ روپے کا اضافہ ہوا ہے - اگر یہ وزن میں اضافہ کر کے قیمت کو مان بھی لیا جائے تو پھر جو قیمت بڑھی ہے وہ ۱۴ روپے فی بوری کے حساب سے بڑھی ہے - اور ۱۴ روپے فی بوری کے حساب سے سوجی کی قیمت بڑھ گئی ہے اور گورنمنٹ نے یہ لکھا ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ تو پنجاب کے نرخ تھے سندھ کے نرخ میدہ کے ۱۶۳ روپے تھے پنجاب سے دو روپے کم -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب آپ کا روئے سخن تو ادھر ہونا چاہیئے -

خواجہ محمد صفدر : معاف کرنا دراصل دوست اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے روئے سخن اس طرف ہو گیا ہے - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صوبہ سندھ میں ۱۶۳ روپے مقرر کئے گئے ہیں پنجاب سے دو روپے کم - پنجاب میں اس کے نرخ ۱۶۵ روپے مقرر کئے گئے ہیں یعنی دو روپے فی بوری پنجاب کے مقابلہ میں کم، تو یہ تفاوت کیوں، اس کی وضاحت کی جائے، جناب والا ! یہ طریق کار کیا عوام سے ہمدردی ہے ؟ کہ ان کی جیبوں پر ڈاکے ڈالے جائیں اگر پرائیویٹ آدمی نکالتا تھا تو اسے کہا جاتا تھا کہ یہ ذخیرہ اندوز ہے یہ اسمگلر ہے - یہ پرافٹیر ہے -

جناب والا ! وہ چور ہیں وہ ڈاکو ہیں وہ رہزن ہیں اب وزیر صاحب بیٹھے ہیں وہ بڑے عقل مند اور دانشور ہیں اور اگر یہی کام حکومت کا عملہ اور یہ کریں تو پھر یہ بھی اپنے لئے کوئی خوبصورت نام تجویز کر لیں اور اگر مل مالک کسی چیز کی قیمت بڑھائے تو وہ منافع خوری کرتا ہے اور اب حکومت نے کسی خوشی میں ۲۵ روپے اور ۳۰ روپے فی بوری کی قیمت بڑھا دی ہے -

Ch. Mumtaz Ahmad : Question.

خواجہ محمد صفدر : حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۷۲ء سے لیکر آج تک جو صنعت حکومت نے اپنی تحویل میں لی ہے میں دعوی سے کہتا ہوں کہ ہر اس صنعت کو جس کو حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے اسکی مصنوعات کی قیمتیں بڑھی ہیں، بڑھی ہیں، بڑھی ہیں تین بار کہتا ہوں وزیر صاحب لاکھ کوئیچنز کرتے رہیں اور کوئی عجب نہیں ہے کہ چند دن گزرنے کے بعد آٹے کے نرخ بھی بڑھ جائیں سوجی کے نرخ بھی بڑھ جائیں اور میدہ کے نرخ بھی بڑھ جائیں کیونکہ سیمنٹ کے نرخ اس لئے بڑھائے گئے تھے کہ گیس کی قیمت بڑھ گئی ہے اور بجلی کے نرخ بڑھ گئے ہیں تو ان ملوں میں بھی گیس یا بجلی استعمال ہوئی تو ان کے نرخوں میں بھی اضافہ کے لئے کوئی کوئی وجہ پیدا کی جا سکتی ہے جناب چیئرمین ! ایک اور بات . .

جناب صدارت کننده آفیسر : اور یہ آخری بات ہوگی -

خواجہ محمد صفدر : نہیں صاحب ! میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو کل کی ہو یا پرسوں کی ہو اس وقت تک نہیں کی اور اگر میں کروں گا تو میں حق بجانب ہوں گا کیونکہ یہ بل بھی . . .

جناب صدارت کننده آفیسر : یقیناً میں چاہوں گا کہ . . .

خواجہ محمد صفدر : بڑا مشکل ہوگا محترم چیئرمین صاحب ! مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ کیا وقت ہے کہ حکومت اس بل کو آج ہی منظور کرانا چاہتی ہے اس قلیل وقت میں مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میں اس بات کی حد تک کوآپریٹ کر سکتا ہوں اور جو میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ بات اس ایوان میں کہنا ضروری ہے وہ میں ضرور کہوں گا اور اس کے لئے مجھے کل بھی سزا دی گئی کہ میں ڈھائی بجے تک کھڑا رہا اور اگر آج بھی ایوان کا یہ خیال ہے تو میں یہ سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں -

جناب صدارت کننده آفیسر : نہیں خواجہ صاحب ایسی کوئی بات نہیں ہے کل بھی میں نے کہا تھا اور آج بھی اسی لئے عرض کر رہا ہوں کہ باقی دوست بھی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جو امنڈمنٹ کے وقت کہہ سکتے ہیں اور ان پر گفتگو ہو سکتی ہے اور جس حد تک آپ مختصر فرما سکیں ورنہ میری طرف سے کوئی قدغن نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر : آپ نے بجا ارشاد فرمایا ہے - شکریہ - جناب چیئرمین ! ایک اور بات جس کا بہت پروپیگنڈہ کیا گیا تھا اور اخبارات میں بہت بیان دیئے گئے اور تقریریں کی گئی وہ یہ میجر اشو ہے جس کو سامنے رکھنا چاہیئے اور یہ دعوی کیا گیا ہے کہ کاشتکار کو اس کی گندم کی جائز قیمت میسر آ جائے گی اور مل مالکان یعنی گورنمنٹ اس وقت مل مالک ہے اور گورنمنٹ اپنی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خود کاشتکار سے گندم خریدے گی اور کارپوریشن کے حوالے کرے گی جس کاپوریشن کے تحت یہ مل چل رہی ہے یا کارپوریشن خود اپنے انتظام کے تحت خرید لے گی جیسے رائس ایکسپورٹ کارپوریشن اپنے انتظام کے تحت صوبائی حکومتوں اور مرکزی حکومت کی امداد سے چاول خریدتی ہے اور یہ بات محل نظر ہے کیونکہ اس کی طرف دو محترم سنیٹروں نے محترم وزیر صاحب کی توجہ دلائی ہے -

[Khawaja Mohammad Safdar]

جناب چیئرمین ! اس بات کا بہت پروپیگنڈہ کیا گیا ہے کہ آڑھتی لوگ بڑے بد دیانت تھے اور وہ زمیندار کو اسکی جنس کی قیمت درست نہیں دیتے تھے میں انکی صفائی کیلئے کھڑا نہیں ہوا اور نہ اس موقعہ پر صفائی دینے کی ضرورت ہے ان میں یقیناً خامیاں تھیں اور جو حالات ہمارے معاشرے کے ہیں وہ سب کے سامنے ہیں اور وہ طبقہ بھی اسی معاشرے کا حصہ ہے لیکن جناب والا ! کیا یہ امر واقع ہے اور میں اس بات کا اعادہ کر رہا ہوں جو ابھی ابھی میرے دوستوں نے ارشاد فرمائی ہے کہ گزشتہ سال اور اس سے پیشتر سال اور اس سے پیشتر سال تقریباً ہر سال حکومت کے خریداری سنٹروں پر کاشتکار کو مقررہ قیمت ادا نہیں کی جاتی ہے ماسوائے ان لوگوں کے جو سیاسی اثر و رسوخ کے مالک ہیں اور سنٹر کے ذمے دار افسروں کو معلوم ہے کہ یہ سیاسی اثر و رسوخ کے مالک ہیں اور میری شکایت کریں گے اور مجھے تکلیف ہوگی ان کو پوری قیمت دیتے ہیں ورنہ دوسرے لوگوں کی تو وہ بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو کسی نہ کسی بہانے سے خواہ وہ گودام میں جگہ نہ ہونے کا بہانہ ہو یا یہ بہانہ ہو کہ ابھی تک پیسے نہیں آئے اور چاہے کوئی اور بہانہ ہو تو جب ایک زمیندار گڈے پر گندم لاد کر آتا ہے تو ان کی بھی یہ کوشش نہیں ہوتی کہ یہ واپس چلا جائے تو زمیندار محسوس کرتا ہے کہ اب میں گڈا لیکر واپس کہاں جاوں کیونکہ سات آٹھ میل سے آیا ہوں اور اس کا کرایہ بھی دینا ہے اس وقت سرکاری افسروں کا ایک دلال آس پاس آ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ چوہدری صاحب آپ کہاں جا کر خراب ہوں گے سرکاری بھاو ۳۷ روپے فی من ہے تو ۳۵ روپے کے حساب سے میرے ذمے ڈالئے اور میں جانو اور تمہاری گندم جانے یہ پیسے مجھ سے نقد لو اور وہ پیسے بھی سرکاری ہوتے ہیں اور ۳۳، ۳۴ یا ۳۵ روپے جو بھاو لگتا ہے اسی حساب سے زمیندار سے گندم لیکر اسے ٹرخا دیا جاتا ہے اور وہی گندم اسی سنٹر میں درج کی جاتی ہے جو ۳۳ یا ۳۴ روپے من کے حساب سے خریدی جاتی ہے اور جیسے ابھی میرے دوست نے فرمایا کہ وہ ٹاوٹ اور سرکاری افسر ملکر تقسیم کر لیتے تھے اب بتائیے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ اس گندم کی خریداری کا کوئی اور طریقہ ہو - جناب چیئرمین ! میں آپ کے علم میں یقیناً کوئی اضافہ نہیں کر رہا ہوں اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ آج بھی جو ملیں سرکاری گندم پیس رہی ہیں وہ معدودے چند ہیں اور وہ بھی سال میں ۳۶۵ دن سرکاری گندم کی پیسائی پر گزر نہیں کرتیں بلکہ وہ اپنی گندم بھی بازار سے خریدتے ہیں اور وہ پیس کر بازار میں آٹا فروخت کرتے ہیں اور جو سرکاری گندم کا آٹا ہوتا ہے وہ واپس گورنمنٹ کو دے دیتے ہیں اور ان کی اپنی خرید کردہ گندم کا آٹا بازار میں فروخت کرتے ہیں اور ان ملوں نے اپنے ایجنٹ مقرر کئے ہوتے ہیں گندم کی خرید کے لئے یا اسے ٹھیکیدار کہہ لیجیئے کہ الف کے ساتھ یہ معاہدہ ہے کہ وہ ۵۰۰ من یومیہ گندم مہیا کریگا اور ج کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا ہے کہ وہ ۲۰۰ من گندم یومیہ مہیا کریگا آپ راولپنڈی کی ملوں کو لے لیجیئے راولپنڈی ایک ایسا علاقہ ہے جہاں گندم فراوانی سے نہیں ہوتی اور یہ گندم کی کمی کا علاقہ ہے ڈیفیسٹ ایریا ہے ظاہر ہے کہ یہاں کا زمیندار جو کوئی دس بیس

یا چالیس میل پر رہتا ہے وہ تو اپنی گندم لیکر راولپنڈی اور اسلام آباد میں واقع ملوں کو نہیں دیگا وہ تو وہی ہیں - وہ اپنے پاس کسی مرکز میں، کسی سنٹر میں کسی بیوپاری کے ہاتھ فروخت کرے گا - دو چار میل پر ہو یا پانچ میل پر ہو وہ اس کو اس سے زیادہ دور لیجانے کا متحمل نہیں ہو سکتا - اب مل مالکوں نے خصوصیت سے ڈیفیسٹ علاقوں میں ملیں قائم کی ہوئی ہیں ساتھ ہی انہوں نے اپنے بیوپار اور ٹھیکے قائم کئے ہوئے ہیں جو نہری علاقوں سے گندم لاکر ان کو مہیا کرتے ہیں - خواہ وہ رحیم یار خاں سے لائیں - خواہ وہ لائل پور یا سرگودھا سے لائیں خواہ کسی اور جگہ سے لائیں تو جو نظام ۱۷ تاریخ سے پہلے تھا، میں آج محترم وزیر صاحب! دعوے سے کہتا ہوں کہ وہی نظام آج چل رہا ہے - سنی فلور مل گلبرگ لاہور میں آج بھی وہی ایجنٹ یا دلال کام کر رہا ہے جو کہ ۱۶ تاریخ سے پہلے کام کر رہا تھا آئیے دونوں اکٹھے چلے جاتے ہیں - میں آپ کو دکھا دیتا ہوں - اس لئے یہ کہنا کہ زمینداروں کو حکومت کے اس اقدام سے کوئی فائدہ پہنچا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا بہتان ہے - یہ دنیا کو غلط فہمی کا شکار کرنے کے مترادف ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے مترادف ہے - جناب والا! جہاں تک دوسرا فریق ثالث ہوا ہے جس نے یہ پیدا کی اور ان دونوں کا تعلق ہوا تو یہ بات تو ختم ہوئی - اب میں اس بل کی موٹی موٹی باتوں کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں - جناب چیئرمین! ابھی ابھی قاضی فیض الحق صاحب نے فرمایا ہے . . .

<u>چوہدری ممتاز احمد</u> : جناب والا! خواجہ صاحب نے ترامیم دی ہوئی ہیں اور اس شق پر ان کی ترامیم ہیں لہذا ان پر بول لیں -

<u>جناب صدارت کنندہ آفیسر</u> : یہ بات تو میں نے پہلے کہی تھی -

<u>چوہدری ممتاز احمد</u> : جناب والا! میں خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ انکی ترامیم بھی ہیں ان پر بھی انہوں نے بولنا ہے لہذا آپ ذرا اختصار سے فرما دیں -

<u>خواجہ محمد صفدر</u> : جناب والا! بات یہ ہے کہ ان کو یہ اصرار ہے کہ یہ کام آج ہی ختم ہو لیکن میرا اصرار یہ ہوگا کہ آج ختم نہ ہو - مجھے کیوں مجبور کیا جاتا ہے؟ یعنی جو وزیر صاحب تشریف لاتے ہیں کہتے ہیں کہ میرا کام ختم کر دو مجھے جلدی ہے - اور کسی کو جلدی نہیں ہے صرف وزراء کو جلدی ہے - میں یہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں - میں اپنی مرضی سے بات کروں گا - اگر میں ارریلیونٹ بات کروں تو مجھے روکتے لیکن میں کسی قسم کی کوآپریشن کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کل میں نے کوآپریشن کا نتیجہ دیکھ لیا کہ مجھے اڑھائی بجے تک سزا دی گئی - اس لئے کہ میں کوآپریشن کرتا ہوں، آج میں کوآپریشن کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب ! اصل میں کل بھی پرسوں بھی میں نے یہ بات کہی تھی کہ یہ بے حد ضروری ہے کہ وزیر متعلقہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف جب چاہتے ہوں کہ کسی بل پر تصفیہ ہو تو انہیں آپس میں بات کر لینی چاہیئے اس لئے کہ جب وہ ہاوس میں آئیں تو ایک انڈر اسٹینڈنگ کے ساتھ آئیں اور یہ بات واضح ہو کہ اس وقت تک کام کرنا ہے - اور اس انداز سے کام چلانا ہے - خواجہ صاحب - اس بات کو appreciate کریں گے کہ یہ تینوں بل جو دو تین دن سے زیر بحث آ رہے ہیں یہ ایک بنیادی اصول اور ایک پالیسی کے تحت آئے ہیں بہت سے دوستوں نے بھی اور آپ نے بھی تفصیل سے ان اصولوں پر گفتگو فرمائی ہے - ترامیم پر بھی بات ہوئی ہے - اس لئے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جس حد تک ممکن ہو سکے آپ اختصار سے فرما لیجیئے اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہے تو چوھدری ممتاز صاحب خود اس کے لئے بات کر سکتے ہیں -

راو عبدالستار : جناب والا ! میں نے خواجہ صاحب سے التجا کی ہے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : مجھے اندازے سے یہ احساس ہوا ہے کہ کوئی ریکوئسٹ نہیں کی گئی -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ یہ کوآپریشن جو ہے یہ ون وے ٹریفک نہیں ہو سکتا - کسی وقت انہیں مجھے اکاموڈیٹ کرنا ہوگا لیکن مجھے کسی وقت اکاموڈیٹ نہیں کیا جاتا اور ہر روز مجھ سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ صاحب وزیر صاحب کو جلدی ہے - کسے جلدی ہے ؟ کس بات کی جلدی ہے ؟ اس ایوان کو کانفیڈینس میں لیجیئے اور ہمیں بتائیے کہ کس بات کی جلدی ہے ؟ کیا کوئی ایسا خفیہ امر ہے جس کو اس ایوان میں نہیں بتایا جا سکتا ؟ کل بھی وزیر محترم تشریف لائے اور کہا کہ ہمیں جلدی ہے - آج بھی وزیر مملکت صاحب آئے اور کہا کہ ہمیں جلدی ہے - جلدی ہے تو جاو اور اپنا کام کرو - جو جلدی کا کام ہے اسے پہلے بھگتا لو اس کے بعد ہمیں بھگتا لینا - اس لئے جناب والا ! میں اس سلسلے میں آپ کا وقت ضرور لوں گا - آپ کو معلوم ہے کہ میں نے رمضان سے کئی دن پہلے محترم قائد ایوان اور وزیر متعلقہ پارلیمانی امور سے درخواست کی تھی کہ جو ضروری کام ہے وہ ہم سے رمضان شریف سے پہلے پہلے نکلوا لیجیئے تاکہ جنہوں نے رمضان میں گھروں کو جانا ہے وہ جا سکیں - ہمارے ساتھ کمپرومائز کیا گیا - دونوں صاحبان نے کئی روز مجھے یہ کہا آج نہیں کل - کل پوچھا تو کہا کہ دو دن کے بعد دو دن کے بعد پوچھا تو کہا چار دن کے بعد - آج تک انہوں نے یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کی - میں ان کے سامنے بتا رہا ہوں - الزام دے رہا ہوں کہ آج تک دونوں میں سے ایک بزرگ نے یہ زحمت گوارا نہیں کی کہ مجھ سے وہ کرٹسی کرتے اور مجھے کہتے کہ وہ یہ بات ہے کہ فیصلہ کسی اور صاحب نے کرنا ہے لیکن ہم بات نہیں کر سکے - اتنی بھی کرٹسی ظاہر نہیں کی - بندہ نواز ! مجھ پر ہی فرض عائد ہوتا ہے کہ یہ میرے دوست جن کا میرے

دل میں بڑا احترام ہے جو یہ کہیں میں مانتا جاوں - میں نے ان کی خدمت میں گزارش کی - ایک مہینہ ہوا ہے - قائد ایوان یہاں بیٹھے ہیں - میں نے کہا کہ حضور - اگر ان اسٹینڈنگ کمیٹیوں میں کچھ لوگ شامل کر لیئے جائیں تو ایوان کا کام رکتا ہے - انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا - سیشن ختم ہو رہا ہے - ایک مہینے سے اوپر وقت گزر گیا ہے لیکن وہ کوئی وعدہ پورا نہیں کیا گیا - وزیر قانون صاحب نے بھی کہا - اس لئے بندہ نواز - کوئی بھی باتیں ہوں وہ ون وے ٹریفک نہیں ہو سکتیں - جتنی مجھ سے کوآپریشن کی جائے گی اتنی ہی مقدار میں اور اسی حساب سے میں کوآپریشن دوں گا - یہ سیدھی سادھی بات ہے -

راو عبدالستار : جناب والا ! میرے دوست جناب خواجہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ کوآپریٹ کیا جائے - ہم نے کبھی ایسی بات نہیں کی -

خواجہ محمد صفدر : بتا دیں کہ میری رائے کا احترام کیا ہے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب ! جب آپ اظہار خیال فرما رہے تھے تو راو صاحب نے آپ کو بڑے بڑے تحمل سے سنا ہے - اس لئے اب آپ بھی ان کو سن لیں -

راو عبدالستار : جناب والا ! خواجہ صاحب کی رائے کو ہمیشہ مقدم سمجھا جائے گا اور ہم ان کا احترام کرتے رہیں گے لیکن کوئی دشواری ہوتی ہے کوئی مجبوری ہوتی ہے - اس کا خواجہ صاحب کو بھی پتہ ہے اس لئے کل جو خواجہ صاحب کو تکلیف ہوئی ہمیں اس کا احساس ہے - لیکن آج یہ جو بل زیر بحث ہے یہ ہم چاہتے ہیں اور انہیں دشواریوں کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ یہ بل آج کسی طریقے سے ختم ہو جائے وہ چیزیں پہلے بل میں آپ نے کی ہیں - وہی ساری باتیں ہیں - آپ کو پورا وقت دیا جائے گا -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میرے ساتھ یہ کوآپریشن کیا جائے کہ یہ بل منگل پر چلا جائے آج ساڑھے بارہ بجے تک کام کیا جائے - اس کے بعد جو بقایا کام بچ جائے اسے منگل کو لے لیا جائے -

جناب فاروق احمد خان لغاری : جناب چیئرمین ! اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ...

جناب صدارت کنندہ آفیسر : فاروق لغاری صاحب ! آپ کوئی درمیانی راستہ تلاش کر رہے ہیں ؟

جناب فاروق احمد خاں لغاری : جناب والا ! اگر خواجہ صاحب ابھی جو کچھ فرمانا چاہتے ہیں ضرور فرمائیں لیکن جمعہ کی نماز کے بعد ہم پھر بیٹھ جائیں گے تاکہ یہ بل آج ہو جائے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں اس سزا کے لئے تیار ہوں - میں آیا ہی اس غرض کے لئے ہوں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب ایسی بات نہیں ہے -

جناب فاروق احمد خان لغاری : جناب والا ! رمضان شریف کو سزا نہیں سمجھنا چاہیئے - رمضان شریف میں کام کرنا چاہیئے -

خواجہ محمد صفدر : نہیں صاحب، سزا یہ ہے کہ آپ دیر تک بٹھائے رکھتے ہیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب ! بات یہ ہے کہ فاروق احمد خاں لغاری صاحب نے اپنا اظہار خیال فرمایا - راو صاحب اور چوھدری ممتاز احمد صاحب کا انداز بھی آپ نے نوٹ فرمایا ہوگا - ان کے دل میں آپ کے لئے بے حد احترام ہے - وہ کسی اعتبار سے نہیں چاہتے کہ کسی طرح بھی آپ کی دل آزاری ہو - اب بھی بات ہو سکتی ہے - پونے گیارہ بجے ہیں ہم گفتگو بھی کر سکتے ہیں اور میرے خیال میں سوا ایک بجے تک کام ختم ہو سکتا ہے اور ہم فارغ بھی ہو سکتے ہیں - اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! بہرحال یہ جملہ معترضہ تھا اب میں اصل بات کی طرف آتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ میں یہ کوآپریشن چاہتا ہوں کہ آج ساڑھے بارہ بجے تک کام کیا جائے - اگر کوئی کام بچ جائے تو اسے اگلے منگل کو لیا جائے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب ! راو صاحب نے بھی اپنی مجبوری کا اظہار کر دیا ہے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! مجھے ان کی مجبوری کا کوئی علم نہیں ہے اس لئے میں ان کی مجبوری کو appreciate نہیں کر سکتا - میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس سلسلے میں راو صاحب کو علم نہیں ہے یا یہ مجھے بتا دیں - صرف اتنا بتا دیں کہ علم ہے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : میرے خیال میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف میں اتنا کانفیڈینس ہونا چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے اشاروں کو سمجھ سکیں اور یہ انڈراسٹینڈنگ یقیناً موجود ہے -

راو عبدالستار : جناب والا ! میں خواجہ صاحب کی تسلی کرا دونگا - اور ان کو بتا دونگا -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : اس بل کے پاس ہونے کے بعد بتا دینا -

راو عبدالستار : جناب والا ! میں ان کی تسلی کرا دونگا اور انکو بتا دونگا انہیں یقین آجائے گا کہ واقعی ہمیں مجبوری ہے -

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! پھر بات مجبوری کی آ جاتی ہے آج اور کل نیشنل اسمبلی میں آئین میں پانچویں ترمیم کا بل زیر بحث رہے گا اور یہ انکا آپس کا فیصلہ ہے اور یہ اعلان بھی ہو چکا ہے - کہ ہفتے کی شام کو پاس ہو جائیگا - اتوار سوموار کو چھٹی ہے - منگلوار کو ہمارے پاس آئے گا اس سے پہلے نہیں آ سکتا - اس کو موخر کر لیا جائے گا اور اس کو پہلے لے لیا جائے گا - یہ بدھ کو چلا جائے گا یا پہلے لے لیا جائے گا - اگر دوستوں نے مجبوری ظاہر کی کہ وہ زیادہ دیر تشریف نہیں رکھ سکتے - اس کو بدھ پر ڈالا جا سکتا ہے منگل کو اس کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے یہ ایوان جمعرات تک چل رہا ہے اگر کوئی اور بزنس نہ آ جائے یہ میرا تجربہ اور اندازہ ہے کہ یہ ایوان جمعرات تک چل رہا ہے - اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے - جناب چیئرمین -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب آپ بارہ بجے تک فرسٹ ریڈنگ ختم کر لینگے -

خواجہ محمد صفدر : انشاء اللہ - جناب چیئرمین - محترم وزیر مملکت نے اس بات کی طرف فخریہ انداز میں اس ایوان کی توجہ دلائی ہے کہ اس حکومت نے جس کے وہ رکن ہیں گزشتہ سالوں کی متعدد کوششوں کے نتیجے میں گندم کی فصل سابقہ سال بہتر ہوئی ہے اور انشاء اللہ ہم خود کفالت کی منزل کی طرف پہنچنے والے ہیں - میں بھی دعا کرتا ہوں کہ یہ ملک اپنے خوراک کے مسئلے میں خود کفیل ہو بلکہ ہر بنیادی مسئلے میں خود کفیل ہو اسے کسی دوسرے ملک کے سامنے ہاتھ پھیلانے نہ پڑیں لیکن محترم وزیر صاحب نے credit خود لے لیا ہے انکے دور پانچ سالوں میں سے چار سال خوراک میں جیسی بنیادی چیزیں جن میں دوسری اجناس میں بھی شامل ہیں - ان میں صرف ۰۶۸ یعنی صرف پونا اضافہ ہوا ہے - اگلے روز یہاں بحث بھی ہوئی ہے اس میں تمام اضافہ نہ ہونے کا باعث موسم کی خرابی کو ٹھہرایا ہے - پچھلے سال یقیناً اضافہ ہوا ہے خدا کرے آئندہ سال بھی اضافہ ہو - یہ عرض کر رہا تھا کہ پچھلے سال جیسا موسم دوبارہ نہیں آئے گا - یہ گندم کے لئے آئیڈیل موسم تھا - زمینداروں کا خیال ہے ایسا بہتر موسم نصف صدی کے عرصے سے کم میں نہیں آتا - اتنا آئیڈیل موسم کے اعتبار سے گرمی کے اعتبار سے - سردی کے اعتبار سے اگر پچھلے سال میں گندم زیادہ ہوئی ہے تو اس کے لئے وزیر مملکت قابل مبارکباد نہیں ہیں اس کے لئے اللہ تعالی قابل مبارکباد ہیں - اس نے ہم پر احسان کیا ہے ورنہ اگر ....

چوھدری ممتاز احمد : کیا ہمارا اللہ نہیں ہے آپکا ہی اللہ ہے -

خواجہ محمد صفدر : سب کا اللہ ہے اگر آپ مانتے ہیں - تو سب کا اللہ ہے - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ فصل کی کمی اللہ کے ذمے ڈالتے ہیں اور فصل کی زیادتی اپنے ذمے لیتے ہیں - اس کے لئے قرآن مجید میں ایا ہے - زیادہ گمراہ انسان کون ہے جو ہر اچھا کارنامہ اپنے ذمے تصور کرے اور ہر برائی

[Khawaja Mohammad Safdar]

کو اللہ کی طرف منسوب کرے - یہ بڑا گناہ ہے - اس لئے میں توجہ دلاتا ہوں کہ یہ سماوی اور ارضی آفات کی ذمہداری اللہ تعالی پر ڈالتے ہیں - موسم اچھے رہے ہوں اور آپ کی پیداوار بڑھے تو انہی کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے - جناب چیئرمین ایک اور بات جس کا ذکر محترم وزیر صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ حکومت بہت چوکنی ہے حکومت جاگ رہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ساڑھے چار سال یا پانچ سالوں میں سوئی رہی ہے - اب جاگ اٹھی ہے اگر جاگنے کا دعوی یہ ہے کہ اور اس کے ثبوت میں یہ کہ آٹے کی ملوں کو قومی تحویل میں لی جائیں - جبتک نہیں لی گئیں تھیں - ظاہر ہے اس وقت تک بقول وزیر صاحب حکومت سوئی ہوئی تھی - مجھے خوشی ہے کہ حکومت جاگ گئی ہے اگر حکومت جاگ اٹھی ہے اس کے ذمہ جو فرائض ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیئے جن کی طرف محترم سینیٹر صاحبان نے توجہ دلائی ہے - میرے علم میں یہ بات ہے کہ جن لوگوں کو ان ملوں کا مینیجر مقرر کیا گیا ہے اس کی تقرری کی بنیاد محض حاشیہ نشینی ہے ایک خاص طبقے سے وابستگی ہے ایک خاص فرد کی کاسہ لیسی ہے اگر یہ معیار ہے تو میں عرض کروں گا کہ حکومت جاگی ہوئی نہیں ہے بلکہ سوئی ہوئی ہے - اور یہ معیار مجھ تک آشکارا نہیں ہے اور وہ خود ارباب حل و عقد بھی اس کو جانتے ہیں - جناب چیئرمین ! میں نے آپکی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں بارہ بجے تک ختم کر لوں گا - اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں حکومت نے آرٹیکل الف ۲۳۲ پارٹ بی کا سہارا لیا ہے یہ قوانین اس حد تک اس آرٹیکل کے تحت بن سکتے ہیں حکومت کسی صنعت کو کسی کاروبار کو کسی پیشے کو - ان پر اپنی اجارہ داری حاصل کر سکتی ہے لیکن غیر منقولہ جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے یہ آرٹیکل کام نہیں آ سکتا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے اگر انہوں نے جائیدادوں پر قبضہ کرنا ہے تو انہیں آرٹیکل ۱۹۲ کا سہارا لینا چاہیئے تھا -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : فاروقی صاحب آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں -

Mr. Ihsanul Haq : Sir, I want to understand one thing. You are presiding over the House, but you have not assumed the charge of bringing cooperation this side or that side by giving instructions. If any Member wants to speak and you are presiding, I am sorry to say with due respect, the Chair should allow the Members to contribute in the debate the way they want. Since morning you are trying to bring out cooperation this side or that side. I am unable to understand whether this is in the function of the Chair.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : میاں صاحب ! اگر آپ ایوان میں تشریف فرما ہوتے تو آپ یہ نہ کہتے کہ since morning I am hearing that کیونکہ میرے خیال میں مجھے یہاں آئے پینتیس چالیس منٹ بھی نہیں ہوئے - دوسری بات یہ ہے کہ میاں صاحب میں یہ سمجھتا ہوں کہ چیئر کی ذمہداری یہ بھی ہے کہ دونوں اطراف میں بیلنس کو

قائم رکھے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے کسی اعتبار سے بھی خواجہ صاحب کو روکنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی وقت کی قید لگائی ہے بہرحال آپکی گفتگو پر کوئی قید نہیں لگانا چاہتا اور نہ ہی میں نے کوئی قدغن عائد کی ہے خواجہ صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی ہے اور میں نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی حیرت ہے کہ آپ کو کیسے احساس ہوا - جہاں تک فاروق لغاری صاحب کا تعلق ہے ان کا تعلق حزب اقتدار سے ہے جو مقررین بھی حزب اقتدار کی جانب سے بولنا چاہتے ہیں وہ لیڈر صاحب سے یا متعلقہ وزیر صاحب سے بات کر لیں ایک طرف تو آپکا یہ اصرار ہے کہ بل کو آج ہی پاس کرنا ہے لیکن اگر ٹریژیر بینچز کی ہی جانب سے طویل تقریریں کرنا ہے تو چشم ما روشن دل ماشاد - اب میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اب کون کون صاحب تقریر کرنا چاہیں گے - نرگس زمان کیانی صاحب - آپ بھی میاں صاحب ارشاد فرمانا چاہیں گے ؟

جناب احسان الحق : جی نہیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : فاروق احمد لغاری صاحب کے بعد نرگس زمان کیانی صاحب اور اس کے بعد چودھری ممتاز احمد صاحب وائنڈ اپ کریں گے - فرمائیے جناب لغاری صاحب -

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : Mr. Chairman, Sir, I thank you for permitting me to speak. The intention is neither to lengthen debate on this Bill nor to put it off to Tuesday but I think we have a right to speak when we want to in support of the Bill and I stood up with that purpose in view.

Sir, Khawaja Sahib, the honourable Leader of the Opposition this morning and yesterday while considering the Bill relating to rice milling has indulged in one long tired against corruption in Government services and in Government organisations. The entire brunt of his invective in the speech today related to corruption in Government services and his arguments seem to go along the following lines :

> "That since there is a great deal of corruption in Government services therefore the policy of socialisation is bad per se."

Sir, this is a new method, a novel method, of attacking the policy of socialisation and defending vested interests of the mill-owners, of the 'Artis' of the cotton ginning mill-owners, etc.

(At this stage Mr. Deputy Chairman took the Chair)

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : Sir, the Treasury Benches including the honourable Minister and the Minister of State have never defended, have never claimed that there is no corruption in Government services. We have never claimed that the Food Department or the officials of the Food Department are angels. We know that there are some very bad people in the Food Department yet there are also good people. Again we have never claimed that we will not take action against the very bad people in Government service

[Mr. Farooq Ahmad Khan]

We are taking action against them and in act when we do take action it is these very gentlemen from the Opposition Benches who get up for protection of these people. So, Sir, the arguments that they have advanced that because there is corruption therefore the policy of socialisation is bad, etc. that the Government should not take over these units, and that the Government should adopt new names for these organisations at par with names, such as smugglers, 'luteras', etc., that were previously used for the mill-owners, I think this argument is grossly unfair and I would suggest to the honourable Leader of the House that it only appears to him that corruption is increasing because the socialisation......

Mr. Deputy Chairman: Leader of the House or Leader of the Opposition?

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari: Honourable Leader of the Opposition, Sir,....that it appears to him and to other gentlemen who sit on those Benches that corruption is increasing perhaps because the socialised sector is enlarging itself. Since the People's Party came into power the socialised sector has increased manifold. Previously, corruption existed at the behost of the private industrialists and those who were managing these units but that was never highlighted. It was never brought to public notice and in fact whenever the public functionaries, the long arm of the law went up to prosecute them they would always say that it is because of the Government functionaries that corruption is being encouraged.

جناب ڈپٹی چیئرمین : کرپشن پر میرے خیال میں کافی بحث ہو چکی ہے اگر آپ بل پر کچھ فرمائیں تو بہتر ہوگا ۔

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari: All right, Sir. I will confine my arguments to this Bill particularly. Sir, Khawaja Sahib in his long speech today has mentioned one point again and again. He has quoted several examples of flour mills in Lahore, Karachi, and else here where wrong kind of wheat, defective wheat, was processed and so on and so forth and he has claimed that this was primarily on account of the Government functionaries. Sir, I say that when-ever there is dual control as existed in the past, *i.e.* when the Government had fixed certain rates at which the wheat would be purchased, when the Government had provided that certain mills will only purchase wheat for grinding from Government depots and so on and where Government had even posted Food Department officials and there was a tight control, yet it was a dual control and it was because of that dual control that much of the corruption was allowed to breed. I feel, Sir, now with the take-over of the management of these flour mills by Government and the corporations set up by Government there must definitely be a reduction in corruption. Again, Sir, when the Government has taken over all the units it is now the sole responsibility of the Government. If there is any criticism and if there is any defect in the wheat supply it will be the sole responsibility of the Government and the Government is responsible to the people through Parliament and other agencies. Sir, with these few words I wind up and thank you.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیانی صاحب ! آپ تقریر کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ھیں ؟ میرے خیال میں کافی تقریریں ھو چکی ھیں - صبح سے شاید یہ نویں یا دسویں تقریر ھے - میرے خیال میں اب وزیر مملکت صاحب کو موقع دیں -

جناب نرگس زمان کیانی : ٹھیک ھے جناب ! میں اپنا وقت محترم وزیر مملکت صاحب کو دیتا ھوں -

چوھدری ممتاز احمد : جناب چیئرمین ! میں لمبی تقریر نہیں کروں گا کیونکہ میں نے پہلے ھی کافی وضاحت کر دی ھے صرف دو تین باتیں عرض کروں گا - اسٹوریج کے متعلق کہا گیا ھے کہ اسٹوریج کی بہت کمی ھے اور اس کی وجہ سے گندم خراب ھوتی ھے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اسٹوریج کا بل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ھے اگر آپ ایسی باتوں میں جائیں گے تو پھر باقی ممبر صاحبان کیوں نہ ایسی باتوں میں جائیں -

چوھدری ممتاز احمد : میں مختصراً عرض کرتا ھوں - جناب والا ! چونکہ اس سال گندم وافر مقدار میں ھوئی ھے - جناب والا ! پانچ لاکھ ٹن کا اسٹوریج بنایا گیا ھے اور آئندہ پانچ لاکھ ٹن کا اسٹوریج بنایا جائے گا - اس طرح آئندہ دو سال میں ھمارا اسٹوریج ۱۰ لاکھ ٹن کا ھو جائے گا جناب والا دوسری بات یہ بھی کہی گئی ھے کہ گندم کی فراھمی میں کاشتکاروں کو تکلیف پہنچی ھے اور درمیان والے آدمی فائدہ اٹھاتے رھے ھیں - جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ بائیس لاکھ کے قریب گندم اس ملک میں پیدا ھوئی ھے اس سلسلے میں ھمیں کافی مشکلات پیش آئی ھیں لیکن آئندہ حکومت کوشش کرے گی کہ مینیجمنٹ کو ٹھیک رکھے اور حکومت کی یہ پالیسی ھے کہ ان ملوں کو محکمہ خوراک کے پاس نہیں رھنے دیں گے اور بقایا ملوں کو بھی محکمہ خوراک کے پاس نہیں رھنے دیں گے اور ان میں محکمہ خوراک کا کوئی دخل نہیں رھے گا - جناب والا ! خواجہ صاحب نے سوجی میدہ کے متعلق اعتراض کیا تھا میں اس بات کی پرزور تردید کرتا ھوں کہ ان کے دام ھم نے بڑھائے ھیں میدہ دو قسم کا ھے - اول قسم کا اور دوئم قسم کا - اول قسم کا میدہ ھم اسی بھاو بیچ رھے ھیں اور دوم قسم کا میدہ جس کے بارے میں خواجہ صاحب کہہ رھے ھیں -

خواجہ محمد صفدر : اسی کا نرخ بتا دیں -

چوھدری ممتاز احمد : اس کی قیمت ۱۲۵ روپے فی بوری ھے - جو دوئم قسم کا ھے - تو جناب والا ! ان کی یہ بات غلط ھے - اور دوسری بات یہ ھے کہ یہ جو انہوں نے کہا ھے کہ دو روپے فی بوری کا فرق ھے - تو جناب والا ! کسی صوبے میں یہ رواج ھے کہ بوری کی قیمت وزن میں شامل ھوتی ھے اور کسی میں اس کی قیمت الگ ھوتی ھے - تو یہ تو بہت معمولی فرق ھے یہ کوئی ایسی بات نہیں - اس لئے جناب والا میں درخواست کروں گا کہ اس بل کو قومی مفاد اور مفاد عامہ کے پیش نظر پاس کیا جائے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں کوئسچن پٹ کرتا ھوں -

The question before the House is :

"That the Bill to regulate the operation and development of flour milling [The Flour Milling Control and Development Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Now, we take the Bill Clause by Clause.

چونکہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں یہاں پر موجود ھیں تو میں پوچھنا چاھونگا کہ کیا ٹائم ٹیبل ھے - بل کو اسی سیشن میں پاس کرنے کا خیال ھے یا شام کو بھی آپ سیشن رکھنا چاھتے ھیں ؟

خواجہ محمد صفدر : میری خواھش کا خیال کیا جائے تو اس وقت ہاوس کو ساڑھے بارہ بجے ختم کر دیا جائے اور منگل کے روز اس بل کے باقی حصے کو زیر غور لایا جائے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس وقت تو ساڑھے بارہ ختم کر دیتے ھیں - لیکن منگل کو اتنا وقت نہیں ھوگا - کیونکہ پانچ اور چھ کو چھٹی ھے - اور سات کو کانسٹیٹوشنل امنڈمنٹ کے لئے ایک دن اور اگر ضروری ھوا ایک اور دن سٹنگ کر لیں گے ورنہ سات کو ایڈجرن کرنے کا ارادہ ھے اس لئے پریشر کافی ھے - میں نے معزز ممبران سے فرداً فرداً بات کی ھے ایک تو کل وہ کام کرنے کے لئے آمادہ نہیں ھیں - اور سات کے بعد بھی نہیں - تو آج ہی کا دن ھمارے پاس ھے اگر آپ چاھیں تو ایک بجے یا ڈیڑھ بجے تک ھم بیٹھ سکتے ھیں ؟

خواجہ محمد صفدر : ڈیڑھ بجے تو جناب والا ! جمعہ ھو جاتا ھے -

راو عبدالستار : جناب چیئرمین ! میں نے پہلے بھی خواجہ صاحب کو ریکوئسٹ کی ھے اور اب پھر میں آپ کی وساطت سے ان سے درخواست کرتا ھوں کہ اس اھمیت کو پیش نظر رکھتے ھوئے اگر یہ مناسب سمجھیں تو شام کو جس وقت یہ کہتے ھیں ھم اجلاس رکھ لیتے ھیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگر وہی صورت ھے تو اب ھم ساڑھے بارہ بجے ایڈجرن کر دیتے ھیں اور ساڑھے بارہ بجے تک جتنا کام نکل سکتا ھے وہ نکال لیتے ھیں اور تین بجے پھر مل لیں گے جب تک یہ بل پاس ھو یہ agreed ھے both sides ھے تو...

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! میرا خیال ھے کہ ڈیڑھ بجے تک بیٹھکر ھم یہ بل نکال دیں -

خواجہ محمد صفدر : ڈیڑھ بجے نماز ھوگی - اگر تو آپ نماز پڑھتے ھیں اور میں سمجھتا ھوں کہ آپ ضرور نماز پڑھتے ھیں - آپ کو معلوم ھونا چاھیئے کہ ڈیڑھ بجے جمعہ ھو جاتا ھے -

چوھدری ممتاز احمد : جمعہ دو، ڈھائی بجے ھوتا ھے -

خواجہ محمد صفدر : جس مسجد کے امام آپ ھوں گے - اس میں جمعہ ڈھائی تین بجے ھوتا ھوگا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ طے ھے کہ ھم ساڑھے بارہ بجے تک اب سینیٹ چلائیں گے اور پھر دوبارہ تین بجے میٹ کریں گے - کنسنس ھے - ٹھیک ھے ؟

آوازیں : ٹھیک ھے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب کلاز بائی کلاز ڈسکشن ھوگی -

ایک معزز سینیٹر : جناب دوبارہ تو بہت مشکل ھے - رمضان شریف ھے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں جو سب کی رائے ھے وہ میری رائے ھے - تو اب کلاز دو میں خواجہ صاحب آپ کی امنڈمنٹ ھے -

Amendment No. 2 by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I beg to move the amendment:

"That in Clause 2 of the Bill, para (f) be substituted by the following:—

'(f) "establishment" means company, firm, concern, institution or enterprise the whole or major part of which pertains to the industry, but does not include any office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and assets in any form'."

Mr. Deputy Chairman: The amendment moved is:

"That in Clause 2 of the Bill, para (f) be substituted by the following:—

'(f) "establishment" means company, firm, concern, institution or enterprise the whole or major part of which pertains to the industry, but does not include any office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and assets in any form'."

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I beg to move the amendment:

"That in Clause 2 of the Bill in para (f), the words 'stocks, stores, vehicles and assets in any form' occurring in the fourth and fifth lines be omitted."

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :

> " That in Clause 2 of the Bill in para (f), the words ' stocks, stores, vehicles and assets in any form ' occurring in the fourth and fifth lines be omitted. "

Ch. Mumtaz Ahmad : I Oppse it, Sir.

Mr. Deputy Chairman : The amendments are opposed. Yes, Khawaja Sahib,

<u>خواجہ محمد صفدر</u> : جناب چیئرمین ! حکومت کی خواہش، پالیسی اور مرضی یہ ہے کہ وہ آٹا پیسنے کی بڑی بڑی ملوں کا انتظام و انصرام بلکہ ان کی ملکیت حاصل کرنا چاہتی ہے بلکہ جو اس بل کا پیش رو آرڈیننس ہے اس موضوع پر اس کے ذریعے حاصل کر چکی ہے باوجود اختلاف کے کہ آیا یہ پالیسی عقلمندی پر اور ملک کے مفاد پر مبنی ہے یا نہیں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اس حد تک جانا چاہتی ہے تو باوجود اس بات کے کہ مجھے اتفاق نہیں ہے - اس پالیسی سے - میں کہتا ہوں کہ چلے چلو - لیکن اس کے علاوہ جو چیزیں، جو خواہ مخواہ اس کے ساتھ آپ لپیٹ رہے ہیں - اس سے خواہ مخواہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے اگر حکومت نے مل لینی ہے تو بڑے شوق سے لے - لیکن وہ جائیدادیں اور وہ کاروبار جن کا ان سے کوئی تعلق ہو ——— الفاظ ہیں any part thereof کہ کوئی تعلق بھی کسی کے ساتھ ہو اس کو بھی ساتھ لپیٹ میں لے لینا درست نہیں ہے اس لئے میں نے عرض کیا ہے کہ اگر کسی کاروبار کے غالب حصے - زیادہ حصے کا تعلق آٹا پیسنے کے کاروبار کے ساتھ ہو تو اس کو تو ساتھ ضرور لے لیجیئے - لیکن اگر کسی کا معمولی تعلق ہے تو اس کو اپنے اوپر اس کے ساتھ نہ لپیٹئے - دوسری بات جو میں نے عرض کی ہے وہ یہ ہے کہ بعض ملوں میں بنگلے بنے ہوئے ہیں اور لوگوں نے اپنی ملوں میں - بڑے بڑے لوگوں کی ملیں - تھیں جناب والا ! ....

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> : خواجہ صاحب ! یہ محض ریپیٹیشن ہوگی - کیوں کہ اصولی طور پر تو آپ دو تین دن سے گفتگو کر رہے ہیں -

<u>خواجہ محمد صفدر</u> : جناب مجھے تھوڑا سا اختلاف کر لینے دیجیئے آپ کے اس اعتراض پر کہ ریپیٹیشن گزشتہ بل سے متعلق جو بات کی گئی ہے وہ اگر کہی جائے تو وہ رولز کے مطابق نہیں کی جا سکتی -

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> : میں رولز کے مطابق نہیں کہتا - اصولی طور پر تو ٹھیک ہوگا بحث ہوگی - آپ کیجیئے - میں رولز کے مطابق نہیں عرض کر رہا -

<u>خواجہ محمد صفدر</u> :اگر آپ ارشاد فرماتے ہیں - تو کوئی بات نہیں - بس ٹھیک ہے "

جناب ڈپٹی چیئرمین : یعنی جو کچھ آپ نے کہنا تھا وہ امنڈمنٹ کی صورت میں موجود ہے میں اس کو ہاوس کے سامنے پٹ کرتا ھوں -

The question before the House is :

"That amendment No. 2 to Clause 2, be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That amendment No. 3 to Clause 2, be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : Amendments No. 2 and 3 stand rejected.

Amendment No. 4 and 5 by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move the amendments :

"That in Clause 2 of the Bill in paragraph (f), the "Explanation" be omitted."

and

"That in Clause 2 of the Bill in para (f), the Explanation" be substituted by the following :—

"Explanation :—The Federal Government shall decide whether the business, office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and other assets are related to the industry. In case the previous management does not accept the decision of the Federal Government the matter shall be referred to the District Judge of the District in which the establishment is stituated for arbitration, and the award of the District Judge shall be binding on the Federal Government as well as the previous management."

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :

"That in Clause 2 of the Bill in paragraph (f), the "Explanation" be omitted."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :

"That in Clause 2 of the Bill in para (f), the Explanation" be substituted by the following :—

"Explanation.—The Federal Government shall decide whether the business, office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles, and other assets are related to the industry. In case the previous management does not accept the decision of the Federal Government the matter shall be referred to the District Judge of the District in which the establishment is stituated for arbitration, and the award of the District Judge shall be binding on the Federal Government as the previous management".

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed.

Mr. Deputy Chairman: The amendment moved is:

"That in Clause 2 of the Bill in paragraph (f), the "Explanation" be substituted by the following:—

"Explanation:—The Federal Government shall decide whether the business, office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and other assets are related to the industry. In case of the previous management does not accept the decision of the Federal Government the matter shall be referred to the District Judge of the District in which the establishment is situated for arbitration, and the award of the District Judge shall be binding on the Federal Government as well as the previous management."

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed.

Khawaja Mohammad Safdar: No speech.

Mr. Deputy Chairman: Now, the question before the House is:

"That amendment No. 4 be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: Amendment No. 4 stands rejected.

Now, the question before the House is:

"That amendment No. 5 be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: Amendment No. 5 stands rejected. Now, No. 6 by Khawaja Mohammad Safdar.

جناب ڈپٹی چیئرمین : نمبر ۶، آپ موو کر رہے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : جی، یہ ایک مسئلہ ہے جس کا محترم قاضی صاحب نے ذکر کیا اس کے پیش نظر میں نے یہ امنڈمنٹ دی ہے - میں نے اپنی تقریر کے دوران میں اس موضوع پر کوئی بات نہیں کی تھی -

Sir, I beg to move:

"That in Clause 2 of the Bill, para (h) be substituted by the following:—

'(h) "industry" means the flour milling industry composed of one or more flour mills which is or are together equipped with six or more rollers'."

Mr. Deputy Chairman: The amendment moved is:

"That in Clause 2 of the Bill, para (h) be substituted by the following :—

'(h) "industry" means the flour milling industry composed of one or more flour mills which is or are together equipped with six or more rollers'."

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ اس کو ایکسپلین کریں گے ؟

خواجہ محمد صفدر : میں اس کو ایکسپلین کروں گا - یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے جناب چیئرمین ! محترم وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا تھا کہ سوائے بلوچستان کے باقی تین صوبوں میں صرف ان فلور ملوں کو قومی تحویل میں لیا جائے گا جس میں ۶ یا اس ۶سے زیادہ رولر نصب ہوں - اس اصول سے بلوچستان کو مستثنے قرار دیا گیا تھا - اس کے پیچھے کیا منطق تھی مجھے معلوم نہیں - لیکن الفاظ سے واضح ہے جو اس بل کے مسودہ قانون میں ہیں - اس کے پیراگراف "ایچ" اور سب کلاز ۳ جو اس کے آگے آئے گی اس سے یہ اسکیم واضح ہوتی ہے کہ صنعت کی تعریف کرتے وقت جیسا کہ پیرا "ایچ" میں ہے صنعت کی تعریف کرتے وقت ہر فلور مل جو ہے خواہ اس میں ایک رولر ہی کیوں نہ ہو اس کو بھی اس تعریف میں شامل کر لیا ہے اس کے بعد کلاز ۳ کے تحت جب یہ اعلان کیا جائے گا کہ تمام انڈسٹری جس میں کہ ایک رولر بھی نصب ہو وہ بھی شامل ہوگی اور وہ شامل کر کے تحویل میں لی جائے گی اور لی گئی ہیں - اب حکومت نے اپنے ہاتھ میں جو اختیار رکھا ہے وہ یہ ہے پروویزو کلاز ۳ میں لکھ رکھا ہے جس صنعت میں ۶ رولر سے کم ہوں گے اس میں اگر حکومت پسند کرے اور اس سے یقین ہو کہ آٹا "ہول سم آٹا" اور "ہول میل آٹا" میں، ان کے واگذار کرنے میں عوام کو کوئی دقت نہیں ہوگی تو ان کو واگذار کر دیا جائے گا - اب جناب محترم وزیر اعظم نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے اور یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ہم ۶ رولر والی یا ۶ سے زیادہ رولر والی ملوں پر قبضہ کر رہے ہیں اور اپنی تحویل میں لے رہے ہیں تو بلوچستان نے کیا قصور کیا ہے کیونکہ وہاں تو ۳ اور ۴ رولر سے زیادہ والی کوئی مل ہی نہیں ہے، ان کو کیوں قبضہ میں لیا گیا ہے - اور ملک کے باقی حصوں میں جہاں دو تین چار رولر والی ملیں ہیں، ان کو قبضہ میں لینے کی کیا تک ہے اور پھر ہر ایک کے متعلق نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے گا کہ فلاں فلور مل جو کہ سیالکوٹ میں واقع ہے اس کے ہمارے خیال میں تین رولر ہیں اگر اس کو کوئی پرائیویٹ آدمی چلائے گا تو پالیسی میں نقصان نہیں ہوگا اس لئے اس کو واگذار کرتے ہیں - تو جناب اس سے نیپوٹزم بڑھے گی اس سے افسران رشوت لیں گے میرے دوست ناراض نہ ہوں یہ امر واقع ہے کہ یہ سوراخ رکھے ہیں اور ہر قسم کے اختیارات بھی رکھے ہیں اور یہ اختیارات وزیر اعظم نے خود نہیں استعمال کرنے ہیں یہ بہت نیچے جاکر کارپوریشن کے افسران نے استعمال کرنے ہیں - اس سے اس طرح قباحتیں کا احتمال پیدا ہوگا جب ہم

[Kh. Mohammad Safdar]

اس بات کے لئے نکلے ہوئے ہیں کہ ملک سے اس گندگی کو دور کرنا ہے، خواہ وہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو خواہ وہ ملاوٹ کی ہو، خواہ وہ چور بازاری کی ہو - ہم نے ایسے راستوں کو دور کرنا ہے - تو پھر ہم کیوں ایسے راستوں سے پھر اس گندگی میں داخل ہوتے ہیں - اس لئے میں نے انڈسٹری کی تعریف تبدیل کر دی ہے انڈسٹری سے مراد صرف وہ مل وہ فلور مل ہوگی جس میں ٦ یا ٦ سے زیادہ رولر لگے ہوئے ہوں باقی کا جہاں تک تعلق ہے وزیر اعظم نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ ہم ان کو نہیں لیں گے اور وہ آرام سے کام کریں اور کارخانے جہاں چاہیں ہوں - لیکن یہ پابندیاں نہیں ہونی چاہیں پہلے ان کو بند کیا ہے اور اب ان کو واگذار کرانے میں پتہ نہیں لوگ کیا کیا پاپڑ بیلیں گے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا صورت ہے ممتاز صاحب ؟

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! بلوچستان کا صوبہ ایسا ہے جہاں تھوڑے رولر کی ملز ہیں اس لئے ہم نے وہاں بھی عوام کو خالص آٹا مہیا کرنا ہے وہاں جو فلور ملیں موجود تھیں ان کو لیا گیا ہے ان کے علاوہ وہاں چکیاں وغیرہ بھی ہیں میں اس کی تردید کرتا ہوں جو خدشات خواجہ صاحب نے ظاہر کئے ہیں وہ بے بنیاد ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں اور اسے مسترد کیا جائے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : بہرحال میں پٹ کرتا ہوں -

The question before the House is :

"That in Clause 2 of the Bill, para (h) be substituted by the following :—

(h) "industry" means the flour milling industry composed of one or more flour mills which is or are together equipped with six or more rollers'."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: Amendment No. 6 stands rejected.

Now, I put Clause 2 to the House.

The question before the House is :

"That Clause 2 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. Clause 3, amendment No. 7 by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I beg to move :

"That in Clause 3 of the Bill the Proviso be omitted".

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :

"That in Clause 3 of the Bill the Proviso be omitted".

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں اس کی وضاحت میں زیادہ وقت نہیں لوں گا صرف ایک گذارش کروں گا کہ وزیر مملکت نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوائے بلوچستان کے ملک اور کسی حصے میں ٦ سے کم رولر والی فلور مل کو قبضہ میں نہیں لیا گیا ہے - یہ ان کا بیان حقیقت کے قریب بھی نہیں پھٹکتا - سیالکوٹ کے ضلع میں ایسی ملیں ہیں جن میں ۴ رولر ہیں، تین رولر ہیں ان کو قبضہ میں لیا گیا ہے اور آج وہ حکومت کے قبضہ میں ہیں اور شاید وہ اس کلاز کے تحت کہ نوٹیفیکیشن ان کے حق میں ہو ان کا یہ ارشاد کہ صرف بلوچستان میں لی گئی ہیں میں اس سے زیادہ کچھ کہتا کہ یہ بد دیانتی اور خیانت کے راستے انہوں نے خود رکھے ہیں یہ آپ کی مرضی ہے -

Mr. Deputy Chairman : Yes, Ch. Mumtaz.

چوھدری ممتاز احمد : نہیں جی، ہم نے کوئی ایسی مل نہیں لی اگر ان کو کوئی شکایت ہے تو اس کے متعلق ہمیں بتائیں کہ ہم نے جو ٦ رولر سے کم والی قبضہ میں لی ہے - ہم نے سندھ پنجاب اور فرنٹیر میں نہیں لی ہے -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That amendment No. 7 be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : Amendment No. 7 stands rejected.

Now, the question before the House is :

"That Clause 3 forms part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : Clause 3 forms part of the Bill. Now Clause 4 amendment No. 8.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 4 of the Bill, the words 'or any other law for the time being in force' occurring in the fourth line be omitted."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That in Clause 4 of the Bill, the words 'or any other law for the time being in force' occurring in the fourth line be omitted."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں اختصار کے ساتھ اس کے متعلق عرض کروں گا کہ اس بل کے ذریعے جو صنعت گورنمنٹ نے تحویل میں لی ہے ان کو ہر قسم کا قانونی تحفظ دیا گیا ہے خواہ وہ سول لاز ہوں خواہ وہ کرمنل لاز ہوں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے حصار کو اس قلعے کو جو کہ اس نے اپنے گرد بنایا ہے، اس کو توڑنا چاہیئے جو کہ ایسے قانون ہیں جن کا اطلاق ان پر کیوں کیا جاتا ہے - ایسے قانون تو ٹھیک ہے کہ جن سے ان کو کوئی گزند نہ پہنچے، یہ تو ٹھیک ہیں - ورنہ ایک ملک کے عوام قوانین کے تحت جس طرح کاروباری اداروں یا لوگوں پر عاید ہوتے ہیں اسی طرح ان اداروں پر ہونے چاہیں یہ کوئی خاص قسم کی مخلوق نہیں ہیں کہ ان سے علیحدہ سلوک کیا جائے عوام قوانین کے تحت حکومت کو بھی آنا چاہیئے اگر وہ کاروباری کی حیثیت سے آتی ہے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! کوئی بات نہیں ہے ۴ قسم کی چیکنگ ان کارخانوں پر ہوگی یہ سب کچھ اسی لئے ہے -

Mr. Deputy Chairman: Now the question is:

"That Amendment No. 8 be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: Amendment No. 8 stands rejected.

The question before the House is:

"That Clause No. 4 forms part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman: Clause 4 forms part of the Bill.

Clause 5, amendment No. 9.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اجازت دیں تو میں امنڈمنٹ نمبر نو اور دس اکٹھی پڑھوں گا لیکن تقریر نہیں کروں گا -

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I beg to move:

"That in Clause 5, in sub-clause (1), the words 'acquire the ownership and' occurring in the second and third lines be substituted by the words 'assume the'."

I beg to move:

"That in Clause 5, in sub-clause (2), para (b) and (c) shall be substituted by the following:—

'(b) The Federal Government shall within sixty days of the order under sub-section (1), require the Province in which the

establishment is situated, to acquire on behalf of the Federation, the land, office, shop, building, factory, godown and yard belonging to the establishment.

Provided that nothing in this sub-section shall apply to the shares, or proprietary interest, held by a foreign investor '."

Mr. Deputy Chairman: The motion moved is:

" That in Clause 5, in sub-clause (1), the words ' acquire the ownership and ' occurring in the second and third lines be substituted by the words ' assume the '."

The second is:

'(b) The Federal Government shall within sixty days of the order under sub-section (1), require the Province in which the establishment is situated, to acquire on behalf of the Federation, the land, office, shop, building, factory, godown and yard belonging to the establishment.

Provided that nothing in this sub-section shall apply to the shares, or proprietary interest, held by a foreign investor '."

Chaudhry Mumtaz Ahmed: Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! پہلی خواندگی کے دوران میں اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں اس لئے اسے پٹ کر دیں -

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is.

" That amendment No. 9 be adopted ".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is:

" That amendment No. 10 be adopted ".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chariman: Amendment No. 10 stands rejected.

The question before the House is:

" That Clause 5 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 5 forms part of the Bill. There is no amendment in Clause 6. Therefore, I put the Clause 6 before the House.

The question before the House is :

"That Clause 6 forms part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 6 froms part of the Bill.

بارہ بج گئے ھیں اس لئے میں ہاوس کو ملتوی کرتا ھوں -

Mr. Deputy Chairman : The House stands adjouned to meet at 3.00 p.m. sharp.

(*The House then adjourned to meet again at three of the clock in the afternoon*).

[The House reassembled in the afternoon, Mr. Deputy Chairman (Mr. Tahir Mohammad Khan) in the Chair].

جناب ڈپٹی چیئرمین : ھم کلاز ٦ تک پاس کر چکے تھے -

Now, amendment No. 11.

Khawaja Mohammad Safdar : Amendment No. 11 not moved, Sir.

Mr. Deputy Chairman : No. 11 not moved. What about 12 ?

Khawaja Mohammad Safdar : I will move No. 12 Sir.

I beg to move :

"That in Clause 7, sub-clause (3) be substituted by the following :—

'(3) The Manager shall hold office for five years, and shall not be removed except for misconduct during this period. The other terms and conditions of the office of the Manager shall be as prescribed under the rules'."

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :

"That in Clause 7, sub-clause (3) be substituted by the following :—

'(3) The Manager shall hold office for five years, and shall not be removed exept for misconduct during this period. The other terms and conditions of the office of the Manager shall be as prescribed under the rules'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : It is opposed. Yes.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں اختصار کے ساتھ عرض کروں گا ابھی آج اپنی نشست کے دوران میں نے کچھ گذارشات کی ہیں سرکاری بنچوں پر تشریف فرما حضرات میں سے بعض دوستوں نے ان افسران جن کے حوالے یہ صنعتیں کی جا رہی ہیں - ان کے کردار پر شبہات کا اظہار کیا تھا - اسی بنا پر میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے اگر اس شخص کو خیال ہوگا کہ میری ملازمت کا تعین ہے تو میں یہاں دیانتداری سے کام کروں کیونکہ میں یہاں سے نکالا نہیں جاؤں گا - تو اغلباً وہ کام کر سکے گا - لیکن وہ مینیجر جو دو کروڑ کی مالیت کی مل یا فرم کا مالک ہے لیکن اس کو پتہ نہیں ہے کہ میں صبح ہوں یا شام کو نہیں ہوں تو وہ کوشش کرے گا - کہ وہ اپنے لئے کچھ بنا لے اس لئے ایسے حالات میں لوگوں کو تحفظ دینا ضروری ہے - تاکہ وہ اطمینان سے اپنے فرائض کی انجام دہی کر سکے - عدم تحفظ سے ان کی جانب سے بد دیانتی کا احتمال ہے اس لئے میں گذارش کروں گا کہ میری یہ ترمیم قبول فرمائی جائے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب چیئرمین ! یہ ایک طرف ان کو بد دیانت کہتے ہیں دوسری طرف یہ ان کو تحفظ دینا چاہتے ہیں - اس میں سیدھی سی بات ہے جو افسر صحیح اور درست کام کرے گا - اس کو ضرور تحفظ دیا جائے گا - اگر کام ٹھیک نہیں کرے گا اس کو کوئی تحفظ نہیں ہے -

Mr. Deputy Chairman : Thank you.

Now, the question before the House is :

"That amendment No. 12 be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected. Now, I will put Clause 7 to the House.

The question before the House is :

"That Clause 7 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*).

Mr. Deputy Chairman : Clause 7 stands part of the Bill. Now, there is no amendment to Clauses 8, 9 and 10. I will put the question.

The question before the House is :

"That Clauses, 8, 9 and 10 form part of the Bill."

(*The motion was adopted*).

Mr. Deputy Chairman : Clauses 8, 9 and 10 form part of the Bill. Now, Clause 11. There is amendment No. 13 to it.

Khawaja Mohammad Safdar : Not moved.

Mr. Deputy Chairman: Amendment No. 13 not moved. There is no other amendment to Clause 11. Therefore, I will put clause 11 to the House.

The question before the House is:

"That Clause 11 forms part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman: Clause 11 forms part of the Bill. Now, clause 12. There is an amendment No. 14 to it.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move the amendment:

"That in Clause 12 of the Bill, the words 'the Federal Government, or the Provincial or' occurring in the first and second lines be omitted."

Mr. Deputy Chairman: The amendment moved is :—

"That in Clause 12 of the Bill, the words 'the Federal Government, or the Provincial or' occurring in the first and second lines be omitted."

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! کلاز ۱۲ میں یہ درج کیا گیا ہے کہ کوئی شخص کسی مل کے مینیجر صاحب کو کوئی ہدایت نہیں دے سکے گا - یا اس کے فرائض میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کر سکے گا ماسوائے اس شخص کے جسے ایسا کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے مقرر کیا ہو یا صوبائی حکومت نے مقرر کیا ہو یا کارپوریشن نے مقرر کیا ہو - جناب چیئرمین ! ایک مینیجر کے تین خاوند مقرر کر دیئے گئے ہیں یہ ٹھیک ہے کہ یہ تینوں کسی نہ کسی شکل میں اس کو مقرر کرنے میں یا اس کو اختیار دینے میں ضرور شامل ہیں لیکن چاہیئے تو یہ تھا کہ ایک فرد ایسا ہو جو اس کو ہدایت دے سب سے پہلے اس پر کارپوریشن ہے جس نے اس کا تقرر کیا ہے - اگر کارپوریشن تک یہ محدود رہیں تو میرے خیال میں کام احسن طریقے سے اور خوش اسلوبی سے چل سکے گا کارپوریشن کو جو ہدایت دینی ہو یا جو اس کی منشاء ہے مینیجر کو ہدایت دینے کی مرکزی حکومت کی جانب سے یا صوبائی حکومت کی جانب سے وہ آسانی سے کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر کو دی جاسکتی ہے - یہ تو وو عملی نہیں سہ عملی ہو گئی اور یہ میرے خیال میں اس کاروبار کے انتظام میں حد درجہ پریشانی کا سبب بنے گی -

چوہدری ممتاز احمد : جناب والا ! مینیجر کوئی بیوی تو نہیں ہے کہ اس کے خاوند کو اختیار ہو - صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کو اس بات کا اختیار ہے اور وہ اس بات کا خیال رکھتی ہے یہ تو آئین کے مطابق ہے -

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That Amendment No. 14 be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: Amendment is rejected. There is no other amendment to Clause 12, therefore, I put the clause.

The question before the House is:

"That Clause 12 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman: Clause 12 forms part of the Bill.

Clause 13 is under consideration. Amendment 15.

Khawaja Mohammad Safdar: I will move fifteen and sixteen together.

Mr. Deputy Chairman: Yes, you can.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I beg to move the amendments:

"That in Clause 13, in sub-clause (1), the word 'thirty' occurring in the fourth line be substituted by the word 'ninety'."

"That in Clause 13 of the Bill, sub-clause (2) be substituted by the following:—

'(2) Where the debtor refuses to accept any liability to pay the debt on whatever ground, the matter shall be referred to be the Civil Judge first class having territorial jurisdiction of the matter for arbitration, and the award of the Civil Judge shall be final.

(3) If a debtor fails to pay the amount due from him according to the award within ninety days of the award, the same may be recovered as arrears of Land revenue'."

Mr. Deputy Chairman: The amendments moved are:

"That in Clause 13, in sub-clause (1), the word 'thirty' occurring in the fourth line be substituted by the word 'ninety'."

"That in Clause 13 of the Bill, sub-clause (2) be substituted by the following:—

'(2) Where the debtor refuses to accept any liability to pay the debt on whatever ground, the matter shall be referred to be the Civil Judge first class having territorial jurisdiction of the matter, for arbitration, and the award of the Civil Judge shall be final.

(3) If a debtor fails to pay the amount due from him according to the award within ninety days of the award, the same may be recovered as arrears of Land revenue'."

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اختصار کے ساتھ عرض کروں گا جس اصول کے تحت میں نے یہ تجویز ایوان میں پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ مرکزی حکومت اور مقروض دونوں ایک ہی ہیں اور دونوں کو ایک ہی سطح پر رکھا جائے اور ان کے ساتھ مساوانہ سلوک رکھا جائے اگر کسی مینجمنٹ نے کسی سابقہ مالک کو قرضہ دینا ہے جس کی وارث اب کارپوریشن ہو چکی ہے یا فیڈرل گورنمنٹ ہو چکی ہے تو اس کو اس حد تک موقع ملنا چاہیئے کہ وہ ثابت کر سکے کہ اس کے ذمہ کوئی قرض نہیں ہے اگر ہے تو کتنا ہے اس حق کو ثابت کرنے کے لئے اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یہ حق اس کو دینا چاہیئے اور محض ایک نوٹس کے ذریعے اس کو یہ کہنا کہ وہ تیس دن کے اندر اندر قرضہ کی ادائیگی کرے انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے -

چوھدری ممتاز احمد : جھگڑے کا کوئی سوال نہیں ہے بیلنس شیٹ کے مطابق ہوگا -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That amendment No. 15 be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected.

The question before the House is :

"That amendment No. 16 be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : Amendment No. 16 stands also rejected.

There is no other amendment to Clause 13. Therefore, I put the clause.

The question before the House is :

"That Clause 13 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 13 forms part of the Bill.

Now, Clause 14 is under consideration.

Amendment No. 17 by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move the amendment :

"That in Clause 14 of the Bill, sub-clause (2) be substituted by the following :—

'(2) The Corporation may on receipt of an application under sub-section (1) and after such enquiry as it may deem fit, either reject such application or if satisfied, direct the acquired establishment to pay the amount, due to the creditor within ninety days of the receipt of the application.

(3) In case the Corporation rejects the application of the creditor, the Creditor may apply to the Civil Judge first class having territorial jurisdiction in the matter, for arbitration, and the award given by the Civil Judge shall be binding on the creditor as well as the Corporation'."

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :—

"That in Clause 14 of the Bill, sub-clause (2) be substituted by the following :—

'(2) The Corporation may on receipt of an application under sub-section (1) and after such enquiry as it may deem fit, either reject such application or if satisfied, direct the acquired establishment to pay the amount, due to the creditor within ninety days of the receipt of the application.

(3) In case the Corporation rejects the application of the creditor, the Creditor may apply to the Civil Judge first class having territorial jurisdiction in the matter, for arbitration, and the award given by the Civil Judge shall be binding on the creditor as well as the Corporation'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! کلاز ۱۴ میں یہ بتایا گیا ہے جس کے تحت کوئی قرض خواہ کارپوریشن سے اپنا قرضہ وصول کر سکے گا جو اس نے حکومت یا کارپوریشن کی تحویل میں آئے ہوئے سابقہ مالک سے وصول کرنا تھا - جناب چیئرمین ! میں نے پہلی خواندگی کے دوران اپنی معروضات میں اس طرف بھی وزیر صاحب کی توجہ دلائی تھی کہ یہ بڑی بڑی ملیں ہیں جن پر گورنمنٹ نے قبضہ کیا ہوا ہے اور ان کا بڑا وسیع کاروبار تھا اور یہ گندم کے خریدار اپنا کاروبار ایجنٹوں اور ٹھیکیداروں سے کرتے تھے جن کو انہوں نے گندم سپلائی کرنے کا ٹھیکہ دیا ہوتا تھا - لاہور کی چار ملیں چونکہ حکومت نے اپنی تحویل میں لی ہیں ایک اندازے کے مطابق ان ٹھیکیداروں کا کم و بیش ۸۰ لاکھ روپیہ ان کے ذمہ ہے یہ اسی لاکھ روپے کی رقم کوئی چھوٹی رقم نہیں ہے اور وہ لوگ اسلام آباد اور لاہور اور لاہور اور اسلام آباد کے چکر کاٹ رہے ہیں اور اسی طرح دوسری جو بڑی بڑی ملیں ہیں ان کے ذمے بھی ہے - اب یہ ملیں جناب تین قسم کی ہو سکتی ہیں ایک تو وہ کہ جن کا سرمایہ جو اس وقت حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے وہ اس کی لائبلٹی سے زیادہ ہے یا واجبات سے زیادہ ہے اس صورت میں حکومت کو فوری طور پر اس قسم کے قرضہ جات کی ادائیگی میں کوئی دقت پیش نہیں آنی چاہیئے - ڈیڑھ ماہ گذر چکا ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فوری طور پر کوئی مطالبہ ہو گیا ہے ایک دن دو دن یا چار دن یا ہفتہ یا دس دن اور میری اطلاع کے مطابق ان بڑی بڑی ملوں میں سے چونکہ حکومت نے اپنی تحویل میں لی ہیں اکثر و بیشتر ایسی ہیں جن کا سرمایہ، نقد اثاثہ یا گردشی اثاثہ مثال کے طور پر گندم آٹا بوریاں نقدی وغیرہ وغیرہ یہ اثاثے جو ہیں ان کے واجبات سے زیادہ ہیں ان کی لائبلٹی سے زیادہ ہیں تو ان سے آسانی سے ان کی ادائیگی ہو سکتی ہے اور ایسے بھی یقیناً ہیں اور ہونگے

[Khawaja Mohammad Safdar]

کہ جن کے اس قسم کے گردشی اسیٹس کم ھوں اور ان کے خلاف قرضہ زیادہ ھو البتہ حکومت کے پاس ایک معقول وجہ ھو سکتی ھے کہ بھائی کاروبار چل لینے دیں کیونکہ اسیٹس کم ھیں اور ان کے خلاف قرضہ زیادہ ھے جب منافع آتا ھے یا جوں جوں ھم اس میں سے کچھ کھاتے ھیں اپنے پلے سے تو ھم نے دینا نہیں ھے - ایک دوسری صورت بھی ھے بعض لوگوں نے ملیں تو بنائی ھوئی تھیں لیکن وہ خود اس کو چلاتے نہیں تھے کسی اور ادارے کو دے دی ھوئی تھیں، ٹھیکے پر دے دی ھوئیں تھیں - اب مل تو اصل مالک کی گئی اور ٹھیکیدار تھا اور اجارہ دار تھا، لیز ھولڈر تھا اس کے تو صرف اسٹاک گئے جو وہاں فکسڈ ایسٹس تھے وہ گئے اس کے ذمے اگر ھے تو وہ کون ادا کرے گا سوال یہ پیدا ھوتا ھے اب چونکہ اس قانون کے تحت اثاثے اور واجبات دونوں حکومت نے اپنی تحویل میں لے لئے ھیں اور ان کا انتظام لے لیا ھے - تو اس لئے ظاہر ھے کہ آخر کار حکومت کو وہ ادائیگی کرنی ھوگی جتنی جلدی کرے اتنی جلدی میں سمجھتا ھوں کہ اس کی کاروباری ساکھ میں اضافہ ھوگا اور یہ ادائیگیاں اگر نہ کر سکی یا اس میں التوا اور دیر لگی تو کاروباری ساکھ تو کریڈٹ سے چلتی ھے جس کا اعتبار ھوگا اس کا کاروبار چلتا ھے بہرحال یہ تو ایک اجارہ داری ھے ساکھ ھو نہ ھو کام ھونا ہی ھے ویسے کاروبار میں بغیر کریڈٹ، بغیر اعتماد کے کام نہیں چل سکتا -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! خواجہ صاحب نے جن خدشات کا اظہار کیا ھے ھمارا ارادہ وہ بالکل نہیں ھے ھم نے یہ اعلان بار بار کیا ھے کہ ھم کارخانے کا جو معاوضہ ھے وہ ھم بہت جلد دینے کی کوشش کر رھے ھیں اور جو نقد اثاثے ھیں اس کے بارے میں بھی بیلنس شیٹ سے معلوم ھوتے ہی اور اس کو سمجھے سمجھاتے جو کچھ کسی کا نکلے گا اسے دیں گے اور جو کچھ کسی سے لینا ھوگا لیں گے - اس سلسلے میں مدت کا تعین اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ کسی نے دیر سے بیلنس شیٹ بنائی ھوتی ھے اور کسی کو جلدی بنانی ھوتی ھے جناب یہ سب کچھ بیلنس شیٹ کے دیکھنے کے بعد ہی ھو سکتا ھے میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ھوں کہ نہ نقد اثاثے اور کوئی دوسری جن کی لائبلٹی زیادہ ھے اور جن کا دوسرا معاوضہ ھے تو اب ھمیں بیلنس شیٹ کو دیکھنا پڑے گا اس لئے مدت کا تعین نہیں کیا گیا اس لئے میں درخواست کرتا ھوں کہ اس کلاز کو مسترد کر دیا جائے -

Mr. Deputy Chairman: This question before the House is:

"That amendment No. 17 moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The amendment is rejected. There is no other amendment to Clause 14. So, I put Clause 14 to the House.

The question before the House is :

"That Clause 14 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*).

Mr. Deputy Chairman : Clause 14 forms part of the Bill. Now, Clause 15, amendment No. 18 and 19.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I need not move amendment No.. 18. I am moving 19.

Sir, I beg to move :

"That Clause 15 of the Bill be substituted by the following :

'15.—If any contract or agreement entered into or any obligation undertaken by any previous management of an acquired establishment is deemed by the Federal Government to be against the interests of the establishment, the Federal Government, and if so authorised, the Corporation may for the matter of the Civil Judge first class having territorial jurisdiction in the matter for arbitration, and the award so given shall be final'."

Sir, I beg to move :

"That in Clause 15 of the Bill, the second Proviso be omitted."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That Clause 15 of the Bill be substituted by the following :

'15.—If any contract or agreement entered into or any obligation undertaken by any previous management of an acquired establishment is deemed by the Federal Government to be against the interests of the establishment, the Federal Government, and if so authorised, the Corporation may for the matter of the Civil Judge first class having territorial jurisdiction in the matter for arbitration, and the award so given shall be final'."

The other amendment to Clause 15 of the Bill is :

"That in Clause 15 of the Bill, the second Proviso be omitted."

Ch. Mumtaz : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : The amendments are opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اس مسودہ قانون کی کلاز ۱۵ میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ حکومت کی تحویل میں آئے ہوئے کارخانوں سے مالکوں نے اگر اپنے کاروباری سلسلے میں کسی دوسرے فریق سے معاہدہ کیا ہو اور اس معاہدے کے متعلق فیڈرل گورنمنٹ کی رائے ہو کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے مفاد کے خلاف ہے تو فیڈرل گورنمنٹ اس معاہدے کو

[Khawaja Mohammad Safdar]

پورا کرنے سے یک طرفہ طور پر انکار کر سکتی ہے اور اس کی پابندی سے اپنا پیچھا چھڑا سکتی ہے -

جناب چیئرمین ! میں چاہتا ہوں کہ یہ کلاز حذف کر دی جائے کیوں - اس کلاز کی ویسے ضرورت نہیں کیونکہ اس کے آگے کلاز ۱۷ ہے اس میں واضح طور پر لکھا ہے ، کہ تمام جو کاروبار کے سلسلے میں معاہدات تھے حکومت ان کی پابندی کرے گی ماسوائے ان کے جو کہ کلاز پندرہ میں آتے ہیں، وہاں یہ الفاظ ہیں ''ماسوائے کے'' اگر یہاں سے یہ کلاز اڑا دی جائے تو وہ ایک کاروباری طریق کار موجود ہے جس تجارتی اداروں کی وارث فیڈرل گورنمنٹ بنی ہے یا ارباب اقتدار بنے ہیں - وہ ان کی ذمہ داریاں جو بھی ہوں خواہ مالی ہوں - خواہ وہ کاروباری ہوں - وہ ان کو بھگتانا چاہئیں یہ نہیں ہو سکتا کہ جو ذمہ داریاں منفعت بخش ہوں وہ تو میں پوری کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن جن ذمہ داریوں میں کچھ نقصان کا احتمال ہو تو میں یک طرفہ طور پر بغیر کسی قانونی جواز کے بغیر کسی اخلاقی جواز کے میں اس سے اپنا پیچھا چھڑا لوں یہ کہہ کر یہ میری منفعت کے خلاف ہے اس لئے میں اس کو پورا نہیں کر سکتا اور آخری اور تیسری اس ضمن میں جو ترمیم ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو حکومت نے پیچھا چھڑا لیا - اس نے تو کہہ دیا معاہدے کے دوسرے فریق کو کہ صاحب ہم نے یہ معاہدہ پورا نہیں کرنا - اب اس کو جو نقصان ہوا ہے یہ نہیں ہوا کہ وہ جانے اس کا کام - اس مسودہ قانون میں اس دوسرے پراویژو میں یہ بات دہرا دی گئی ہے کہ حکومت کے پیچھا چھڑانے کے بعد ذمہ داری اصل مالک پر جا پڑے گی جو پہلا مالک تھا، جو سابق مالک تھا کارخانے کا وہ ذمہ دار ہوگا کہ وہ اس معاہدے کی تکمیل کرے - تو ظاہر ہے کہ وہ نقصان کا ذمہ دار ہوگا - دوسرا فریق - اب جناب چیئرمین ! آپ غور فرمائیے کارخانہ اس کے پاس نہیں ہے معاہدہ کارخانے کی وجہ سے ہوا ہے مثال کے طور پر فرض کیجیئے - جیسا کہ میں نے تھوڑی دیر ہوئی ذکر کیا تھا کہ اس نے کسی شخص کے ساتھ یہ معاہدہ کیا ہے کہ آپ مجھے ایک ہزار من گندم ماہ اکتوبر میں مہیا کریں - اب اکتوبر میں وہ کارخانہ اس کے پاس نہیں ہے - وہ ایک ہزار من گندم کو کیا کرے گا - اس لئے ظاہر ہے کہ اس معاہدے کو حکومت ہی پورا کر سکتی ہے - لیکن وہ معاہدے کے ایک فریق جس سے معاہدہ کیا گیا ہے یعنی سابقہ مالک کو مجبور کرے گی کہ تم اس وعدے کو پورا کرو جیسا کہ پراویژو میں لکھا ہے جیسا کہ پراویژو ۲ میں لکھا ہے تو بعض حالتوں میں وہ معاہدہ کرنا نا ممکن ہوگا اس صورت میں جس شخص کو پہلے کروڑوں روپوں کا نقصان پہنچ چکا ہے اس کو مزید مالی نقصان کا زیر بار ہونا پڑے گا کیونکہ عدالت میں جب قصہ جائے گا تو اس صورت میں وہ ذمہ دار گردانا جائے گا - ہرجانہ، معاوضہ یا نقصان اسے ادا کرنا پڑے گا -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! یہ کارخانے اب کارپوریشن کی ملکیت میں ہیں اس لئے جو پہلی منیجمنٹ نے معاہدے کئے ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے ان پر دعوے وغیرہ بھی کر سکتے ہیں پچھلے منیجمنٹ پر -

خواجہ محمد صفدر : آپ نوٹ فرمائیں کہ ان کا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے -

چوھدری ممتاز احمد : پھر بھی ایسے معاھدے جو کارخانے کے مفاد کے خلاف نہ ھوں ان کو ھم مان سکتے ھیں - اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ھوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ وعدہ نبھائیں گے ؟

چوھدری ممتاز احمد : جو کچھ ھم نے بیلنس شیٹ میں دیا ھے اس میں ھم پورے اُتریں گے -

خواجہ محمد صفدر : نوٹ فرمائیں، ہر چوتھے فقرے کے بعد بیلنس شیٹ کا ذکر آتا ھے -

Mr. Deputy Chairman: Now, the question before the House is:

"That amendment No. 19 be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: The amendment stands rejected.

The question before the House is:

"That amendment No. 20 be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman: The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is:

"That Clause 15 forms part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman: Clause 15 forms part of the Bill.

Clause 16, amendment No. 21.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I beg to move:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause (1), the comma occurring after the word 'transfer' in the sixth line be substituted by a fullstop and the subsequent words be omitted."

"That in Clause 16 of the Bill, the proviso to sub-clause (1) be substituted by the following:—

'Provided that, if a question arises whether a person was a whole time employee of the establishment or not, it will be referred to the Labour Court having territorial jurisdiction by the Manager and the decision of the Labour Court shall be final'."

"That in Clause 16 of the Bill, sub-clauses (2), (3) and (4) be omitted".

[Khawaja Mohammad Safdar]

"That in Clause 16 of the Bill sub-clause (4) be substituted by the following :—

'(4) The transfer of the services of an employee of an establishment to any office of the Corporation or to another establishment shall not entitle such employee to any compensation, except as provided under any law for the time being in force".

Mr. Deputy Chairman : The motions moved are :

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause (1), the comma occurring after the word 'transfer' in the sixth line be substituted by a fullstop and the subsequent words be omitted."

"That in Clause 16 of the Bill, the proviso to sub-clause (1) be substituted by the following :—

'Provided that, if a question arises whether a person was a whole time employee of the establishment or not, it will be referred to the Labour Court having territorial jurisdiction by the Manager and the decision of the Labour Court shall be final'."

"That in Clause 16 of the Bill, sub-clauses (2), (3) and (4) be omitted".

"That in Clause 16 of the Bill sub-clause (4) be substituted by the following :—

'(4) The transfer of the services of an employee of an establishment to any office of the Corporation or to another establishment shall not entitle such employee to any compensation, except as provided under any law for the time being in force".

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! صرف ریکارڈ کی خاطر، صرف اختصار کے ساتھ عرض کروں گا کہ کارخانے جیسے کہ بل میں ہیں خاصے بڑے ہیں ان میں مزدوروں کی تعداد رائیس ھسکنگ مل یا کاٹن جیننگ کے مقابلہ میں زیادہ ہے - ظاہر ہے ان سے متعلقہ مزدور اور کسان ضرور ہوں گے - حکومت کی یہ بار بار اعادہ کردہ پالیسی ہے اور اس کا بار بار وعوے کیا جاتا ہے - محترم وزیر مملکت اس کلاز کے ہوتے ہوئے بھی یہ وعوے کئے جا رہے تھے - جو اس میں لکھا ہے وہ واضح ہے شاید اس میں غلطی لگی ہو لیکن اس میں لکھا ہے - پہلی بات یہ ہے کہ مستقل ملازم کون ہوگا اور عارضی ملازم کون ہوگا اس کا فیصلہ کارپوریشن کرے گی - کیونکہ کارپوریشن ایک فریق ہوگی اسے یہ حق ایک فریق کی حیثیت سے نہیں ملنا چاہیے لیبر کو یہ حق ملنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کارپوریشن سابقہ مالکان کے ملازمین سے، نیک نیتی سے، اپنے کاروبار کے مفاد میں، ان سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہو اگر وہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ عارضی کون ہے اور مستقل ملازم کون ہے -

جناب والا ! محترم وزیر مملکت کی اس دلیل میں کافی وزن تھا کہ رائس ملینگ میں جو سال میں ٦ مہینے کاروبار ہوتا ہے، اس میں مستقل ملازم کتنے ہو سکتے ہیں - دو تین

ہی ہو سکتے ہیں - مجھے اس بات کا اعتراف ہے لیکن اس میں ملازمین کی بڑی تعداد جو ہے وہ مستقل تھی یہاں سال میں ۱۲ مہینے، ۳۶۵ دن، کام ہوتا ہے شاید ہی اس میں دو تین عارضی ہوں اگر کارپوریشن نے کسی کو کہہ دیا کہ یہ عارضی ملازم ہے اور اس کا کوئی حق حقوق کارخانہ میں نہیں ہے جس وقت چاہے نکالا جا سکتا ہے لیکن اگر اس کو مستقل تصور کر لیا جائے تو پھر البتہ جو چند حقوق اس میں دیئے ہوئے ہیں پھر اس کو مل سکتے ہیں - اس لئے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اگر کسانوں مزدوروں اور کارپوریشن کے درمیان اس بات کا تنازعہ پیدا ہو کہ یہ مستقل ملازم نہیں ہے یہ عارضی ہے تو اس تنازعہ کو ٹریبونل کے حوالے کر دیا جائے -

اب جناب والا ! دوسرا مسئلہ جس کے متعلق میری ترمیم تھی کہ سب کلاز ۲، ۳، ۴ کو حذف کیا جائے اس میں یہ ہے کہ کسی ملازم کی شرائط ملازمت "دوران ملازمت" تبدیل کی جا سکتی ہیں یہ کارپوریشن کو اختیار ہوگا کہ وہ تبدیل کر دے - اگر وہ تبدیل شدہ شرائط ملازمت کو قبول نہیں کرتا تو اسے برطرف سمجھا جائے گا - وہ اس ملازمت سے علیحدہ تصور کیا جائے گا میں یہ کہتا ہوں کہ یہ نہایت ظلم ہے مزدوروں کے خلاف ایسے اقدامات نہیں ہونے چاہیں -

تیسری بات بھی مزدوروں کے متعلق ہے کہ ان کو جب چاہے، جس وقت چاہے کارپوریشن تبدیل کر سکتی ہے میں کہتا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے ملازمین جو اپنے گھروں کے قریب ہوں وہ اگر اپنے بال بچوں کے پاس رہیں تو شاید دو وقت کی روٹی دیانت داری سے کما سکیں اس طرح دو گھروں کو مینٹین کرنا پڑے گا ایک اپنے آپ کو ایک بال بچوں کو، اس ملازم کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ بد دیانتی کرے اور ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں کہ بد دیانتی کرے - اس لئے میں نے یہ گذارش کی ہے کہ کسی قسم کے تنازعات لیبر یا مزدوروں کے، کارپوریشن کے درمیان پیدا ہوں تو دعوے لیبر ٹریبونل میں پیش کئے جائیں جو فیصلہ ٹریبونل کرے ٹھیک ہے -

چوہدری ممتاز احمد : جناب والا ! محترم خواجہ کی زبان سے، مزدوروں کی بات سن کر مجھے حیرت ہوئی ہے کہ وہ مزدوروں کے حامی کیسے بن گئے وہ تو مزدوروں کی حامی پارٹیوں پر فتوے لگانے والی پارٹیوں میں سے ہیں - تو جناب کارپوریشن کا کوئی ارادہ نہیں ہے کسی مزدور کو ہٹانے کا یہ ایسنشل سروس ہے اس لئے ہم یہ کسی وقت دیکھ نہیں سکتے کہ کارخانہ کسی وقت بند ہو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے - ہم نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس کو ترقی دیں گے اور پرانے ملازمین جتنے ہیں ان کو برقرار رکھیں گے بلکہ جو پہلے ان کو حقوق ملتے تھے ان سے زیادہ دیں گے کیونکہ اب انہیں دن رات کام کرنا ہوگا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ -

[Mr. Deputy Chairman]

Now, the question before the House is :

"That amendment No. 21 be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is :

"That amendment No. 22 be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : Amendment No. 22 stands rejected.

The question before the House is :

"That amendment No. 23 be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : Amendment No. 23 stands rejected.

The question before the House is :

"That amendment No. 24 be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment No. 24 stands rejected.

Mr. Deputy Chairman : Now, the question before the House is :

"That Clause 16 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 16 forms part of the Bill. There is no amendment to Clause 17.

The question before the House is :

"That Clause 17 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 17 forms part of the Bill.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, amendments at S. No. 25 and 26 not moved.

Mr. Deputy Chairman : Amendments at S. No. 25 and 26 not moved.

So the question before the House is :

"That Clause 18 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 18 forms part of the Bill.

Now the question before the House is :

"That Clause 19 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : The amendments stand rejected. Now we take up Clause 20. There is an amendment at S. No. 27 of the list in the name of Khawaja Mohammad Safdar.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میری یہ ترمیم اس کلاز کو حذف کرانے کے لئے ہے اس لئے اسے ایوان میں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے قواعد کی رو سے اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس کلاز کو حذف کیا جائے کیونکہ کلاز ۲۰ جس کا مقصد اور مفہوم یہ ہے کہ اس قانون کے تحت جو کوئی اقدام فیڈرل گورنمنٹ، صوبائی گورنمنٹ، کارپوریشن، یا منیجر کرنے یا کوئی اور شخص جو اس کے ماتحت ہو چاہے کوئی مزدور ہی کیوں نہ ہو اگر وہ اس قانون کے تحت کوئی اقدام کرتا ہے تو اس کے خلاف کسی عدالت میں کسی قسم کی چارہ جوئی نہیں کی جا سکتی ہے خواہ وہ کوئی چھوٹا آدمی ہو یا کوئی بڑا شخص ہو اور کسی کو تھوڑا نقصان پہنچا ہو یا زیادہ نقصان پہنچا ہو تو کوئی شخص اس ادارے کے خلاف، اس منیجر کے خلاف، اس مزدور کے خلاف، اس کارپوریشن کے خلاف، فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف اور صوبائی گورنمنٹ کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کر سکتا ہے کیونکہ عدالتوں کے دروازے مکمل طور پر بند کر دیئے گئے جہانتک اس کاروبار کا تعلق ہے اس قانون کا تعلق ہے اس کے ذریعے عدالتوں کے دروازے کیل لگا کر بند کر دیئے گئے ہیں کہ شاید دوبارہ کھولنے کی ضرورت بھی نہ پڑے - شکریہ -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! عدالتیں روز کھلتی ہیں اور روز بند ہوتی ہیں انشاء اللہ پاکستان میں انصاف ہوتا رہے گا عدالتیں بند بھی ہوتی رہیں گی اور کھلتی بھی رہیں گی یہاں کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے اگر جھگڑا ہو تو عدالتوں میں لیکر جائیں یہ لکھنے پڑھنے کا اور حساب کتاب کا معاملہ ہے لین دین ٹھیک ہو -

جناب ڈپٹی چیئرمین : لین دین صاف ہو تو عدالت میں جانے کی ضرورت نہیں رہتی -

Mr. Deputy Chaiman Now, the question before the House is :

"That Clause 20 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*).

Mr. Deputy Chairman : Clause 20 forms part of the Bill.

Next we take up Clause 21.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں اس کلاز کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوا ہوں اور آج صبح میرے دوستوں نے اس ایوان میں محترم وزیر سے پرزور اپیل کی تھی کہ وہ ازراہ کرام ایسے قواعد و ضوابط اور قانون اس قسم کا بنائیں کہ جو ملازم بھرتی کئے جائیں اور جن کے حوالے کروڑوں روپے کے بڑے بڑے کارخانے کئے جا رہے ہیں ان کے احتساب کا میرے دوستوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے احتساب کے لئے ایک جامع طریقہ کار وضع کیا جائے تاکہ کوئی بدکردار آدمی احتساب سے بچ نہ سکے اور جو نیکو کار ہے اس کو کسی قسم کا گزند نہ پہنچ سکے اب جناب اس کلاز کے ذریعے اس ایوان سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس نظام کے تحت کسی شخص نے خواہ منیجر نے یا اس سے کسی چھوٹے یا بڑے نے کوئی اقدام کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے نیک نیتی سے کیا ہے تو دوسرے شخص کو اس کی بد دیانتی ثابت کرنی ہوگی پیشتر اس کے کہ اس کے خلاف کوئی عملی اقدام کیا جا سکے ظاہر ہے کہ یہ انڈیمنٹی کلاز عام حالات میں معمول کے حالات میں اس کی قطعاً کسی قانون میں ضرورت نہیں ہوتی اور یہ میں دراصل ان دوستوں کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں جو چاہتے تھے کہ کوئی سخت قانون ان کو قابو میں رکھنے کے لئے بنایا جائے اور یہ کلاز جو ہے ان کو کھلی چھٹی دے دیتی ہے کہ جو چاہو کرو جس قسم کی چاہو بد دیانتی کرو جس مقدار میں چاہو بد دیانتی کرو اور جتنی قیمت میں چاہو بد دیانتی کرو اس لئے میں چاہتا ہوں اس کلاز کو اڑا دیا جائے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب خواجہ صاحب نے پرانے مالکوں کی بد دیانتی کا اکثر ذکر کیا ہے اور ابھی جنہوں نے کام بھی شروع نہیں کیا ان کے خلاف بد دیانتی لگائی ہے بہرحال اگر کوئی شخص بد دیانتی کرے گا جس کا خواجہ صاحب نے ذکر کیا ہے تو بڑا سخت قانون ہے ...

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ ان کے عتاب سے بچ کر نہیں جائے گا -

چوھدری ممتاز احمد : ہم نے تین سے پانچ سال کی سزا رکھی ہے ڈی پی آر بھی لگ سکتا ہے اور حکومت ہر چیز کو چیک کر سکتی ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اچھا جی میں پٹ کرتا ہوں -

Now, the question before the House is :

"That Clause 21 forms part of the Bill".

(*The motion was adopted*).

Deputy Chairman: Clause 21 forms part of the Bill.

There is no amendment in Clause 22 and 23.

So, the question before the House is :

"That Clauses 22 and 23 form part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clauses 22 and 23 form part of the Bill. Next we take up Clause 24. There is an amendment at Serial No. 29 of the list by Khawaja Mohammad Safdar :

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That Clause 24 of the Bill be numbered as sub-clause (1) of Clause 24 and the words 'and the decision of the Federal Government as to such bifurcation shall be final' occurring at the end be omitted and the following new sub-clause (2) be added :—

'(2) In case the previous management is not satisfied by the action for bifurcation taken by the Federal Government under sub-section (1), it may refer the matter to the District Judge having territorial jurisdiction in the matter for arbitration, and the District Judge shall give an award which shall be binding both on the previous management and the Federal Government'."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That Clause 24 of the Bill be numbered as sub-clause (1) of Clause 24 and the words 'and the decision of the Federal Government as to such bifurcation shall be final' occurring at the end be omitted and the following new sub-clause (2) be added :—

'(2) In case the previous management is not satisfied by the action for bifurcation taken by the Federal Government under sub-section (1), it may refer the matter to the District Judge having territorial jurisdiction in the matter for arbitration, and the District Judge shall give an award which shall be binding both on the previous management and the Federal Government'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! ظاہر ہے کہ ایک ایک ایسٹبلشمنٹ کروڑوں روپے مالیت کی ہے جو اس قانون کے تحت حکومت نے اپنی تحویل میں لی ہیں اور ایسی ایسٹبلشمنٹ بھی ہیں جن میں ایسے ادارے ہیں جن کا فلور ملنگ کے ساتھ یا آٹے کی پیسائی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور بعض ایسے چھوٹے موٹے کارخانے ہیں جو سائڈ بزنس کے طور پر تھے اور جن میں بعضوں نے رہائشی مکان تعمیر کئے گئے ہیں راولپنڈی کی ایک مل کا مجھے علم ہے جس میں ایک بڑا خوبصورت رہائشی مکان ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس صاحب نے گزشتہ ڈھائی ماہ ہوئے اس قانون کے چند روز پہلے ہی وہ مکان فروخت کر دیا اور کسی اور صاحب نے لے لیا لیکن میں نے اس زمانے میں دیکھا ہوا ہے جن کی وہ پہلے ملکیت تھا لیکن سنا ہے اب وہ فروخت ہو گیا ہے واللہ عالم بالصواب لیکن اس میں ایک بڑا عمدہ بنگلہ بنا ہوا تھا اور سابقہ مالک اس بنگلے میں رہائش پذیر ہوا کرتے تھے اور اس بنگلے کا کوئی تعلق اس کاروبار سے نہیں ہے اور اگر وہ یہاں نہیں ہوتے تھے تو کوئی منیجر یا کوئی اور شخص اس کو استعمال نہیں کر سکتا تھا ماسوائے جب تک وہ ان کا مہمان نہ ہو - اس قسم کی جائیداد کے تقسیم کرنے کا مسئلہ ہے - یہ مسئلہ تو اس کلاز کے ذریعے طے ہوگا - اب کروڑوں کی جائیداد کا کوئی حصہ ظاہر ہے کہ لاکھوں میں جائے گا -

[Khawaja Mohammad Safdar]

جیسے میں نے عرض کیا کہ وہ کروڑوں کل ہے جس میں میرا خیال ہے آٹھ دس لاکھ روپے کی کوٹھی یا بنگلہ ہے - اور اب بائی فرکیشن کیا ہوتا - ظاہر ہے اس کا تعلق اس کاروبار سے نہیں ہے کیونکہ یہ رہائش ہے - اگر فرض کیا حکومت یہ کہے کہ نہیں صاحب ہم بائی فرکیشن نہیں کرتے - علیحدہ تو کر دیا ہے کیونکہ اس کا حصہ ہے - اب اس مالک کے پاس کوئی ایسی صورت ہونی چاہیئے کہ وہ کوئی چارہ جوئی اپنے حق کے لئے کر سکے اور اسے اپنے حق کو ثابت کرنے کا کوئی راستہ ملنا چاہیئے - اس کلاز کو اگر موجودہ شکل میں رکھا جائے تو اس کا تقاضہ یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کا فیصلہ آخری اور حتمی ہوگا - اسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا - میں نے یہ عرض کیا کہ فیڈرل گورنمنٹ ایک فریق ہے - اس لئے لازم نہیں ہے کہ ایک فریق اپنے حق میں جو فیصلہ کرے وہ انصاف پر مبنی ہو - لہذا کسی تیسرے فریق کا سہارا لینا چاہیئے کہ وہ دو فریقوں میں انصاف کر دے اور میں نے اس میں یہ اعتراض کیا ہے کہ جو بائی فرکیشن کے احکام فیڈرل گورنمنٹ نے جاری کئے ہیں اگر سابقہ مینجمنٹ کو، سابقہ مالک کو قابل قبول نہ ہوں تو وہ ڈسٹرکٹ جج کی طرف رجوع کر سکتا ہے - ایسے مسئلے کے متعلق وہ فیصلہ ثالثی حاصل کر سکتا ہے - شکریہ -

چوہدری ممتاز احمد : جناب والا ! مکانوں کا ایسے دوسرے بزنس کا اس فیکشن سے تعلق نہیں ہوگا - اس کو بائی فرکیشن کرنے کا فیصلہ کیا ہے ابھی تک ایک شکایت نہیں آئی کہ کسی نے کہا ہو کہ میرا فیصلہ بائی فرکیٹ نہیں ہوا - کوئی جھگڑا آج تک نہیں ہوا آج تک کوئی مثال پیش کریں کہ اس قسم کی شکایت ہوئی ہو - سنی سنائی باتیں ہاوس میں نہیں کرنی چاہئیں رمضان شریف کے مہینے میں بھی یہ سنی سنائی باتیں کرتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : رمضان شریف کا احترام واقعی آپ سے ہی سیکھا ہے -

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is :

"That Clause 24 of the Bill be numbered as sub-clause (1) of clause 24 and the words 'and the decision of the Federal Government as to such bifurcation shall be final" occurring at the end be omitted and the following new sub-clause (2) be added :—

(2) In case the previous management is not staisfied by the action for bifurcation taken by the Federal Government under sub-section (1), it may refer the matter to the District Judge having territorial jurisdiction in the matter for arbitration, and the District Judge shall give an award which shall be binding on the previous management and the Federal Government'."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is :

"That Clause 24 forms part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman: Clause 24 forms part of the Bill. Now, amendment No. 30.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں اسے موو کئے دیتا ھوں -

Sir, I beg to move:

"That after Clause 25 of the Bill the following new Clause as Clause 26......"

جناب ڈپٹی چیئرمین : خواجہ صاحب ! کیا آپ مناسب سمجھتے ھیں کہ میں پہلے کلاز ۲۵ کو پٹ کر دوں پھر آپ یہ ترمیم دیں -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اگر آپ کلاز ۲۵ کو لینا چاھتے ھیں تو بڑے شوق سے لیں کیونکہ میں نے لکھا ھے after 25

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That Clause 25 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman: Clause 25 forms part of the Bill. Now amendment No. 30.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I beg to move:

"That after Clause 25 of the Bill the following new clause as Clause 26 be added and the subsequent clauses be renumbered :—

'26. (1) The Corporation shall maintain a complete account of each acquired establishment separately in such manner as the Federal Government may prescribe.

(2) At the end of each financial year by the accounts maintained by the Corporation shall be audited by a chartered accountant appointed by the Federal Government.

(3) The Corporation shall within three months of the close of a financial year submit to the Federal Government, the audited balance sheet of the Corporation and the auditors report, along with its own report on the working of the Corporation in the previous financial year. The Federal Government shall within one month of the receipt of the audited balance sheet, the auditors and the aforesaid report of the Corporation, lay them on the Table of both the Houses'."

Mr. Deputy Chairman: The motion moved is:

"That after Clause 25 of the Bill the following new clause as Clause 26 be added and the subsequent clauses be renumbered :—

'26. (1) The Corporation shall maintain a complete account of each acquired establishment separately in such manner as the Federal Government may prescribe.

(2) At the end of each financial year by the accounts maintained by the Corporation shall be audited by a chartered accountant appointed by the Federal Government.

(3) The Corporation shall within three months of the close of a financial year submit to the Federal Government, the audited balance sheet of the Corporation and the auditors report, along with its own report on the working of the Corporation in the previous financial year. The Federal Government shall within one month of the receipt of the audited balance sheet, the auditors and the aforesaid report of the Corporation, lay them on the Table of both the Houses'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : It is opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! جہاں تک ان دو بلوں کا تعلق ہے جو یہ معزز ایوان کل اور پرسوں منظور کر چکا ہے وہ اور یہ بل ان کے اکثر پہلو ایک جیسے ہیں لیکن جہانتک ان سے حساب کتاب سے مطالبے کا تعلق ہے وہ تینوں مختلف ہیں - پہلے کے متعلق مجھے یہ شکایت تھی کہ اس میں کوئی ایسی بات درج نہیں کی گئی جس سے معلوم ہو سکے کہ جس کارپوریشن کے حوالے وہ کارخانہ جات کئے جا رہے ہیں ان کی حیثیت قضائی کیا ہے - اس کی شکل و صورت کیا ہے - کون اس کو بنائے گا - کیا اس کے اختیارات ہوں گے - خیر کل جو بل ہمارے سامنے آیا اس کی تعریف کم از کم اس میں اتنی درج ہے خواہ کسی طور پر درج ہے کہ کارپوریشن بنے گی - مینیجنگ ڈائریکٹرز ہوں گے - اتنے ڈائریکٹرز ہوں گے - یہ اسکی پاورز ہونگی - یہ وہ کام کریں گے - یہ ذمہ داریاں ہوں گی - اب اس میں پھر کوئی بات نہیں ہے - اسمیں جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ جو ایوان منظور کر چکا ہے - کلاز چھ میں کہ فیڈرل گورنمنٹ نوٹیفکیشن کے ذریعے تمام ملیں لے لے گی - تو ان ملوں کو اگر حاصل کرنے کی بات تھی تو صوبائی حکومت کے حوالے ایک یا اس سے زیادہ یونٹ کرتی - صوبائی حکومت کو چاہیئے کہ وہ by notification کوئی کارپوریشن set up کرتی جس کے حوالے ان ساری ملوں کو جن کو فیڈرل گورنمنٹ نے اس کے حوالے کیا ہوا ہے چاہے ایک ایک کر کے علیحدہ دے دے - اور یہ بھی صورت ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ خود بھی by notification کارپوریشن مقرر کرتی - چلئیے صاحب by notification کارپوریشن مقرر ہو جاتی ہے - قانون نے اختیار دے دیا اور کارپوریشن مقرر ہو گئی - لیکن اس کی accountability کیا ہوگی ؟ کیا اس سے کوئی جواب طلبی ہو سکے گی ؟ اگر وہ کاروبار خسارے میں گیا تو اسکی کیا صورت ہوگی جبکہ ابھی میرے دوستوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ اجتماعی طور پر کروڑوں روپے کا کاروبار ہوگا بلکہ اربوں روپے کا کاروبار ہوگا - تو اس صورت میں کیا اس ملک کے باشندوں کو یا اس ملک کے باشندوں کے نمائندوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ سال کے بعد پوچھ سکیں کہ صاحب سال کے دوران ان کارپوریشنوں نے کیا کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ہیں - وزیر مملکت صاحب زبانی کہتے ہیں کہ یہ تو ضرور آئے

گا - آپ کے سامنے پیش ہوگا - لکھنے پڑھنے میں کوئی بات نہیں - اس لئے میں نے یہ تجویز ان کے سامنے پیش کی ہے کہ اس ترمیم کی رو سے کارپوریشن ہو یا کوئی اور اتھارٹی جس کے ذمے یہ کاروبار ڈالا جائے گا - اس کا فرض یہ ہوگا کہ حکومت کی ہدایات کے مطابق حساب کتاب رکھے - اور سال کے بعد حکومت کے مقرر کردہ آڈیٹر سے ان حساب کتاب کی پڑتال کرائے اور پڑتال کی رپورٹ بیلینس شیٹ سمیت فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے رکھے - کیونکہ یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھے کہ اس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے کہ ۱۴ ارب روپے کا کاروبار سنبھالنے کی کوشش کی ہے - اس سے ملک کو فائدہ پہنچتا ہے یا نقصان پہنچتا ہے - یہ پہلے وہ دیکھے - اس کو بھی میں نے ایک مہینہ دیا ہے کہ وہ اس رپورٹ کا مطالعہ کرے - مگر ایک مہینہ گزرنے کے بعد وہ رپورٹ ان دونوں ایوانوں میں رکھے تاکہ قوم کے نمائندے دیکھ سکیں کہ حکومت کے اس اقدام سے معاشی طور پر یہ ملک ترقی کر رہا ہے یا برباد ہو رہا ہے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! میں نے پرسوں دوسرے بل میں یہ دلیل دھرائی تھی - میرے پاس انشورنس کارپوریشن اور بورڈ آف انڈسٹریل مینیجمنٹ کی رپورٹیں پڑی ہیں - یہاں ہاوس میں تقسیم ہوتی ہیں - اس ہاوس میں تقسیم ہوتی ہیں - ہماری کارپوریشن کے باقاعدہ حساب کتاب ہوں گے - ان کو ایڈیٹر چیک کریں گے پھر ان کی رپورٹیں ہاوس کی میز پر رکھی جائیں گی - یہ ضروری تھا کہ بل میں لاکر رکھیں - یہ ویسے بھی حکومت کا فرض ہے کہ وہ ایسا کرے اور آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ان کو دیکھیں - اس لئے میں خواجہ صاحب کی تجویز کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ یہ میرے ہاتھ میں بھی ہیں اور خواجہ صاحب کے پاس بھی ہوں گی - یہاں پر کارپوریشن کی رپورٹیں آتی ہیں اور یہ بھی Government owned ہے -

Mr. Deputy Chairman: Now, the question before the House is:

"That after Clause 25 of the Bill the following new clause as clause 26 be added and the subsequent clauses be renumbered :—

'26. (1) The Corporation shall maintain a complete account of each acquired establishment separately in such manner as the Federal Government may prescribe.

(2) At the end of each financial year by the accounts maintained by the Corporation shall be audited by a chartered accountant appointed by the Federal Government.

(3) The Corporation shall within three months of the close of a financial year submit to the Federal Government, the audited balance sheet of the Corporation and the auditors report, along with its own report on the working of the Corporation in the previous financial year. The Federal Government shall within one month of the receipt of the audited balance sheet, the auditors and the aforesaid report of the Corporation, lay them on the Table of both the Houses'."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The amendment stands rejected.

Amendment No. 31.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir. I beg to move the amendments:

"That in Clause 26, in sub-clause (2), para (e) be omitted."

"That in Clause 26 of the Bill, in sub-clause (2), para (f) be omitted."

"That in Clause 26 in sub-clause (2) para (g) be omitted."

Mr. Deputy Chairman: The amendments moved are:

"That in Clause 26, in sub-clause (2), para (e) be omitted."

"That in Clause 26 of the Bill, in sub-clause (2), para (f) be omitted."

"That in Clause 26 in sub-clause (2) para (g) be omitted."

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed.

Mr. Deputy Chairman: The motions are opposed.

No. speeches. So, I put the question.

The question before the House is:

"That amendment No. 31 be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That amendment No. 32 be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That amendment No. 33 be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The amendments stand rejected. Now I put the clause.

The question before the House is:

"That Clause 26 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman: Clause 27 is under consideration.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں اس کلاز ۲۷ کو حذف کرنے کی درخواست کر رہا ہوں - اور اس کی وجوہات یہ ہیں کہ قانون میں یہ اختیارات کہ کوئی ترمیم کی جائے - اضافہ کیا جائے تبدیلی کی جائے - کمی کی جائے - یہ صرف اور صرف پارلیمنٹ کو حق حاصل ہے کسی شخص کو یا کسی وزارت کو اس کا حق نہیں دیا جا سکتا - اس بنیادی اصول پر میں مخالفت کر رہا ہوں اور ترمیم پیش کی ہے - کہ اس کو حذف کر دیا جائے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب چیئرمین ! یہ بالکل درست ھے اور ٹھیک ھے کہ یہ حق پارلیمنٹ کو حاصل ھے - لیکن فیلڈ میں بعض مشکلات درپیش آتی ھیں - ان کو ریمو و کرنا ھوتا ھے - لیکن بیسک قانون کو تبدیل کرنے کا حق وہ صرف پارلیمنٹ کو ہی ھے -

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That Clause 27 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman: No. amendment to Clause 28. So, it is put to vote.

The question before the House is:

"That Clause 28 do stand part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman: Schedule is under consideration.

Khawaja Sahib, you can move your amendments.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I wil move 35, 37 and 28 first and therafter 36.

Mr. Deputy Chairman: All right

Khawaja Mohammad Safdar: Sir. I beg to move the amendments:

"That in para 4 of the Schedule, sub-para (c) be substituted by the following :—

'(c) "Net worth value" shall mean the market value of the proprietary interests of the company or other person in an establishment which is acquired under this Act, on the date of the acquisition after deducting the outstanding liabilities'."

"That in the Schedule, in para 4, in sub-para (c) the comma occurring after the word 'cost' in the tenth line be substituted by a fullstop and the words 'or market value whichever is lower' occurring in the tenth and eleventh lines be omitted."

"That in the Schedule, in para 4, in sub-para (c) the comma occurring down values' occurring in the eight line be substituted by the words 'market value'."

Mr. Deputy Chairman: The amendments moved are:

"That in para 4 of the Schedule, sub-para (c) be substituted by the following :—

'(c) "Net Worth Value" shall mean the market value of the proprietary interests of the company or other person in an establishment which is acquired under this Act, on the date of the acquisition after deducting the outstanding liabilities'."

[Mr. Deputy Chairman]

"That in the Schedule, in para 4, in sub-para (c) the comma occurring after the word 'cost' in the tenth line be substituted by a fullstop and the words 'or market value whichever is lower' occurring in the tenth and eleventh lines be omitted."

"That in the Schedule, in para 4, sub-para(c) the words 'written down values' occurring in the eighth line be substituted by the words 'market value'."

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed.

Mr. Deputy Chairman: The motions are opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! ان تینوں ترامیم سے میری غرض یہ ہے - کہ سابقہ مالکان کو بجائے اس کے ان کی کتابی قیمت دیں - یا تیسری صورت میں جو ان کے liquid assets جو ان کا مال جو ان کے گوداموں میں پڑے ہیں یا ملوں میں پڑے ہیں - حکومت یہ اختیارات لینا چاہتی ہے کہ خواہ یہ لاگت قیمت ادا کریں یا منڈی میں جو آج قیمت ہے اور جو دونوں میں سے کم ہوگی وہ ادا کریں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے - حکومت جس وقت چاہے ان جائیدادوں منقولہ یا غیر منقولہ جائیدادوں جس پر قبضہ کر سکتی ہے اس وقت جو منڈی میں قیمت ہے یا تو حکومت اس قسم کے کارخانے لگانے کے لئے اس کو جتنے سرمائے کی ضرورت ہوگی - انصاف کے تقاضے کے مطابق تو یہ ہے کہ نہ تو کسی کا حق خود مارو - نہ کسی کو اپنا حق مارنے دو -

چوھدری ممتاز احمد : جناب چیئرمین ! ان کو مروجہ قوانین کے مطابق صوبائی اور مرکزی حکومت معاوضہ دیں گی - جہاں تک Balance Sheet کا تعلق ہے وہ تو لکھی ہوگی اس میں کسی قسم کے جھگڑے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - جو کچھ ہوگا قانون کے مطابق ہوگا - اور ہم کسی کا حق رکھنا نہیں چاہتے اور ان کا معاوضہ مقررہ میعاد میں ادا کر دیں گے -

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That amendment No. 35 be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That amendment No. 37 be adopted."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That amendment No. 38 be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The amendments stand rejected. Now we take amendment No. 36.

Khawaja Mohammad Safdar: Sir, I beg to move the amendment :

> "That in the Schedule, in para 4, in sub-paras (b) and (c) the words 'this Act' occurring in the fourth and third lines respectively be substituted by the words, figures and brackets 'The Flour Milling Control and Development Ordinance, 1976 (XXIV of 1976)'."

Mr. Deputy Chairman: The amendment moved is:

> "That in the Schedule, in para 4, in sub-paras (b) and (c) the words 'this Act' occurring in the fourth and third lines respectively be substituted by the words, figures and brackets 'The Flour Milling Control and Development Ordinance, 1976 (XXIV of 1976)'."

Ch. Mumtaz Ahmad: Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اس کے متعلق گفتگو ہو چکی ہے معزز وزیر صاحب سید قائم علی شاہ یہ مانتے ہیں کہ یہ ترمیم درست ہے - انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا - لیکن میں نے پیش کر دی ہے - اب جو چاہیں سو کریں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : خواجہ صاحب ! اب یہ ان کے جونیئر کیسے مان سکتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : جناب ! جونیئر کو پتہ نہیں لگ رہا ہے -

Mr. Deputy Chairman: The question before the House is:

"That amendment No. 36 be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Deputy Chairman: The amendment was rejected. Now, I put the Schedule.

The question before the House is:

"That Schedule do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman: Schedule forms part of the Bill. Next.

Khawaja Mohammad Safdar: Not moving.

Mr. Deputy Chairman: The amendment not moved. Therefore, I put the question to the House.

Now, the question before the House is:

"That Short Title, Preamble and Clause I form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman: Clause 1, Short Title and Preamble form part of the Bill.

Now, No. 6.

قاضی فیض الحق : جناب چیئرمین ! پیشتر اس کے کہ آپ اسے ختم کریں ...

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاھتا ھوں -

PRIVILEGE MOTION *RE*: MISREPORTING OF SENATE PROCEEDING BY TV.

قاضی فیض الحق : میں ایک تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ھوں - آج مجھے پتہ چلا ھے کہ کل شام کو ٹیلی ویژن پر سینیٹ کی کارروائی کے متعلق جو خبریں دی گئی ھیں اس میں میرا نام لے کر یعنی حزب اختلاف کے رکن قاضی فیض الحق نے بل کی حمایت کی ھے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ ھمیں یہ بتائیں کہ آپ کو اس کا پتہ کب چلا -

قاضی فیض الحق : آج ابھی وقفے کے بعد پتہ لگا ھے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : وقفے کے بعد جونہی اجلاس شروع ھوا تھا آپ یہ تحریک استحقاق پیش کر دیتے -

قاضی فیض الحق : میں جب یہاں پہنچا تو آپ نے دوسری خواندگی شروع کر دی ھوئی تھی -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں استحقاق کی بات نہیں ھے اگر کوئی ایسی غلطی ھوئی ھے تو انہیں واضح طور پر اس کی اصلاح کرنی چاھیے - قاضی صاحب نہ صرف گورنمنٹ کے ممبر ھیں بلکہ بڑے قد آور ممبر ھیں -

قاضی فیض الحق : ھمارے ہاں پشتو میں کہتے ھیں کہ فلاں ملا جو ھے وہ بڑا کافر ملا ھے تو میں نہ صرف ...

خواجہ محمد صفدر : ملاں ھوں بلکہ بڑا کافر ملاں ھوں -

چوھدری ممتاز احمد : یہ جناب خواجہ صاحب کے پیچھے بیٹھنے کا اثر ھے -

قاضی فیض الحق : میں نے کئی مرتبہ کہا ھے کہ میری سیٹ غلط لگائی گئی ھے اب اسی کا نتیجہ یہ ھے - اگر اسی وقت میری سیٹ تبدیل کی جاتی تو ایسا نہ ھوتا - جب لیڈر آف دی ہاوس کھڑے ھو کر ارشاد فرماتے ھیں تو فرماتے میرے دائیں ہاتھ جو دوست تشریف فرما ھیں - اب دائیں ہاتھ تو میں بیٹھا ھوں اس میں میں بھی آگیا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : بات یہ ہے کہ اگر آپ کی جگہ شیر محمد صاحب کو بٹھا دیا جائے تو پھر ان کا بالکل ہی پتہ نہ لگے گا کہ کوئی ممبر بھی بیٹھا ہوا ہے اس لئے آپ کے قد آور ہونے کی وجہ سے آپ کو یہاں بٹھایا گیا ہے -

قاضی فیض الحق : میں حزب اقتدار سے تعلق رکھتا ہوں بلکہ پاکستان پیپلز پارٹی کا بلوچستان سے عہدیدار بھی ہوں اور اپنے آپ کو اس کے بنیادی ارکان میں سے سمجھتا ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹیلی ویژن پر تو تردید نہیں آتی - ان کے لئے صرف یہ ہدایت ہے کہ آئیندہ کے لئے احتیاط رکھیں جس ممبر کا نام لیں تو اس کا نام اس کی صحیح پارٹی کے ساتھ لیں -

THE FLOUR MILLING CONTROL AND DEVELOPMENT BILL, 1976

Chaudhry Mumtaz Ahmad: Sir, I beg to move :

> "That the Bill to regulate the operation and development of flour milling [The Flour Milling Control and Development Bill, 1976] be passed."

Khawaja Mohammad Safdar: Opposed.

Mr. Deputy Chairman: Opposed. I think there is no speech from either side. Everybody has taken much of the time.

Now, the question before the House is :

"That the Bill to regulate the operation and development of flour milling [The Flour Milling Control and Development Bill, 1976] be passed."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman: The Bill stands passed. No other business.

(*Pause*)

جناب ڈپٹی چیئرمین : وزیر مملکت برائے اگریرین مینیجمنٹ بہت بہت مبارکباد کے مستحق ہیں -

راو عبدالستار : میں سارے ممبران کا اور خصوصاً لیڈر آف دی اپوزیشن کا شکر گذار ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آج انتہائی مشکل حالات میں آپ نے بیٹھ کر روزہ کی حالت میں صبح سے شام تک کام کیا - کل تو کوئی کام نہیں ہے کل ہفتہ ہے -

چوہدری ممتاز احمد : میری طرف سے سارے ایوان کا شکریہ ادا کر دیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ خود کر سکتے ھیں -

(*Pause*)

Mr. Deputy Chairman: The Senate stands adjourned to meet at 9.30 in the morning on 7th September, 1976.

The House then adjourned to meet again at half-past nine of the clock in the morning on Tuesday, September 7, 1976.

PCPPK—L/2746/76/Senate—24-5-77—250.